منتخب مصلح

امام حسینؑ کے زائر
کے مقامات و درجات

مؤلف: استاد محمد شجاعی
مترجم: سید مبین حیدر

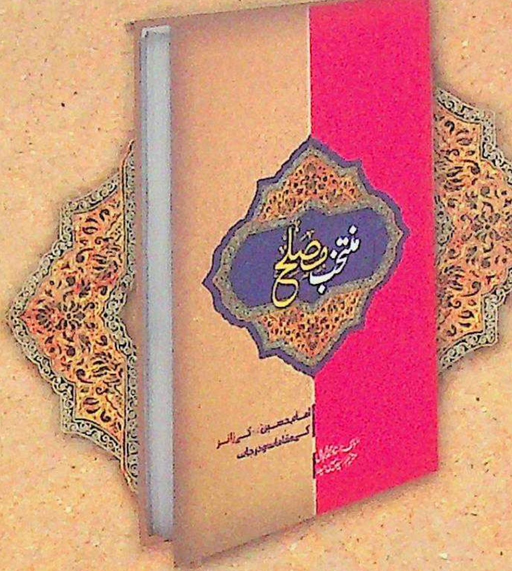

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: "جو بھی امام حسین علیہ السلام کی زیارت کو نہ جائے اور دنیا سے چلا جائے تو اس کا دین و ایمان ناقص ہوگا اور اگر وہ جنت میں داخل بھی ہوگا تو اس کا درجہ جنت میں تمام مومنین میں سب سے نیچے ہوگا۔"

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: "اے حسین!! جو بھی اپنے گھر سے باہر آئے اور امام حسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت کا ارادہ رکھتا ہو اگر وہ پیدل چلے تو خداوند منان اس کے ہر قدم پر ایک نیکی لکھے گا اس کے ہر قدم پر اس کے ایک گناہ کو معاف کرے گا جب تک وہ قبر کے پاس پہنچ نہ جائے اور جب وہ قبر کے پاس پہنچ جائے گا خدا اسے "منتخب مصلحین" میں شمار کرے گا یہاں تک کہ وہ اعمال زیارت کو مکمل کر لے اور پھر اسے کامیاب لوگوں میں شمار کرے گا اور جب وہ واپسی کا ارادہ کرے گا تو ایک فرشتہ اس کے پاس آئے گا اور کہے گا کہ رسول (ص) خدا نے آپ کو سلام کہلوایا ہے اور فرمایا ہے اپنے امور زندگی کو از سر نو شروع کرو اور تمہارے گزشتہ تمام گناہ بخش دئے گئے ہیں۔"

اس کتاب کی فروخت سے دریافت شدہ رقم حسینی اور اربعینی ثقافت میں خرچ کی جائے گی

منتخب مصلح

منتخب مصلح

پناهی، [۱۸.۰۸.۲۱ ۱۲:۵۲]
سرشناسه : شجاعی، محمد، ۱۳۴۳ -
عنوان قراردادی : مصلح برگزیده .اردو
عنوان و نام پدیدآور : منتخب مصلح/ مولف محمد شجاعی ؛ مترجم سیدمبین‌حیدر رضوی.
مشخصات نشر : قم: محیی، ۱۳۹۷.
مشخصات ظاهری : ۱۲۰ ص. ؛ ۵/۱۴×۵/۲۱ سم.
شابک : ۹۰۰۰۰ ریال :۹۷۸۹٦٤۲۷۲۰۱۷۰
وضعیت فهرست نویسی : فیپا
یادداشت : اردو.
موضوع : حسین‌بن علی (ع)، امام سوم، ۴ - ۶۱ق — آرامگاه — زیارت
موضوع : Hosayn ibn Ali, Imam III، ٦٢٥ - ٦٨٠ — pilgrims and pilgrimages
موضوع : حسین‌بن علی (ع)، امام سوم، ۴ - ۶۱ق — آرامگاه — زیارت — احادیث
موضوع : Hosayn ibn Ali, Imam III، ٦٢٥ - ٦٨٠ — Hadiths — pilgrims and pilgrimages
موضوع : حسین‌بن علی (ع)، امام سوم، ۴ - ۶۱ق — سوگواری‌ها
موضوع : Hosayn ibn ‹Ali, Imam III، ٦٢٥ - ٦٨٠ — Laments
موضوع : حسین‌بن علی (ع)، امام سوم، ۴ - ۶۱ق — اربعین
موضوع : Hosayn ibn Ali, Imam III، ٦٢٥ - ٦٨٠ — Arba‹in
موضوع : زیارتگاه‌های اسلامی — عراق — کربلا
موضوع : Islamic shrines — Iraq — Karbala
شناسه افزوده : رضوی، سیدمبین حیدر، ۱۳۵۰ - ، مترجم
رده بندی کنگره : BP۲۶۳/۲ /ش۳م۶۰۴۶ ۱۳۹۷
رده بندی دیویی : ۲۹۷/۷۶۴۵
شماره کتابشناسی ملی : ۵۳۱۸۹۸۵

مراکز حصول
دفتر مرکزی: ۰۲۱-۵۵۹۷۲۴۵۰-۵
انتشارات محیی: ۰۲۵۳۷۷۳۶۲۵۷
موسسه بوستان کتاب: ۰۲۵۳۷۷۴۲۱۵۵
دفتر نشر معارف: ۰۲۵۳۷۷۴۰۰۰۴
مشهد: ۰۹۱۰۳۱۷۴۱۱۰

مؤلف کے قلمی آثار اور تقاریر کے حصول کے لئے حسب ذیل سائٹ پر رابطہ کریں :
www.montazerstore.ir

طباعت کا حق ناشر کے لئے مخصوص و محفوظ ہے

منتخب مصلح

نشر محیی، قم، بلوار معلم، کوچہ ۱۰
فرعی ۲، پلاک ۹۸

ناشر: انتشارات محیی
مؤلف: محمد شجاعی
مترجم: سید مبین حیدر رضوی
طراحی و صفحہ آرائی: حسب سپہری
مطبع: موسسہ بوستان کتاب
ایڈیشن: اول
تعداد: ۵۰۰۰
قیمت: ۹۰۰۰
شابک: ۹۷۸۹۶۴۲۷۲۰۱۷۰

فہرست

مقدمہ ۹

پہلا باب:

۱۔زیارت امام حسین علیہ السلام واجب ہے ۱۳

۲۔ اہل بیت علیہم السلام ہمارے عظیم ترین عزیز ہیں ۱۴

۳۔اہل بیت علیہم السلام ہمارے حقیقی باپ ہیں ۱۵

دوسرا باب:زیارت کے ترک کرنے کے اثرات

۱۔زیارت کو ترک کرنا امام حسین علیہ السلام پر جفا ہے ۲۱

۲۔خوف کی وجہ سے زیارت کو ترک کرنا معصومین علیہم السلام کی دعا سے محروم ہونا اور حسرت کا سبب ہے ۲۲

۳۔زیارت کو ترک کرناخیر کثیر سے محرومی اور عمر کے کم ہونے کا سبب ہوتا ہے ۲۲

۴۔زیارت کو ترک کرنا انسان کے دین و ایمان کے ناقص ہونے اور آخرت سے محرومیت کا باعث ہوتا ہے ۲۵

۵۔ائمہ علیہم السلام کی زیارت کو ترک کرنا آخرت میں حسرت کاسبب ہوگا ۲۶

۶۔امام حسین علیہ السلام کی زیارت جان بوجھ کر چھوڑنے کے خطرناک نتائج ۲۷

تیسرا باب: زیارت امام حسین علیہ السلام کی دنیوی برکتیں اور آپ کے لئے عزداری بپا کرنا

۱۔ امام حسین علیہ السلام کا زائر مشمول مغفرت الٰہی ہے ۳۱
۲۔ امام حسین علیہ السلام کا زائر دنیا و آخرت کی خیر وبرکت کو دیکھتا ہے ۳۳
۳۔امام حسین علیہ السلام کی راہ میں خرچ کرنا خداوند تعالیٰ اور اہل بیت علیہم السلام کی محبوبیت کا سبب ہے ۴۰
۴۔امام حسین علیہ السلام کا زائر دنیا میں مغفرت اور پاکیزگی کا حامل اور معنوی صاحب منزلت ہوتا ہے ۴۱
۵۔زیارت امام حسین علیہ السلام دعا کے قبول ہونے کا سبب ہے ۴۵
۶۔زیارت امام حسین علیہ السلام کا ثواب، رسول خدا کے ساتھ حج انجام دینے کے برابر ہے ۴۷
۷۔زیارت امام حسین علیہ السلام اعلیٰ ترین عمل ہے ۴۸
۸۔امام حسین علیہ السلام کا زائر، عرش الٰہی پر خدا کا زائر ہے ۴۸
۹۔امام حسین علیہ السلام کی زیارت دسیوں حج کے برابر ہے ۵۱
10۔شب عاشور اور روز عاشورا امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرنے والے کا ثواب امام حسین علیہ السلام کے ہمرکاب میں شہادت کے برابر ہے ۵۱

چوتھا باب: امام حسین علیہ السلام کا زائر اور انبیاء و ملائکہ سے انس

۱۔ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لئے فرشتوں کا ذوق و شوق ۵۵
۲۔امام حسین علیہ السلام کی زیارت میں فرشتوں کی ہمراہی ۵۵
۳۔زیارت امام حسین علیہ السلام کے لئے انبیاء کا مشتاق ہونا ۵۹

مصلح منتخب

پانچواں باب: امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے اخروی آثار وبرکات

۱۔ امام حسین علیہ السلام کی زیارت خدا کے خصوصی قرب اورآخرت میں سرکار سید الشہداء اور تمام ائمہ معصومین علیہم السلام کی ہم نشینی کا سبب ہے ۶۳

۲۔امام حسین علیہ السلام کے زائر کو معصومین علیہم السلام کی خصوصی شفاعت شامل ہوگی ۶۶

۳۔اہل بیت علیہم السلام پر آنسو بہانا اور ان کے لئے محزون ہونا آخرت میں نجات اور تقرب الٰہی کا سبب ہے ۶۸

۴۔عزاداری کے ثواب کے سلسلے میں علامہ محمد حسین طباطبائیؒ کا نظریہ: ۸۱

۵۔ جو شخص پانی پیتے وقت سید الشہداء کی پیاس کو یاد کرے اور ان کے دشمنوں پر لعنت کرے اس کے لئے آخرت میں درجات اور سرو رآور لمحات ۸۱

۶۔وہ زائر جو خوف اور خطرے کے عالم میں زیارت پر جاتا ہے آخرت میں اس کے لئے امان و سرور ہے ۸۳

۷۔پیدل زیارت کرنے والا اللہ اور اہل بیت کے لشکر میں شریک ۸۶

۸۔موت میں آسانی ۸۹

۹۔امام حسین علیہ السلام کے زائر کو حق شفاعت حاصل ہونا ۹۰

چھٹا باب: آداب زیارت

۱۔راہ زیارت میں تفریح اور خوش گذرانی کی ممانعت ۹۵

۲۔ذاتی اور دوسروں کے اجتماعی حقوق کی رعایت ۹۶

۳۔زیات میں خلوص نیت ۱۰۲

ساتواں باب: بامعرفت زیارت

۱۔معرفت، علم سے جدا چیز ہے ۱۰۸
۲۔معصومین علیہم السلام مکمل اور بہترین نمونے ۱۰۹
۳۔روش زندگی میں معصوم کی اطاعت ۱۱۰
۴۔خداوند تعالیٰ بارہ اماموں کے علاوہ ہدایت کے لئے روئے زمین پر کسی انسان کی حاکمیت پر راضی نہیں ہے ۱۱۰
۵۔مودت، محبت سے جدا ہے ۱۱۲
۶۔امام حسین علیہ السلام کا زائر یقیناً مہدوی ہے ۱۱۵

آٹھواں باب: امام حسینؑ کے مصائب میں شعر کہنے، گریہ کرنے اور دوسروں کو رلانے کا ثواب

۱۔خداوند تعالیٰ کا امام حسین علیہ السلام کے مصائب پڑھنا ۱۱۹
۲۔رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا حسین علیہ السلام کے مصائب خواں ۱۲۱
حوالے جات ۱۲۴

مقدمہ

خانہ خدا نیز ائمہ معصومین علیہم السلام کے قبور مطہر اور امام زادہ و اولیائے الٰہی کی زیارت کا موضوع مسلمانوں یہاں تک کہ غیر مسلمانوں کے معنوی نظام کے ارکان میں سے ایک ہے بعنوان مثال: سالانہ کروڑوں زائر دنیا کے ۹۰ ممالک سے شیعہ، سنی، عیسائی، یہودی، زردشتی، صابئی یہاں تک کہ لائیک افراد کی صورت میں اربعین کے عظیم الشان مشی (پیدل) زیارت میں شریک ہوتے ہیں اور سرکار سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کے مرقد کی زیارت کو جاتے ہیں ہر چند ان میں ان کی اکثریت نجف میں امیرالمومنین علیہ السلام کاظمین و سامرا میں ائمہ علیہم السلام کی زیارت میں بھی جاتی ہیں۔

اس موضوع کی اہمیت و بے بدیل اثرات معنوی، معاشرتی اور سیاسی حیات میں جلوہ نما ہیں، اسلام کی تاکیداور پوری دنیا کے تمام لوگوں کی جانب سے خواہش ایک طرف اور ائمہ معصومین علیہم السلام کی جانب سے زیارتوں کی معرفت پر تاکید دوسری جانب سے اس کتاب کی تالیف کا سبب ہوئی۔

اس کتاب میں ائمہ علیہم السلام خاص طور سے امام حسین علیہ السلام کی زیارت سے متعلق سینکڑوں روایات میں سے کچھ روایتوں کا انتخاب ہوا ہے تاکہ زیارت کی تشویق و ترغیب کے علاوہ قاریان کرام کے لئے معرفت کے عناصر کو پیش کیا جاسکے۔

ظاہر سی بات ہے کہ زیارت میں معرفت کا جتنا زیادہ عنصر پایا جائے گا اتنا ہی زیادہ زائرین کے لئے دنیوی اور اخروی فیوضات میں اضافہ ہو گا

الٰہی حمد و شکر اور اس کی عطا کردہ توفیقات کے ساتھ ساتھ مجھ پر فرض ہے کہ اپنی دل عزیز شریک حیات اور جناب محمدی امین اور محترمہ حجتی اور جناب رضا ناصری صاحب کا بے پناہ شکریہ ادا کروں جنہوں نے اس کتاب کی تدوین و تکمیل میں زحمات برداشت کی ہیں۔

والحمدللہ رب العالمین

محمد شجاعی قم مقدس

اردیبہشت ۱۳۹۷ ھ۔ش

پہلا باب:

منتخب مصلح

۱۔زیارت امام حسین علیہ السلام واجب ہے

۱۔ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ علیہ السلام قَالَ: مُرُوا شِيعَتَنَا بِزِيَارَةِ قَبْرِ الْحُسَيْنِ علیہ السلام فَإِنَّ إِتْيَانَهُ مُفْتَرَضٌ عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ يُقِرُّ لِلْحُسَيْنِ علیہ السلام الْإِمَامَةِ مِنَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ.[1]

ترجمہ: حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: «ہمارے شیعوں کو حکم کرو کہ امام حسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت کو جائیں اس لئے کہ امام حسین علیہ السلام کی زیارت ہر اس مومن پر فرض اور واجب ہے جو اللہ کی جانب سے امام حسین کی امامت پر ایمان رکھتا ہے»

۲۔عَنِ الْوَشَّاءِ قَالَ سَمِعْتُ الرِّضَا علیہ السلام يَقُولُ: إِنَّ لِكُلِّ إِمَامٍ عَهْداً فِي عُنُقِ أَوْلِيَائِهِ وَ شِيعَتِهِ وَ إِنَّ مِنْ تَمَامِ الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ وَ حُسْنِ الْأَدَاءِ زِيَارَةَ قُبُورِهِمْ فَمَنْ زَارَهُمْ رَغْبَةً فِي زِيَارَتِهِمْ وَ تَصْدِيقاً لِمَا رَغِبُوا فِيهِ كَانَ أَئِمَّتُهُمْ شُفَعَاءَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.[2]

«وشاء» روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام رضا علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ: «ہر امام اپنے محبوں اور شیعوں کی گردن پر حق رکھتا ہے اور ان ائمہ کی قبروں کی زیارت وعدہ کی وفا اور فرائض کے حسن ادائیگی کے مصادیق میں شمار ہوتی ہے لہٰذا جو شخص رغبت و خواہش کے تحت نیز ائمہ جس چیز کی جانب رغبت رکھتے ہیں اس کا عقیدہ رکھتے ہوئے

۱- کامل الزیارات، باب ۴۳، حدیث ۱، صفحہ ۲۸۴.

۲- کامل الزیارات، باب ۴۳، حدیث ۲، صفحہ ۲۲۹.

ان کی زیارت کو جائے تو ائمہ کرام روز قیامت اس کی شفاعت کرنے والے ہوں گے »

۳۔عَنْ أَبِي عبدِاللّهِ علیہ السلام قَالَ: لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ حَجَّ دَهْرَهُ ثُمَّ لَمْ يَزُرِ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ لَكَانَ تَارِكاً حَقّاً مِنْ حُقُوقِ اللّهِ وَ حُقُوقِ رَسُولِ اللّهِ صلی اللہ علیہ وآلہ لِأَنَّ حَقَّ الْحُسَيْنِ علیہ السلام فَرِيضَةٌ مِنَ اللّهِ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ[1]

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: » اگر تم میں سے کوئی شخص اپنی طول حیات میں حج پر جائے اور حسین ابن علی علیہما السلام کی زیارت کو نہ جائے تو یقیناً اس نے حقوق خدا اور حقوق رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کو ترک کیا اس لئے کہ امام حسین علیہ السلام کا حق خدا کی جانب سے ہر مسلمان پر واجب ہے۔ »

۲۔ اہل بیت علیہم السلام ہمارے عظیم ترین عزیز ہیں

ہم جانتے ہیں کہ اسلام میں صلہ رحم اور عزیزوں سے تعلقات رکھنا واجبات الٰہی میں سے ہے اور اس کا ترک کرنا گناہان کبیرہ میں سے ہے، جو شخص اپنے عزیزوں سے قطع تعلق کرے خدا نے اپنے عذاب کا وعدہ کیا ہےاور قرآن کریم میں بھی اس موضوع کے متعلق آیات کا ذکر کیا ہے سورہ رعد میں صاحبان عقل کی تعریف و توصیف میں یوں فرماتا ہے:

« وَالَّذينَ يَصِلُونَ ما اَمَرَ الله بِهِ اَن يُوصَلَ... »[2]

وہ لوگ جنہیں خدا نے صلہ رحم کا حکم دیا ہےوہ ان سے متصل ہوتے ہیں

امام صادق علیہ السلام اس آیت کے سلسلے میں فرماتے ہیں «مِنْ ذلِكَ صِلَةُ الرَّحِمِ وَ غايَةُ

۱- کامل الزیارات، باب ۴۳، حدیث ۴، صفحہ ۲۳۰.

۲ - سورہ رعد، آیہ ۲۱.

تأْويلِها صِلَتُكَ اِيَّانا »[1]

عزیز داری اور رابطہ کے مصادیق میں سے ایک صلہ رحم ہے اور اس آیت کی تاویل تمہارا ہم (اہل بیتؑ) سے رابطہ اور توسل برقرار کرنا ہے۔

یعنی ہم اہل بیت تمہارے قریبی ترین عزیز سے بھی اعلیٰ اور بالا ہیں اور تم پرواجب ہے کہ ان سے رابطہ میں رہو اور ان سے تعلقات بحال رکھو بالفاظ دیگر « ہم اس دنیا میں اہل بیت علیہم السلام سے بڑھ کر کسی کو اپنا نزدیکی، اعلی اور مہربان نہیں رکھتے »

جس طرح زمینی اور مادی رشتہ داروں سے قطع رحم کرنا گناہ اور حرام ہے اسی طرح آسمانی شخصیات سے قطع رحم کرنا ایک بڑا گناہ اور ناقابل تلافی جرم ہے، حقیقی مومن اور شیعہ وہ ہے جو اپنے آسمانی گھرانے اور عزیزوں کو اپنے زمینی رشتہ داروں سے زیادہ چاہے اور زمینی رشتہ داروں سے بڑھ کر آسمانی گھرانے اور رشتہ داروں کے سلسلے میں مودت، محبت اور فداکاری کا اظہار کرے اور اس کا ثبوت دے۔

۳۔ اہل بیت علیہم السلام ہمارے حقیقی باپ ہیں

ہمارے والدین ہمارے جسمانی عقل و خرد اور حیوانی اور مادی عنصر کے سبب ہیں جبکہ اہل بیت علیہم السلام ہمارے اصل و حقیقت روح اور ذات، حقیقت انسانی و ابدی والٰہی کی جڑ اور بنیاد ہیں اہل بیت علیہم السلام کا رابطہ ہمارے ماں باپ سے کہیں زیادہ نزدیک اور قوی و مضبوط ہے اسی لئے خدا کے بعد تمام لوگ یہاں تک کہ ہمارے والدین اور تمام عزیز سے زیادہ اس دنیا میں وہ ہمارے لئے عزیز اور اہم ہیں ائمہ علیہم السلام ہمارے خصوصی اور آسمانی والدین ہیں اور وہی ہماری اصل و حقیقت ہیں جو کہ خدا سے عشق حقیقی کا رابطہ اور قرب الٰہی کے حاصل کرنے کا وسیلہ ہیں معصومین علیہم السلام کی ذوات مقدسہ وہ ہیں کہ جن کے توکل اور قربت کے بغیر اور ان کی اقتدا کئے بغیر خدا سے حقیقی تقرب اور وصال محال ہے چنانچہ زیارت جامعہ

---

۱ - مستدرک الوسائل، جلد ۱۵، صفحہ ۲۳۶.

کبیرہ میں اس حقیقت کو ان الفاظ میں پڑھتے ہیں:

«مَنْ اَرادَ اللہ بَدَءَ بِکُمْ؛[1]»

جو شخص خدا تک پہنچنے کا رادہ رکھتا ہے وہ اپنے اس سیر و سلوک کے سفر کو آپ کے راستے سے شروع کرتا ہے۔

ائمہ علیہم السلام الٰہی صراط مستقیم اور باب اللہ ہیں یہی وجہ ہے کہ وقت اور ضرورت کے وقت ہم حاضر ہیں اپنی تمام حیثیت اور وجود کو ان تک پہنچنے کے لئے فدا کردیں اور اس راہ کو طے کرنے کے لئے سب کچھ قربان کردیں یہاں تک کہ ہم دل کی اتھاہ گہرائیوں سے یہ کہتے ہیں

«بِأَبِي أَنْتُمْ وَ أُمِّي وَ نَفْسِي وَ أَهْلِي وَ مَالِي...[2]:»

میرے ماں، باپ، میری جان، میرا گھر، خاندان اور مال و دولت سب آپ پر قربان ہو

یعنی ہم حاضر ہیں کہ جو کچھ زمینی اور اس دنیا کی چیزیں ہیں سب آپ پر فدا کر دیں تاکہ قدسی، الٰہی اور آسمانی حقیقت تک پہنچ سکیں یعنی اپنی تمام جائیداد اور آپسی رابطہ جو ہمارے قوم و قبیلہ سے متعلق ہے اس دنیا میں وہ بالکل راہ کی رکاوٹ نہ بن سکے گی جو کہ ہمیں ابدی حقیقت اور حقیقی والدین اور حقیقی وطن پہچانے کا سبب ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کہ رحمۃ للعالمین ہیں اس سلسلے میں فرماتے ہیں :

«لا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّی اَکُونَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ نَفْسِهِ وَ یَکُونَ عِتْرَتی اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ عِتْرَتِهِ و یَکُونَ اَهْلی اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ اَهْلِهِ وَ تکُونَ ذاتی اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ ذاتِه.[3]

مصلح منتخب

۱- مفاتیح الجنان، زیارت جامعہ کبیرہ.

۲- گزشتہ حوالہ.

۳- بحارالانوار، جلد ۲۷، صفحہ ۸۶.

کوئی بھی بندہ خدا پر ایمان نہیں لا سکتا جب تک میں (رسول خدا) اس کے نزدیک اس کی ذات سے زیادہ محبوب و عزیز نہ ہوں اور میرے اہل بیت کو اپنے گھرانے سے زیادہ نہ چاہتا ہو اور میری ذات کو اپنی ذات سے زیادہ محبوب نہ رکھتا ہو»

اس بات کے پیش نظر کہ رسول اسلام ﷺ اور ان کی عترت طاہرہ علیہم السلام جو کہ نفخہ الٰہی ہیں وہ ہماری حقیقی ذات و شخصیت ہیں۔

یہ عبارت «میری ذات کو اپنی ذات سے زیادہ چاہتا ہو» کے معنی یہ ہیں کہ اصلی، قدسی، الٰہی اور آسمانی ذات بابرکت کو اپنی جزئی، زمینی، طبیعی اور حیوانی ذات سے زیادہ چاہتا ہو کیونکہ اس کی ذات وقتی طور پر اس سے مربوط ہے اور موت کے بعد اس سے جدا ہو جائے گی۔

بالفاظ دیگر اللہ پر ایمان اور آخرت یا ابدی حیات کا عقیدہ اس وقت تک حاصل نہیں ہو گا جب تک وہ وقتی، طبیعی اور زمینی حقیقت پر خدائی اور حقیقی حقیقت کو ترجیح نہ دے اور اگر ایسا نہ کرے تو وہ ایک کھوکھلے اور جھوٹے ایمان کے دعوے کے سوا کچھ نہیں ہے۔

جی ہاں! اہل بیت علیہم السلام ہماری اصل وجڑ اور بنیادی ہیں کہ ہم سب کی بازگشت ان ہی کی جانب ہے اور ہمارا حساب و کتاب ان ہی کے پاس ہے اور ان سے رابطہ در حقیقت ہماری حقیقت سے رابطہ ہے اور اپنے وطن تک پہنچنا ہے اور پھر ایسی صورت میں ہمیں سکون حاصل ہو گا اور خوش بخت ہوں گے۔[1]

٤-عن أَبِي عبدالله علیه السلام: حَقٌّ عَلَى الْغَنِيِّ أَنْ يَأْتِيَ قَبْرَ الْحُسَيْنِ علیه السلام فِي السَّنَةِ مَرَّتَيْنِ وَ حَقٌّ عَلَى الْفَقِيرِ أَنْ يَأْتِيَهُ فِي السَّنَةِ مَرَّةً.[2]»

---

١ - برگرفتہ از کتاب آشتی با امام زمان عج مولف کتاب ہذا.
٢ - کامل الزیارات، باب ٩٨، حدیث ١، صفحہ ٥١٢.

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:» ثروت مند اور مال دار شخص پر لازم ہے کہ ہر سال دو مرتبہ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کو جائے اور فقیر پر فرض ہے کہ سال میں ایک دفعہ زیارت کو جائے «

۵- قَالَ الصَّادقُ علیہ السلام:...أَمَّا الْقَرِيبُ فَلَا أَقَلَّ مِنْ شَهْرٍ وَ أَمَّا بَعِيدُ الدَّارِ فَفِي كُلِّ ثَلَاثِ سِنِينَ فَمَا جَازَ الثَّلَاثَ سِنِينَ فَقَدْ عَقَّ رَسُولَ اللَّهِ علیہ السلام وَ قَطَعَ رَحِمَهُ إِلَّا مِنْ عِلَّةٍ.[1]

حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں «جو لوگ امام حسین علیہ السلام کے (قبر مطہر) کے نزدیک ہیں انہیں مہینہ میں ایک بار جانا چاہے اور جو لوگ دور ہیں انہیں ہر تین سال میں ایک بار جانا چاہئے اور اگر تین سال گذر گئے اور وہ امام حسین کی زیارت کو نہ گیا تو وہ رسول خدا کا عاق شدہ انسان ہے اور اس نے رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قطع رحم کیا ہے مگر یہ کہ وہ معذور ہو»

۱- کامل الزیارات، باب ۹۸، حدیث ۱۴، صفحہ ۵۱۷.

دوسرا باب:

زیارت کے ترک کرنے کے اثرات

منتخب مصلح

۱۔زیارت کو ترک کرنا امام حسین علیہ السلام پر جفا ہے

۶- قَالَ أَبُو عبدِاللّٰهِ علیہ السلام زُورُوا الْحُسَيْنَ علیہ السلام وَ لَا تَجْفُوهُ فَإِنَّهُ سَيِّدُ شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْخَلْقِ وَ سَيِّدُ الشُّهَدَاءِ.[1]

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے: حضرت امام حسین کی زیارت کرو اور (اس کو ترک کر کے) ان کے حق میں بے وفائی نہ کرو اس لئے کہ وہ تمام مخلوقات میں جوانان جنت کے سرادر ہیں اور سید الشھداء ہیں۔

امام حسین علیہ السلام کی زیارت کو ترک کرنا یعنی ایک ایسے ذات والا صفات شخص سے منھ موڑنا ہے جس نے اپنا پورا وجود گھر خاندان مال و ثروت کو جہالت و تاریکی کے طوفانوں کے مقابل انسانیت کی نجات کے لئے قربان کر دیا۔اہل بیت علیہم السلام کی زیارت کا ترک کرنا یعنی انسان کا اپنی انسانیت اور حقیقت سے منھ موڑنا ہے اور اپنے آسمانی اور حقیقی گھرانے اور خانوادے سے منھ پھیرنا ہے۔ اہل بیت علیہم السلام کی زیارت کو ترک کرنا یعنی ان کے انسانی اہداف اور مقدس مقاصد کو ہلکا شمار کرنا ہے۔ اہل بیت علیہم السلام کی زیارت کو ترک کرنا یعنی جنتی سرداروں سے دوری اور جہنمی نمونوں سے قربت بڑھانا ہے ائمہ علیہم السلام کی زیارت کو ترک کرنا یعنی اپنی جنتی حقیقت سے دوری اختیار کرنا ہے اور تاریک و جہنمی شخصیت کا انسان کے وجود پر غلبہ کو بڑھانا ہے۔

۱- کامل الزیارات، باب ۳۷، حدیث ۱، صفحہ ۲۰۸.

۲۔خوف کی وجہ سے زیارت کو ترک کرنا معصومین علیہم السلام کی دعا سے محروم ہونا اور حسرت کا سبب ہے

۷- لَا تَدَعْ زِيَارَةَ قَبْرِ الْحُسَيْنِ عليه السلام لِخَوْفٍ فَإِنَّ مَنْ تَرَكَ زِيَارَتَهُ رَأَى مِنَ الْحَسْرَةِ مَا يَتَمَنَّى أَنَّ قَبْرَهُ كَانَ عِنْدَهُ أَ مَا تُحِبُّ أَنْ يَرَى اللَّهُ شَخْصَكَ وَ سَوَادَكَ فِيمَنْ يَدْعُو لَهُ رَسُولُ اللَّهِ وَ عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ وَ الْأَئِمَّةُ عليهم السلام[1]

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:امام حسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت کو خوف کے سبب ترک نہ کرو اس لئے کہ جو شخص امام حسین علیہ السلام کی زیارت کو ترک کرے تو وہ ایسی حسرت سے دو چار ہوگا اور تمنا کرے گا کہ اے کاش امام حسین علیہ السلام کی قبر اس کے نزدیک ہوتی»[2]

کیا تم نہیں چاہتے کہ خداوند تعالیٰ تم کو ان لوگوں میں دیکھے جن کے حق میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت علی علیہ السلام، حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام و ائمہ علیہم السلام دعا کرتے ہیں.

۳۔زیارت کو ترک کرنا خیر کثیر سے محرومی اور عمر کے کم ہونے کا سبب ہوتا ہے

۸- عَنْ أَبِي عبدِاللّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ لَمْ يَزُرْ قَبْرَ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَقَدْ حُرِمَ خَيْراً كَثِيراً وَ نُقِصَ مِنْ عُمُرِهِ سَنَةً.[3]

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا جو شخص قبر امام حسین

۱- کامل الزیارات، باب ۴۰، حدیث ۱، صفحہ ۲۱۹.

۲۔یعنی وہ آرزو کرے گا کہ اے کاش امام حسین علیہ السلام کی قبر اس کے نزدیک ہوتی اور اس کے دسترس میں ہوتی تاکہ وہ آپ کی زیارت کو جاتا

۳- کامل الزیارات، باب ۶۱، حدیث ۳، صفحہ ۲۸۵.

کی زیارت نہ کرے یقیناً وہ خیر کثیر سے محروم ہو گا اور اس کی عمر کے ایک سال کم ہوجائیں گے ۔

جو لوگ شیطانی، فریبی چال میں پھنستے ہیں اور دنیوی اور زندگانی امور میں مصروفیت کا بہانہ کرتے ہوئے اپنے آسمانی باپ سے صلہ رحم نہیں کرتے اور ان کی زیارت کو نہیں جاتے وہ جان لیں کہ ان کی پوری عمر اور حیات بے برکت ہے اور ان کی عمر بھی کم ہو گی۔

جو لوگ شیطانی وسوسوں کے شکار ہوتے ہیں اور وقت کی قلت یا خوف کے بہانے سے زیارت کو چھوڑ دیتے ہیں امام صادق علیہ السلام نے اس شخص کے جواب میں فرمایا:

۹- انَّ أَیَّامَ زَائِرِي الْحُسَیْنِ علیہ السلام لَا تُحْسَبُ مِنْ أَعْمَارِهِمْ وَ لَا تُعَدُّ مِنْ آجَالِهِمْ.[۱]

امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے ایام زائر امام حسین علیہ السلام کے عمر میں شمار نہیں ہوتے اور ان کی حیات سے جدا کر دئے جاتے ہیں ۔

جس بھی کار خیر اور نیک عمل کی جتنی زیادہ اہمیت و حیثیت ہوگی شیطانی وسوسہ انسان کو اس سے دور کرنے میں اتنا ہی زیادہ سرگرم عمل ہو تا ہے شیطان ملعون کسی بھی کام میں عبادت خدا اور زیارت معصومین علیہم السلام سے زیادہ انسان کے دل میں وسوسہ اور حیرانی و پریشانی پیدا نہیں کرتا، اکثر وہ مقامات جہاں انسان شیطانی فریب کھاتا ہے اور اس کی جانب سے کاری ضرب شیطانی وسوسہ کی صورت میں لگتی ہے وہ عبادتی زمان و مکان ایسے اہم و حیات ساز امر میں شیطانی وسوسہ کی صورتوں میں سے بعض کو بطور اختصار پیش کر رہے ہیں:

۱- کامل الزیارات، باب ۵۱، حدیث ۱، صفحہ ۲۵۷.

الف:بسا اوقات شیطان ان لوگوں کے دلوں میں وسوسہ پیدا کرتا ہے جو مالی اور اقتصادی لحاظ سے کمزور ہیں ان کے دل میں مالی وسوسہ پیدا کرتا ہے کہ تم کس طرح اس سفر کے اخراجات کو مہیا کرو گے یا اگر تم اس سفر پر چلے بھی گئے تو مالی مشکلات سے دوچار ہوگے، قرآن کریم اور ائمہ معصومین علیہم السلام نے اس وسوسہ کا بہت ہی خوبصورت جواب دیا ہے اور اس شیطانی وسوسہ پر غلبہ پانے کے راستے کو بتایا ہے اور انسان کے دل پر شیطانی حملہ کا سد باب کیا ہے۔انسان اگر امام حسین علیہ السلام اور معصومین علیہم السلام کی زیارت کے لئے قرض لے تو اس کا یہ قرض دنیا و آخرت کے لئے بہت ہی با قیمت ہے اور زائر کا یہ قرض بہت جلد میں خزانہ الٰہی سے ادا ہو جاتا ہے۔

ب: کبھی شیطانی وسوسہ انسان کے سفر یا راستہ کی مشکلات یا موسم جو سرد و گرم کے عنوان سے ہوتا ہے اورانسان کے دل میں خطور کرتا ہے جو کہ بعد میں آنے والی حدیثیں اس وسوسے کا جواب ہیں۔

ج: کبھی ایسا ہوتا ہے کہ شیطان یہ وسوسہ کرتا ہے کہ اگر تم زیارت کو جاؤ گے تو اپنے دنیوی کام کاج سے پیچھے رہ جاؤ گے اور درس و تدریس اور دیگر امور تمہارے رہ جائیں گے یہ وسوسہ بھی ایک جھوٹ اور فریب سے زیادہ کچھ نہیں ہے اس لئے کہ خداوند تعالیٰ مالی مشکلات کی تلافی کرتا ہے اور زائر کے رزق و روزی اور مال میں برکت عطا کرتا ہے اسی طرح خانہ خدا اور ائمہ کے قبروں کی زیارت کے وقت بھی ان چیزوں کی تلافی کرتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ وقت میں برکت عطا کرتا ہے، عمر اور تمام مادی و معنوی امور اور اخروی و دنیوی کاموں میں برکت اور اس کے مثبت آثارناقابل انکار ہیں جو کہ خانہ خدا اور ائمہ علیہم السلام کی زیارت کے بدلے میں ہیں۔

اہل بیت علیہم السلام اللہ کے نزدیک سب سے مقرب اور کامل اور اعلیٰ درجہ پر فائز محبوب افراد ہیں، ائمہ علیہم السلام انسانوں کے اعمال کے میزان، جنت و جہنم کے تقسیم کرنے والے اور سروران جنت ہیں اور تیسری جانب سے انسانوں کی اصل و حقیقت اور آسمانی

خانوادے ہیں۔ظاہر سی بات ہے کہ کوئی بھی عقل مند اور صاحب خرد انسان آسمانی گھرانے کے ساتھ جنت میں ہم نشینی کو نہیں چھوڑ سکتا اور اس کے درجات اور لذات اور ابدی آرامگاہ جو کہ جنت میں ان کے لئے میسر ہے کسی چیز کو اس پر ترجیح نہیں دے سکتا، آسمانی گھرانے سے محبت ہر مومن کے دل میں نہفتہ اور پنہاں ہے اور یہی اہل بیت سے شوق ومحبت جس کا نتیجہ اپنی پہچان اور کائنات میں اہل بیت علیہم السلام کی عظمت کا دراک ہے جو اس بات کا سبب ہوتی ہے کہان کے چاہنے والے اپنی روش زندگی کو دنیا میں اس طرح مرتب اور منظم کریں کہ دنیا و آخرت میں اہل بیت کے ہمراہ ہوں،اہل بیت علیہم السلام سب کے سب باب الحوائج ہیں اور دنیا کے بہت سارے لوگ یہاں تک کہ وہ لوگ جو دین وعقیدہ میں ان سے جدا ہیں اپنی حاجات کو ان کے سامنے پیش کرتے ہیں اور ان سے طلب کرتے ہیں اور یہ کوئی غلط اور عجوبہ چیز نہیں ہے، ظاہر ہے لوگ اپنی حاجات کو پانے کے لئے اور اپنی دعاؤں کے مستجاب ہونے کے لئے ان سے توسل کرتے ہیں۔

لیکن کیا ایسا نہیں ہے کہ قرآن نے تمام لوگوں کو دعوت دی ہے تاکہ تقرب الٰہی اور اپنی حاجات کی بر آوری کے لئے ائمہ علیہم السلام کو وسیلہ قرار دیں؟[1]

لیکن جو چیز اہل بیتؑ کے عشاق کو ان کی زیارت کی جانب کھینچتی ہے وہ ان ذوات مقدسہ کی معرفت کے ساتھ محبت و دوستی ہے۔

۴۔زیارت کو ترک کرنا انسان کے دین و ایمان کے ناقص ہونے اور آخرت سے محرومیت کا باعث ہوتا ہے

۱۰-عَنْ أَبِي عبدِاللهِ علیہ السلام قَالَ: مَنْ لَمْ يَأْتِ قَبْرَ الْحُسَيْنِ علیہ السلام حَتَّى يَمُوتَ كَانَ مُنْتَقَصَ الدِّينِ مُنْتَقَصَ الْإِيمَانِ وَ إِنْ دَخَلَ

۱۔ وابتغوا الیہ الوسیلہ؛ سورہ مائدہ، آیہ۳۵.

الْجَنَّةَ كَانَ دُونَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الْجَنَّةِ.[1]

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو بھی امام حسین علیہ السلام کی زیارت کو نہ جائے اور دنیا سے چلا جائے تو اس کا دین و ایمان ناقص ہو گا اور اگر وہ جنت میں داخل بھی ہو گا تو اس کا درجہ جنت میں تمام مومنین میں سب سے نیچے ہو گا۔

۱۱-عن أَبِي عبدِاللّه علیہ السلام قَالَ: مَنْ لَمْ يَأْتِ قَبْرَ الْحُسَيْنِ علیہ السلام وَ هُوَ يَزْعُمُ أَنَّهُ لَنَا شِيعَةٌ حَتَّى يَمُوتَ فَلَيْسَ هُوَ لَنَا بِشِيعَةٍ وَ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَهُوَ مِنْ ضِيفَانِ أَهْلِ الْجَنَّة.[2]

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو بھی امام حسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت کو نہ جائے اور یہ گمان کرے کہ وہ ہمارے شیعوں میں سے ہے اور اس حالت میں وہ دنیا سے چلا جائے تو وہ ہمارے شیعوں میں سے نہیں ہے اور بالفرض اگر وہ جنتی بھی ہو گا تو وہ دوسرے جنتیوں کا مہمان ہو گا۔

یعنی ایسا شخص اگر جنتی بھی ہو جائے تو جنت میں قصر اور کسی گھر کا مالک نہیں ہو گا اور مجبور ہو گا کہ وہ دوسروں کا مہمان ہو۔

۵۔ائمہ علیہم السلام کی زیارت کو ترک کرنا آخرت میں حسرت کا سبب ہو گا

۱۲- هشام بن سالم عَنْ أَبِي عَبدِاللّهِ علیہ السلام قَالَ: أَنَّهُ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ هَلْ يُزَارُ وَالِدُكَ؟ فَقَالَ علیہ السلام نَعَمْ قَالَ فَمَا لِمَنْ زَارَهُ؟ قَالَ علیہ السلام الْجَنَّةُ إِنْ كَانَ يَأْتَمُّ بِهِ قَالَ فَمَا لِمَنْ تَرَكَهُ رَغْبَةً عَنْهُ؟

۱- کامل الزیارات، باب ۷۸، حدیث ۲، صفحہ ۳۵۷.
۲ - کامل الزیارات، باب ۷۸، حدیث ۳، صفحہ ۳۵۷.

قَالَ عليه السلام الْحَسرَةُ يَوْمَ الْحَسْرَةِ.[1]

ہشام بن سالم امام صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص امام علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوا اور آپ کی بارگاہ میں عرض کی کہ کیا آپ کے والد کی زیارت کر سکتا ہوں؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: ہاں

اس شخص نے عرض کی: جو شخص آنحضرت کی زیارت کرے اس کا کیا اجر و ثواب ہوگا؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: اس کا اجر جنت ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اس نے حضرت کی اقتدا کی ہو اور ان کا اتباع کیا ہو۔

اس نے عرض کی: اگر کوئی شخص آپ کے والد کی زیارت کو بغیر کسی رغبت اور میلان نفس (یعنی اہمیت نہ دیتے ہوئے) کے ترک کردے تو اس کا انجام کیا ہوگا؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: روز محشر حسرت اس کا مقدر ہوگی۔

٦۔ امام حسین علیہ السلام کی زیارت جان بوجھ کر چھوڑنے کے خطرناک نتائج

١٢-عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ عَنْ أَبِي عبدِاللّهِ عليه السلام قَالَ سَأَلْتُهُ عَمَّنْ تَرَكَ الزِّيَارَةَ زِيارَةَ قَبْرِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍ مِنْ غَيْرِ عِلَةٍ قَالَ هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ النَّارِ.[2]

راوی کہتا ہے کہ میں نے ایسے شخص کے بارے میں امام

---

١ - کامل الزیارات، باب ٧٨، حدیث ٧، صفحہ ٣٥٩.

٢. کامل الزیارات، باب ٧٨، حدیث ٥، صفحہ ٣٥٨.

صادق علیہ السلام سے سوال کیا جو بغیر کسی عذر وسبب کے قبر امام حسین ابن علی علیہما السلام کی زیارت کو ترک کردے تو اس کا انجام کیا ہوگا؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: ایسا شخص جہنمی ہے

جیسا کہ اس سے پہلے بیان ہوچکا ہے کہ اہل بیت علیہم السلام حقوقی لحاظ سے جدا ہمارے رہبر اور حجت خدا ہیں اس لئے ان کا احترام اور ان کی تعظیم ہم پر واجب ہے اور حقیقی لحاظ سے بھی وہ ہماری اصل، جڑ، بنیاد اور ہمارے حقیقی اور اصلی خانوادے ہیں اور ان سے ترک تعلق اور ان کی زیارت کو ترک کرنا قطع رحم ہے اسی سبب ان کی زیارت میں سہل انگاری اور سستی و کاہلی روز قیامت حسرت کا سبب ہوگیاور جہنم میں جانے کا موجب ہوگا،ہم غفلت، معرفت کی کمی، سستی اور اپنے نفس کی کوتاہی سے خداوند تعالیٰ کی بارگاہ میں پناہ مانگتے ہیں۔

تیسرا باب

زیارت امام حسین علیہ السلام کی دنیوی
لئے عزداری بپا

منتخب مصلح

۱۔ امام حسین علیہ السلام کا زائر مشمول مغفرت الٰہی ہے

۱۵- عَنْ أَبِي عبدِاللّهِ علیہ السلام قَالَ: إِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحمَّدٍ علیہا السلام تَحْضُرُ لِزُوَّارِ قَبْرِ ابْنِهَا الْحُسَيْنِ علیہ السلام فَتَسْتَغْفِرُ لَهُمْ ذُنُوبَهُمْ.[1]

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: «یقیناً حضرت فاطمہ بنت محمد صلی علیہ والہ وسلم اپنے بیٹے حسین بن علی علیہما السلام کی قبر کے زائروں کے پاس تشریف لاتی ہیں اور ان کے گناہوں کی مغفرت کی دعا کرتی ہے «

۱۶- عَنْ أَبِي عبدِاللّهِ علیہ السلام قَالَ: إِنَّ زَائِرَ الْحُسَيْنِ جَعَلَ ذُنُوبَهُ جِسْراً بَابَ دَارِهِ ثُمَّ عَبَرَهَا كَمَا يُخَلِّفُ أَحَدُكُمُ الْجِسْرَ وَرَاءَهُ إِذَا عَبَرَ[2]

حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:» امام حسین علیہ السلام کا زائر اپنے گناہوں کا پل اپنے گھر کے دروازے پر قرار دیتا ہے اور اس سے گزرتا ہے جس طرح سے تم لوگوں میں سے کوئی ایک جب پل سے گزرتا ہے تو اسے پیچھے چھوڑ جاتا ہے»

۱۷- عَنْ جَابِرِ الْجُعْفِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو عبدِاللّهِ علیہ السلام: فِي حَدِيثٍ

---

۱ - کامل الزیارات، باب ۴۰، حدیث ۴، صفحہ ۲۲۳.

۲ - کامل الزیارات، باب ۶۲، حدیث ۱، صفحہ ۲۸۷.

طَوِيلٍ فَإِذَا انْقَلَبْتَ مِنْ عِنْدِ قَبْرِ الْحُسَيْنِ عليه‌السلام نَادَاكَ مُنَادٍ لَوْ سَمِعْتَ مَقَالَتَهُ لَأَقَمْتَ عُمُرَكَ عِنْدَ قَبْرِ الْحُسَيْنِ عليه‌السلام وَ هُوَ يَقُولُ: طُوبَى لَكَ أَيُّهَا الْعَبْدُ قَدْ غَنِمْتَ وَ سَلِمْتَ قَدْ غُفِرَ لَكَ مَا سَلَفَ فَاسْتَأْنِفِ الْعَمَلَ.[1]

جابر جعفی کہتے ہیں کہ حضرت امام صادق علیہ‌السلام نے ایک طولانی حدیث کے ضمن میں فرمایا: «جب امام حسین علیہ‌السلام کی قبر کے پاس سے واپس ہوتے ہو تو ایک منادی تمہیں ندا دیتا ہے کہ اگر تم اس کی آواز اور بات کو سنو تو اپنی پوری عمر قبر امام حسین علیہ‌السلام کے پاس گزار دو گے۔ منادی کہتا ہے:» اے بندہ خدا مبارک ہو تجھے یقیناً تو مستفید ہوا اور صحیح وسالم ہوا تیرے گزشتہ تمام گناہ پاک ہوگئے لہٰذا اب ابتدا سے عمل کر «

۱۸- عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه‌السلام يَقُولُ: عَجَباً لِأَقْوَامٍ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ شِيعَةٌ لَنَا وَ يُقَالُ إِنَّ أَحَدَهُمْ يَمُرُّ بِهِ دَهْرُهُ وَ لَا يَأْتِي قَبْرَ الْحُسَيْنِ عليه‌السلام جَفَاءً مِنْهُ وَ تَهَاوُناً وَ عَجْزاً وَ كَسَلاً أَمَا وَ اللَّهِ لَوْ يَعْلَمُ مَا فِيهِ مِنَ الْفَضْلِ مَا تَهَاوَنَ وَ لَا كَسِلَ. قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ وَ مَا فِيهِ مِنَ الْفَضْلِ؟ قَالَ عليه‌السلام: فَضْلٌ وَ خَيْرٌ كَثِيرٌ أَمَا أَوَّلُ مَا يُصِيبُهُ أَنْ يُغْفَرَ لَهُ مَا مَضَى مِنْ ذُنُوبِهِ وَ يُقَالَ لَهُ اسْتَأْنِفِ الْعَمَلَ.[2]

راوی کہتا ہے کہ امام صادق علیہ‌السلام نے فرمایا: «مجھے حیرانی

۱ - کامل الزیارات، باب ۶۲، حدیث ۴، صفحہ ۲۸۹.
۲ - کامل الزیارات، باب ۹۷، حدیث ۸، صفحہ ۵۰۹.

ہے اس گروہ سے جو یہ گمان کرتا ہے کہ وہ میرا شیعہ ہے جبکہ اس کے لئے ایام گزرتے ہیں اور بے وفائی، سستی اور کاہلی کے سبب قبر امام حسین علیہ السلام کی زیارت کو نہیں جاتا ہے خدا کی قسم اگر وہ جان جاتا کہ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کی کیا فضیلت ہے تو کبھی بھی سستی اور کاہلی نہ کرتا۔

میں نے عرض کیا: آپ پر قربان جاؤں، امام حسین علیہ السلام کی زیارت کی کیا فضیلت ہے؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: اس میں بہت زیادہ فضیلت و خیر و برکت ہے، پہلا خیر و برکت جو زائر تک پہنچتا ہے وہ یہ ہے کہ اس کے گزشتہ تمام گناہوں کو خدا معاف کردیتا ہے اور اس سے خطاب ہوتا ہے کہ »جاؤ اپنے اعمال کو ابتدا سے انجام دو«۔

۲۔ امام حسین علیہ السلام کا زائر دنیا و آخرت کی خیر و برکت کو دیکھتا ہے

۱۹- عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام قَالَ: قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا تَقُولُ فِيمَنْ تَرَكَ زِيَارَتَهُ وَ هُوَ يَقْدِرُ عَلَى ذَلِكَ؟ قَالَ علیہ السلام: أَقُولُ إِنَّهُ قَدْ عَقَّ رسولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وَ عَقَّنَا وَ اسْتَخَفَّ بِأَمْرٍ هُوَ لَهُ وَ مَنْ زَارَهُ كَانَ اللهُ لَهُ مِنْ وَرَاءِ حَوَائِجِهِ وَ كُفِيَ مَا أَهَمَّهُ مِنْ أَمْرِ دُنْيَاهُ وَ إِنَّهُ لَيَجْلِبُ الرِّزْقَ عَلَى الْعَبْدِ وَ يُخْلِفُ عَلَيْهِ مَا أَنْفَقَ وَ يَغْفِرُ لَهُ ذُنُوبَ خَمْسِينَ سَنَةً وَ يَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ وَ مَا عَلَيْهِ وِزْرٌ وَ لَا خَطِيئَةٌ إِلَّا وَ قَدْ مُحِيَتْ مِنْ صَحِيفَتِهِ فَإِنْ هَلَكَ فِي سَفَرِهِ نَزَلَتِ الْمَلَائِكَةُ فَغَسَّلَتْهُ وَ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَ يَدْخُلُ [وَ فُتِحَ لَهُ بَابٌ إِلَى الْجَنَّةِ يَدْخُلُ] عَلَيْهِ رَوْحُهَا حَتَّى يُنْشَرَ وَ إِنْ سَلِمَ فُتِحَ لَهُ الْبَابُ الَّذِي يَنْزِلُ مِنْهُ الرِّزْقُ وَ يُجْعَلُ

لَهُ بِكُلِّ دِرْهَمٍ أَنْفَقَهُ عَشَرَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ وَ ذُخِرَ ذَلِكَ لَهُ فَإِذَا حُشِرَ قِيلَ لَهُ لَكَ بِكُلِّ دِرْهَمٍ عَشَرَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ وَ إِنَّ اللهَ نَظَرَ لَكَ وَ ذَخَرَهَا لَكَ عِنْدَهُ.[1]

راوی کہتا ہے امام صادق علیہ السلام کی بارگاہ میں عرض کیا آپ پر قربان جاؤں آپ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے بارے میں جو قدرت و استطاعت کے ہوتے ہوئے امام حسین علیہ السلام کی زیارت کو ترک کردے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: میں کہتا ہوں کہ ایسا شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا عاق شدہ ہے اور ہم اہل بیتؑ کا عاق شدہ ہے اور وہ حکم جو اس کے لئے تمام رخ سے مفید اور نفع بخش تھا اس نے اسے ہلکا شمار کیا ہے اور جو شخص امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرتا ہے خداوند تعالیٰ اس کی تمام حاجتوں کو پورا کرتا ہے اور جو کچھ اس کی دنیا کے لئے ضروری ہے خدا اسے عطا کرتا ہے نیز امام حسین علیہ السلام کی زیارت زائر کے رزق و روزی میں اضافہ کا سبب ہوتی ہے اور جو بھی اس راہ میں خرچ کرتا ہے خدا اس کے بدلے عطا کرتا ہے اور اس کے پچاس سال کے گناہ کو معاف کردیتا ہے اور جب وہ اپنے اہل وعیال کی جانب واپس ہوتا ہے تو اس کی گردن پر کوئی گناہ نہیں ہوتا ہے اور جو بھی گناہ تھا اس کے نامہ اعمال سے مٹا دیا جاتا ہے اگر زائر زیارت کربلا کے سفر میں دنیا سے چلا جائے تو فرشتے نازل ہوتے ہیں اسے غسل دیتے ہیں اور اس

۱- کامل الزیارات، باب ۴۶، حدیث ۲، صفحہ ۲۴۱.

کے لئے جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور روز محشر تک اس کی قبر میں اچھی ہوا وخوشبو آتی رہتی ہے اور اگر وہ زیارت کے سفر سے صحیح وسالم واپس ہوتا ہے تو رزق و روزی کے دروازے اس کے لئے کھول دئے جاتے ہیں اور ہر درہم کے بدلے جو اس نے خرچ کیا ہے دس ہزار درھم قرار دئے جاتے ہیں اور اس کے لئے ذخیرہ ہوتے ہیں اور جب وہ اٹھا یا جائے گا اور محشور ہوگا اور قبر سے باہر آئے گا تو اس سے کہا جائے گا ایک درہم جو تم نے زیارت کے سفر میں خرچ کیا ہے اس کے بدلے دس ہزار درہم تمہارا ہے اور خدا نے اسے تمہارے لئے قرار دیا ہے اور اسے اپنے پاس ذخیرہ کر رکھا ہے»۔

کتنا بے برکت ہے وہ مال اور عمر جو کہ اس راہ کے علاوہ دوسرے راستے میں خرچ ہو اور کتنا عظیم یاس و حسرت کی بات ہے کہ انسان راہ خدا اور آسمانی خانوادے کی راہ میں اپنے جان ومال خرچ کرنے سے محروم رہ جائے جو بھی راہ خدا کے علاوہ خرچ ہوگا وہ فانی اور نابود ہے اور جو اس کی راہ میں خرچ ہو وہ ابدی اور جاوید ہے جو لوگ راہ حق میں اپنی جان اور مال کو خرچ کرنے میں کنجوسی کرتے ہیں وہ ایک بدبو دار اور گندیدہ مردار کو اپنے ساتھ اٹھاتے ہیں تاکہ قیامت تک اور قیامت کے بعد ایک متعفن اور گندیدہ اور وحشت ناک بوجھ کو برداشت کریں۔

٢٠-عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مُرُوا شِيعَتَنَا بِزِيَارَةِ قَبْرِ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَإِنَّ إِتْيَانَهُ يَزِيدُ فِي الرِّزْقِ وَ يَمُدُّ فِي الْعُمُرِ وَ يَدْفَعُ مَدَافِعَ السَّوْءِ وَ إِتْيَانَهُ مُفْتَرَضٌ عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ يُقِرُّ لِلْحُسَيْنِ بِالْإِمَامَةِ

مِنَ اللّٰهِ.[1]

امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: ہمارے شیعوں کو قبر امام حسین علیہ السلام کی زیارت کا حکم دو اس لئے کہ آپ کی زیارت رزق و روزی میں اضافہ، عمر کے طولانی ہونے کا سبب اور بلاؤں کو دور کرتی ہے، آنحضرت کی زیارت ہر مومن پر فرض ہے جو بھی اللہ کی جانب سے آپ کی امامت کا اعتراف کرتا ہے اس پر واجب ولازم ہے۔

ہم نے گزشتہ بحث و گفتگو میں اس بات کی وضاحت کی تھی کہ زیارت یعنی صلہ رحم ہے جو کہ خود اپنے زمینی خانوادے اورعزیزوں کے ساتھ بھی واجب ہے چہ جائیکہ آسمانی خانوادہ۔اسلامی تعلیمات کے تحت جو بھی قطع رحم کرے اس کی عمر کم ہوجاتی ہے اورجو بھی صلہ رحم کا پابند ہوگا اس کی عمر طولانی ہوگی۔قطع رحم کے اثرات آسمانی خانوادے کے سلسلے میں بھی ہے اور ان ذوات مقدسہ سے صلہ رحم میں بھی اس کا حکم اور اس کے اثرات جاری ہوں گے۔

۲۱-قَالَ أَبُو عبدِاللّٰهِ علیہ السلام: مَنْ أَتَى قَبْرَ أَبی عبدِاللّٰهِ علیہ السلام فَقَدْ وَصَلَ رَسولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ و وَصَلَنَا وَ حَرُمَتْ غِيبَتُهُ وَ حَرُمَ لَحْمُهُ عَلَى النَّارِ وَ أَعْطَاهُ اللّٰهُ بِكُلِّ دِرْهَمٍ أَنْفَقَهُ عَشَرَةَ أَلْفِ مَدِينَةٍ لَهُ فی كِتَابٍ مَحْفُوظٍ وَ كَانَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ وَرَاءِ حَوَائِجِهِ وَ حُفِظَ فی كُلِّ مَا خَلَّفَ وَ لَمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ شَيْئاً إِلَّا أَعْطَاهُ وَ أَجَابَهُ فِيهِ إِمَّا أَنْ يُعَجِّلَهُ وَ إِمَّا أَنْ يُؤَخِّرَهُ لَه.[2]

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:جو بھی امام حسین علیہ السلام کی

۱ - کامل الزیارات، باب ۶۱، حدیث ۱، صفحہ ۲۸۴.

۲ - کامل الزیارات، باب ۴۶، حدیث ۱، صفحہ ۲۴۱.

زیارت کو جائے یقیناً اس نے رسول خدا اور ہم اہل بیت پر احسان کیا ہے اس کی غیبت جائز نہیں ہے اور جہنم پر اس کا گوشت حرام ہے اور اس کے مقابل ہر ایک درہم جو اس نے انفاق کیا ہے خداوند تعالیٰ اسے دس ہزار شہر جو اس کی کتاب میں محفوظ و معلوم ہے اسے عطا کرے گا اور اس کے ساتھ ساتھ اس کی تمام حاجات وضروریات کو پورا کرے گا اور جو کچھ وہ چھوڑ کر جائے گا خدا اس کی حفاظت کرے گا اور جو بھی وہ مانگے گا خدا اسے قبول کرے گا اور فوراً یا تاخیر کے ساتھ اسے عطا کرے گا۔

راہ خداوند میں خرچ کرنا اور انفاق کرنے کے سلسلے میں چند نکات بطور اختصار پیش کرتے ہیں:

۱۔اہل بیت علیہم السلام کے سلسلے میں جو وضاحتیں بیان ہوئیں اور زمین پر جانشین الٰہی ہونے کے عنوان سے اور آسمانی خانوادے ہونے کے پیش نظر ہم نے اسے پیش کیا ہے کہ راہ خدا اور اہل بیت میں خرچ کرنا نہ صرف یہ کہ مستحب ہے بلکہ واجبات الٰہی میں سے عظیم امر ہے اگر اپنے زمینی خانوادے اور اعزاء کے لئے انفاق اور مال خرچ کرنا واجب ہے تو یقینی طور پر راہ خدا اور آسمانی خانوادے کے لئے خرچ کرنا بہت ہی اہم اور واجب تر ہے۔

۲۔خداوند تعالیٰ غنی ہے اور اہل بیت علیہم السلام ہمارے مال و منال کے بالکل نیاز مند نہیں ہیں تمام انسانوں کا وجود اور ان کی حیات اور وہ تمام نعمات جو ان کے پاس ہے وہ سب خدا کی جانب سے انہیں عطا ہوئی ہے خدا وند تعالیٰ تمام مخلوقات کا حقیقی مالک ہے اور انکی تمام مادی اور معنوی ملکیت خدا کی جانب سے ہے۔

۳۔واجب انفاق جیسے خمس،زکات، کفارہ، فطرہ وغیرہ کے حکم کے متعدد دلائل ہیں

جن میں سے بعض کی جانب اشارہ کر رہے ہیں:

الف:راہ خدا میں انفاق کرنا خدا کی سچی بندگی کا امتحان ہے،بندگی یعنی اس بات کا اعتراف اور عقیدہ کہ میں اور میری تمام مادی اور معنوی ملکیت خدا کی جانب سے ہے اور میں کوئی بھی مالکیت اور اختیار اپنے جان و مال کے سلسلے میں نہیں رکھتا ہوں جو بھی اللہ کی راہ میں جان و مال کو خرچ کرنے سے پرہیز کرتا ہے وہ اپنی بندگی کے دعوے میں سچا نہیں ہے۔

ب:راہ خدا اور راہ اہل بیت میں انفاق کی توفیق ایک عاشق کی توفیق ہے لیکن کیا ایسا نہیں ہے کہ ہر عاشق یہ چاہتا ہے کہ اپنی بہترین مالیت اور ملکیت کو اپنے معشوق کو ہدیہ کرے جتنا ہی زیادہ معشوق اہم اور عزیز و محبوب ہوگا عاشق کا ہدیہ بھی اتنا ہی زیادہ باقیمت اور گرانقدر ہوگا لہٰذا سچا عاشق نہ صرف یہ کہ اپنے اصلی اور آسمانی معشوق کی راہ میں جان و مال کے نذرانہ سے خوف نہیں کھاتا بلکہ اسکی یہ لذت بخش آرزو ہے کہ اپنی تمام ملکیت ومالکیت کو اسکے لئے ہدیہ کرسکے۔

ج:دینی راہ میں دنیاوی عمر کا خرچ ہونا اور خرچ کرنا ایک بہترین موقع اور بے نظیر اور غیر قابل برگشت توفیق ہے جو کہ اصلی معشوق یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ سے تقرب اور آسمانی خانوادے سے قربت کا سبب ہے خداوندتعالیٰ اور اہل بیت علیہم السلام سے تقرب ہر ایک انسان کی ذاتی سنخیت اور اس کے میزان شباہت جو ان سے ہے اس پر متوقف ہے سچ بتائیں کیا خدائے رحیم و رؤف،جوادو کریم اور وہاب نہیں ہے؟ لہٰذا انفاق اور جان ومال کے نذرانہ کے بغیران آسمانی معشوق کی صفات کو کیسے اپنے اندر پیدا کرسکتے ہیں اور انکی شباہت کیسے حاصل کرسکتے ہیں ان کے اخلاق سے کیسے آراستہ ہوسکتے ہیں؟

قال علی علیہ السلام: لَیسَ لاَحَدٍ مِن دنیاهُ إلّا ما أنفقهُ علی أُخراهُ.[1]

۱ - غرر الحکم، حدیث ۷۵۱۶.

امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں: کسی کے لئے بھی اسکی دنیا سے کوئی فائدہ نہیں مگر یہ کہ وہ اپنی آخرت کے لئے اس سے انفاق کرے۔

۴۔ خداوند کریم جو کہ اپنے تمام بندوں سے بے نیاز ہے اس نے اس بات کی ضمانت لی ہے کہ جو بھی اس کی راہ میں خرچ کرے گا اس کے مقابل ایک سے لے کر سات سو کے برابر اسے اسی دنیا میں واپس کرے گا اور اس کے علاوہ الٰہی رضایت اور اجر آخرت میں ملے گا:

﴿مَثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَن يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ[1].﴾

«جو لوگ راہ خدا میں اپنے اموال خرچ کرتے ہیں ان کے عمل کی مثال اس دانہ کی ہے جس سے سات بالیاں پیدا ہوں اور پھر ہر بالی میں سو سو دانے ہوں اور خدا جس کے لئے چاہتا ہے اضافہ بھی کردیتا ہے کہ وہ صاحبِ وسعت بھی ہے اور علیم ودانا بھی»

﴿وَ ما تُنفِقوا مِن خَيرٍ فَلِأَنفُسِكُم[2]﴾

«اور لوگو! جو مال بھی تم راہ خدا میں خرچ کروگے وہ دراصل اپنے ہی لئے ہوگا»

قال علی علیہ السلام: ما قَدَّمتَ مِن دنیاکَ فَلِنَفسِکَ، وَ ما أَخَّرتَ مِنها فَلِلعَدُوِّ.[3]

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: «جو کچھ تم نے اپنی اس دنیا سے اپنی آخرت کے لئے بھیج دیاہے وہ تمہاری ملکیت ہے اور جو کچھ تم نے اسی دنیا میں چھوڑ دیاہے وہ دشمن کا حصہ ہے»

---

۱. سورہ بقرہ، آیہ ۲۶۱.

۲. سورہ بقرہ، آیہ ۲۷۲.

۳ - غرر الحکم، حدیث ۹۶۱۵.

قال علی علیہ السلام: مَن أيقَنَ بالخَلَفِ جادَ بالعَطيّة.[1]

امام علی علیہ السلام نے فرمایا: جو بھی اس بات کا یقین رکھتا ہے (کہ خدا کی جانب سے مال کی تلافی ہوگی) وہ بہت زیادہ نیکی اور بخشش کرتا ہے۔

۳۔ امام حسین علیہ السلام کی راہ میں خرچ کرنا خداوند تعالیٰ اور اہل بیت علیہم السلام کی محبوبیت کا سبب ہے

۲۲-عَنِ الْأَصَمِّ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِی عبداللّهِ علیہ السلام جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ أَبَاكَ كَانَ يَقُولُ: فِی الْحَجِّ يُحْسَبُ لَهُ بِكُلِّ دِرْهَمٍ أَنْفَقَهُ أَلْفُ دِرْهَمٍ فَمَا لِمَنْ يُنْفِقُ فِي الْمَسِيرِ إِلَى أَبِيكَ الْحُسَيْنِ علیہ السلام: قَالَ علیہ السلام: يَا ابْنَ سِنَانٍ يُحْسَبُ لَهُ بِالدِّرْهَمِ أَلْفٌ وَ أَلْفٌ حَتَّى عَدَّ عَشَرَةً وَ يُرْفَعُ لَهُ مِنَ الدَّرَجَاتِ مِثْلُهَا وَ رِضَا اللَّهِ خَيْرٌ لَهُ وَ دُعَاءُ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہ وَ دُعَاءُ اميرِالمُؤمنينَ وَ الْأَئِمَّةِ علیہم السلام خَيْرٌ لَهُ.[2]

ابن سنان کہتے ہیں: میں نے امام صادق علیہ السلام کی بارگاہ میں عرض کیا: آپ پر قربان جاؤں آپ کے پدر بزرگوار نے حج کے سلسلے میں فرمایا ہے کہ: ہر درھم کے مقابل جو انسان خرچ کرتا ہے ہزار درہم اس کے لئے شمار ہوتا ہے اب آپ یہ فرمائیے کہ آپ کے جد امجد امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے سفر میں جو خرچ کیا جائے اس کا اجر وثواب کیا ہے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا اے ابن سنان (میرے جد امام حسین

۱ - نہج البلاغہ، حکمت ۱۳۸۔

۲ - کامل الزیارات، باب ۴۶، حدیث ۴، صفحہ ۲۴۳۔

کی زیارت کے سلسلے میں)ایک درھم کے خرچ کے بدلے جو انسان کرے گا ہزار اور ہزار۔ اسی طرح آپ نے شمار کیا یہاں تک کہ دس ہزار کی تعداد پہنچ گئی اس کے لئے درج کیا جائے گا اور اسی طرح اس کا رتبہ اعلیٰ و بالا ہوگا اور خوشنودی الٰہی اور دعائے حضرت رسول خدا و امیرالمومنین اور ائمہ معصومین ؑ اسکے لئے ہوگی جو اس سے بہتر ہوگا۔

۴۔امام حسین ؑ کا زائر دنیا میں مغفرت اور پاکیزگی کا حامل اور معنوی صاحب منزلت ہوتا ہے

۲۲- قَالَ أَبُو عبداللهِ ؑ یَا حُسَیْنُ! مَنْ خَرَجَ مِنْ مَنْزِلِهِ یُرِیدُ زِیَارَةَ قَبْرِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍ إِنْ کَانَ مَاشِیاً کَتَبَ اللّهُ لَهُ بِکُلِّ خُطْوَةٍ حَسَنَةً وَ مَحَی عَنْهُ سَیِّئَةً حَتَّی إِذَا صَارَ فِي الْحَائِرِ کَتَبَهُ اللّهُ مِنَ الْمُصْلِحِینَ الْمُنْتَجَبِینَ [الْمُفْلِحینَ الْمُنْجِحِینَ]حَتَّی إِذَا قَضَی مَنَاسِکَهُ کَتَبَهُ اللّهُ مِنَ الْفَائِزِینَ حَتَّی إِذَا أَرَادَ الِانْصِرَافَ أَتَاهُ مَلَکٌ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ یُقْرِؤُکَ السَّلَامَ وَ یَقُولُ لَکَ اسْتَأْنِفِ الْعَمَلَ فَقَدْ غُفِرَ لَکَ مَا مَضَی۔[1]

امام صادق ؑ فرماتے ہیں اے حسین!! جو بھی اپنے گھر سے باہر آئے اور امام حسین ؑ کی قبر کی زیارت کا ارادہ رکھتا ہو اگر وہ پیدل چلے تو خداوند منان اس کے ہر قدم پر ایک نیکی لکھے گا اس کے ہر قدم پر اس کے ایک گناہ کو معاف کرے گا جب تک وہ قبر کے پاس پہنچ نہ جائے اور

۱ - کامل الزیارات، باب ۴۹، حدیث۱، صفحہ۲۵۰.

جب وہ قبر کے پاس پہنچ جائے گا خدا اسے مصلحین میں شمار کرے گا یہاں تک کہ وہ اعمال زیارت کو مکمل کر لے اور پھر اسے کامیاب لوگوں میں شمار کرے گا اور جب وہ واپسی کا ارادہ کرے گا تو ایک فرشتہ اس کے پاس آئے گا اور کہے گا کہ رسول خدا ﷺ نے آپ کو سلام کہلوایا ہے اور فرمایا ہے اپنے امور زندگی کو از سرنو شروع کرو اور تمہارے گزشتہ تمام گناہ بخش دئے گئے ہیں۔

اس حدیث شریف میں بہت ہی اعلیٰ مضامین اور دل ہلا دینے والے اہم نکات ہیں جن میں سے بعض کو اپنے عزیز قاریان کرام کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں:

۱۔یہ روایت در حقیقت زائرین امام حسین علیہ السلام کے لئے ایک عظیم خوشخبری ہے جو کہ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لئے اربعین میں خاص طور سے پیدل جاتے ہیں۔

۲۔اس روایت میں جو تعبیرات آئی ہیں وہ بہت ہی عظیم اور عجیب ہیں ان تعبیرات کو پیدل چلنے والے زائرین کے مراحل سلوک اور معنوی رشد ونمو کو بہت دقیق اور خوبصورت انداز میں یوں بیان کیا ہے کہ زائر اور روایت کے پڑھنے والے کے دل میں ایک ناقابل بیان شوق و ذوق اور خوشحالی پیدا کرتی ہے ،پہلے مرحلہ میں زائر اپنے ہر قدم کے بدلے میں ایک نیکی دریافت کرے گا اور ہر نیکی کے ساتھ خدا سے نزدیک ہو گا اور اسی کے ساتھ ساتھ ہر گناہ اور ہر تقرب الٰہی میں رکاوٹ سے اس کا دل پاک ہو گا اور یہ ارتقا اور ترقی اور اس کی تدریجی پاکیزگی اسی طرح جاری و ساری رہے گی یہاں تک کہ پیدل جانے والا زائر قبر امام حسین تک پہنچ جائے گا دوسرے مرحلے میں زائر، قبر امام حسین علیہ السلام تک پہنچنے کے بعد نہایت عظیم اور حیرت انگیز درجہ اور مرتبہ جو کہ «منتخب مصلح» کا ہے اس پر فائز ہو گا یعنی ایسا اصلاح کرنے والا جسے خدا نے منتخب کیا ہے۔

ممکن ہے ہمارے محترم قاری اپنے آپ سے یہ سوال کریں کہ کیوں پیدل چلنے والے زائر کے لئے اتنا عظیم درجہ ہے جسے وہ حاصل کرے گا اور پیدل چلنے والے کا «منتخب مصلح» کے عظیم درجہ سے کیا ربط اور تعلق ہے؟

ہم کوشش کریں گے اپنے فہم و ادراک کے مطابق اس سلسلہ میں کچھ وضاحتیں پیش کریں.

تیسرے مرحلہ میں زائر جب زیارت سے فارغ ہوتا ہے تو» کامیاب لوگ «کے درجہ پر فائز ہوتا ہے اور اپنے اصلاح گری کے نتیجے اور اجرت و اجر کو حاصل کرتا ہے اور کامیاب ہوتا ہے اور آخری مرحلہ میں جب وہ واپسی کا ارداہ کرتا ہے تو گویا ایسے ہے جیسے شکم مادر سے ابھی متولد ہوا ہے اور پاک ہوجاتا ہے اور فرشتہ کا مخاطب قرار پاتا ہے جو اس سے کہتا ہے کہ:

رسول خدا ﷺ نے آپ کو سلام کہلایا ہے اور فرمایا ہے اپنے اعمال کو از سر نو شروع کرو اور اسے بشارت دیتا ہے کہ تمہارے گزشتہ تمام گناہ معاف ہو گئے ہیں.

لیکن »منتخب مصلح «کے مقام و منزلت کے سلسلے میں کہنا ہوگا کہ ہرچند کہ پیدل جانے والا زائر اپنے اس عمل کے ذریعہ اور اپنے تمام گناہوں کی معافی کے ذریعہ اپنی اصلاح کی ہے مگر» مصلح» کا کلمہ عام طور سے اس کے لئے استعمال ہوتا ہے کہ جب اس کے اصلاحی کام کا اثر خارج میں پایا جاتا ہو اور دوسروں کو بھی یہ اثر شامل ہو یہی وہ جگہ ہے کہ جب سید الشہداء علیہ السلام کی محوریت و مرکزیت کے تحت ایک اجتماعی پیدل کا سفر طے کرتے ہیں اگرچہ امام حسین علیہ السلام کی پیدل زیارت کرنے والا اگر وہ تنہا بھی زیارت کو جائے تو اس نورانیت اور روحانیت کے درجہ کو حاصل کرتا ہے جو کہ یہ نور دوسروں کو بھی شامل ہوتا ہے اس طرح یہ اصلاحی کام دوسروں کے لئے بھی انجام دیا جاتا ہے لیکن اصلاحی کام کا یہ درجہ کم سے کم دوسروں پر اثر انداز ہوتا ہے» منتخب مصلح» کے مقام ومنزلت کی معراج اس وقت بخوبی قابل تصور ہے کہ جب زائر کا

پیدل کا سفر ایک اجتماعی صورت میں انجام پائے یعنی جتنا زیادہ اجتماع میں اضافہ ہوگا اتنا ہی زیادہ زائرین کے اس پیدل زیارت کا سفر مؤثر ہوگا اور دیگر افراد پر اس کے نہ مٹنے والے نقوش ثابت ہوں گے اور وہ لوگ جو اس زیارتی سفر میں شریک نہیں ہو سکے ہیں ان میں شوق وذوق پیدا ہوگا ظاہر سی بات ہے کہ پیدل جانے والے زائرین میں مقام و منزلت اور پاکیزگی کے درجہ کو حاصل کرنا اس شخص کے اپنے اصلاحی اور معنوی ادراک کے تحت ہے یہ بات یوں ہی اور بے معنی نہیں ہے کہ ہر سال اربعین میں کروڑوں لوگوں کا اضافہ ہوتا ہے اور ہم اس حیرت انگیز اثرات کو زائرین حسینی کے لئے محسوس کرتے ہیں یہاں تک تمام مذاہب. و ادیان جیسے برادران اہل سنت،عیسائی،یہودی اور ہندو وغیرہ اس میں شریک ہوتے ہیں شاید اگر آج یہ اربعین کا عالمی اجتماع نہ ہوتا تو «منتخب مصلح» کے عظیم درجہ کا ادراک ممکن نہ ہوتا آج ہم اس بات کو بخوبی محسوس کرتے ہیں کہ زائرین کرام پاکیزگی اور بے نظیر نورانیت کے ساتھ جو کہ زیارت سید الشہداء علیہ السلام سے دریافت کرتے ہیں زیارت سے واپسی کے بعد اس نورانیت اور حسین اخلاق کو اپنے اہل وطن تک منتقل کرتے ہیں اور جو اس عظیم پیدل زیارتی سفر میں حاصل کرتے ہیں اسے اپنے مخاطبین اور ساتھ رہنے والوں تک منتقل کرتے ہیں یہ اصلاحی مفید اثرات اس حد تک ترقی کر گئے ہیں کہ آج «عالمی اربعینی تحریک» ایک حماسہ اور عالمی انقلاب جو کہ بغیر کسی خونریزی کے مکمل طور پر صلح و صفا اور دوستی کے قالب میں تبدیل ہوگیا ہے اوراس تحریک کی عالمی حیرت انگیزاثرات اور برکتیں روز بروز آشکار ہو رہی ہیں وہ اس طرح کہ ہر سال دسیوں ہزار لوگ دیگر ادیان و مذاہب کے پیرو اس بے نظیر عالمی اجتماع میں جڑ رہے ہیں، اصلاحی اثرات اور اربعین کے انفرادی اور اجتماعی تحولات ایران وعراق اور دیگر اسلامی ممالک کی سرحدوں سے باہر نکل گئے ہیں اور اس کی نوارنیت اور حیرت انگیز اثرات اور معجز نما اثرات دنیا کے کونے کونے تک پہونچے ہیں یہ نورانیت اور تبدیلیوں کا عالمی

سیل رواں اس بات کا سبب ہوا ہے کہ دسیوں میلین لوگ جو دنیا کے نوے ممالک سے اربعین میں شرکت کرتے ہیں ہر سال ان کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے «اربعینی معجزہ» اس وقت زیادہ قابل ادراک ہے جب ہم یہ جانیں کہ یہ اس عالمی تحریک کی خبریں بین الاقوامی میڈیا کے ذریعہ سینسر ہوتی ہیں اور خبروں سے انہیں دور رکھا جاتا ہے اس کے باوجود اس کے حیرت انگیز اثرات کروڑوں لوگوں کے دلوں میں گھر کر گئے ہیں اور انہیں عاشقانہ وار اپنی جانب کھینچتے ہیں اور یہی وہ مقام ہے جب ہم اس راز سے آگاہ ہوتے ہیں کہ امام صادق علیہ السلام نے اس وقت جب کہ امام حسین علیہ السلام کی زیارت ایک عظیم اور ناقابل معافی جرم شمار ہوتا تھا اور زائروں کے لئے جانی اور مالی خطرہ ہر دم دستک دیتا تھا اور زائروں کی تعداد بہت کم تھی تو آپ نے خداوند تعالیٰ کی جانب سے» منتخب مصلح» کا خطاب امام حسین علیہ السلام کے پیدل جانے والے زائرین کے لئے اعلان کیا اگر اس عظیم درجہ اور رتبہ کا ادراک اس زمانہ اور آخری کچھ دہائیوں پہلے عراق کے ڈکٹیٹر حاکم کی جانب سے اربعین کی زیارت کے سلسلے میں ایک مشکل اور حیرت انگیز امر تھا تو آج بخوبی سمجھا جاسکتا ہے کہ کیوں اربعین کا زائر «منتخب مصلح «کے عظیم درجہ پر فائز ہوسکتا ہے .جی ہاں!اربعین حسینی کا سیلاب اس لئے جاری ہے تاکہ پوری دنیا ایک معنوی انقلاب میں تبدیل ہوجائے اور الٰہی عظیم ثقافت اور منجی موعود ادیان کے ظہور کا مقدمہ فراہم کرسکے۔

۵۔زیارت امام حسین علیہ السلام دعا کے قبول ہونے کا سبب ہے

٢٤- عَنْ أَبى عبدالله علیہ السلام قَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيَخْرُجُ إِلَى قَبْرِ الْحُسَيْنِ علیہ السلام فَلَهُ إِذَا خَرَجَ مِنْ أَهْلِهِ بِأَوَّلِ خُطْوَةٍ مَغْفِرَةُ ذُنُوبِهِ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُقَدَّسُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ حَتَّى يَأْتِيَهُ فَإِذَا أَتَاهُ نَاجَاهُ اللَّهُ تَعَالَى فَقَالَ عَبْدِي سَلْنِى أُعْطِكَ ادْعُنِى أُجِبْكَ اطْلُبْ مِنِّي أُعْطِكَ سَلْنِى حَاجَةً أقضيها [أَقْضِهَا] لَكَ. قَالَ وَ قَالَ أَبُو

عبدالله عليه السلام وَ حَقٌّ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُعْطِيَ مَا بَذَلَ.[1]

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: »جو شخص امام حسین علیہ السلام کی قبر پاک کی زیارت کو جاتا ہے اور جس وقت اپنے اہل خانہ سے جدا ہوتا ہے اور پہلا قدم بڑھاتا ہے اس کے گناہ بخش دئے جاتے ہیں اور ہر قدم جو وہ بڑھاتا ہے مسلسل وہ پاک و پاکیزہ تر ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ امام حسین علیہ السلام کی قبر پاک تک پہنچتا ہے اور جب وہاں پر پہنچتا ہے تو خداوند تعالیٰ اس سے نجویٰ کرتا ہے اور اس سے فرماتا ہے اے میرے بندے تو مجھ سے طلب کر میں تجھے عطا کروں گا مجھ سے مانگ تاکہ اسے پورا کروں مجھ سے دعا کر تاکہ تجھے عطا کروں اور اپنی حاجت کو مجھ سے مانگ تاکہ اسے روا کروں۔

راوی کہتا ہے امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ کے لطف و کرم کا تقاضا ہے کہ جو کچھ اس نے زیارت کے سفر میں خرچ کیا ہے اللہ اسے عطا کرے «

۲۵- عَنْ أَبِي عبدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ أَرَادَ اللَّهُ بِهِ الْخَيْرَ قَذَفَ فِي قَلْبِهِ حُبَّ الْحُسَيْنِ عليه السلام وَ حُبَّ زِيَارَتِهِ وَ مَنْ أَرَادَ اللَّهُ بِهِ السُّوءَ قَذَفَ فِي قَلْبِهِ بُغْضَ الْحُسَيْنِ وَ بُغْضَ زِيَارَتِهِ.[2]

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا جس شخص کے سلسلہ میں خدا خیر و برکت چاہتا ہے اس کے دل میں امام حسین علیہ السلام اور آپ کی زیارت کی محبت ڈال دیتا ہے اور خدا جس کا برا چاہتا ہے اس کے دل میں امام حسین علیہ السلام کی دشمنی اور آپ کی

۱- کامل الزیارات، باب ۶۲، حدیث ۲، صفحہ ۲۸۷.

۲- کامل الزیارات، باب ۵۵، حدیث ۳، صفحہ ۲۶۷.

زیارت سے نفرت و دشمنی ڈال دیتا ہے»۔

رہی بات یہ کہ خداوند تعالیٰ اپنے بندے کے سلسلے میں برا چاہے تو یہ کوئی غیر قانونی اور بغیر حساب وکتاب کے نہیں ہے اس لئے کہ خدا رحمان اور رحیم ہے اوراپنے تمام بندوں کو چاہتاہے لیکن کبھی بندہ خود اپنے ارادہ واختیار سے ایسی راہ اپناتا ہے جس سے غضب الٰہی کا شکار ہوتا ہے اور اس کے خصوصی فیض و کرم و رحمت سے محروم ہوجاتا ہے۔

۶۔زیارت امام حسین علیہ السلام کا ثواب،رسول خدا کے ساتھ حج انجام دینے کے برابر ہے

٢٦- قَالَ أَبُو عبدِاللهِ علیہ السلام: مَنْ أَتَى قَبْرَ الْحُسَيْنِ علیہ السلام عَارِفاً بِحَقِّهِ كَانَ كَمَنْ حَجَّ ثَلَاثَ حِجَجٍ مَعَ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ.[1]

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: »جو شخص امام حسین علیہ السلام کی قبر پاک کی زیارت کو جائے اور آپ کی معرفت رکھتا ہو تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے اس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی ہمراہی میں تین بار حج انجام دیا ہو»

٢٧- عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ علیہ السلام قَالَ: زِيَارَةُ قَبْرِ الْحُسَيْنِ علیہ السلام وَ زِيَارَةُ قَبْرِ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وَ زِيَارَةُ قُبُورِ الشُّهَدَاءِ تَعْدِلُ حِجَّةً مَبْرُورَةً مَعَ رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ.[2]

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: »امام حسین علیہ السلام اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ اور شہدا کی قبروں کی زیارت ایک مقبولہ حج

---

١ - کامل الزیارات، باب ۵۴، حدیث۱۶، صفحہ۲۶۵.

٢ - کامل الزیارات، باب ۶۴، حدیث۱، صفحہ۲۹۵.

کے برابر ہے جو رسول خدا کے ساتھ انجام دیا گیا ہو»

۷۔زیارت امام حسین علیہ السلام اعلیٰ ترین عمل ہے

۲۸-عَن اَبِی خَدیجَةَ عَن أَبی عَبدِاللّٰهِ علیہ السلام:قال سَأَلْتُه عَنْ زِیَارَةِ قَبْرِ الْحُسَیْنِ علیہ السلام قالَ علیہ السلام إِنَّهُ أَفْضَلُ مَا یَکُونُ مِنَ الْأَعْمَالِ.[1]

راوی کہتا ہے کہ: میں نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے قبر امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے سلسلے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا:امام حسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت افضل اعمال میں سے اعلیٰ ترین عمل ہے «

مرقد مطہر امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے حیرت انگیز اثرات کو سمجھنا طول تاریخ میں روز روشن کی طرح واضح ہے اسلئے کہ انسان کے بہترین اعمال اور اس کی بہترین عبادت امام حسین علیہ السلام کی زیارت ہے۔

۸۔امام حسین علیہ السلام کا زائر، عرش الٰہی پر خدا کا زائر ہے

۲۹- عَنْ بَشِیرِ الدَّهَّانِ قَالَ: کُنْتُ أَحُجُّ فِی کُلِّ سَنَةٍ فَأَبْطَأْتُ سَنَةً عَنِ الْحَجِّ فَلَمَّا کَانَ مِنْ قَابِلٍ حَجَجْتُ وَ دَخَلْتُ عَلَی أَبِی عبدِاللّٰهِ علیہ السلام فَقَالَ لِی یَا بَشِیرُ مَا أَبْطَأَكَ عَنِ الْحَجِّ فِی عَامِنَا الْمَاضِی قَالَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ مَالٌ کَانَ لِی عَلَی النَّاسِ خِفْتُ ذَهَابَهُ غَیْرَ أَنِّی عَرَّفْتُ عِنْدَ قَبْرِ الْحُسَیْنِ علیہ السلام قَالَ: فَقَالَ لِی مَا فَاتَكَ شَیْءٌ مِمَّا کَانَ فِیهِ أَهْلُ الْمَوْقِفِ یَا بَشِیرُ! مَنْ زَارَ قَبْرَ

[1] - کامل الزیارات، باب ۵۸، حدیث ۳، صفحہ ۲۷۶.

الْحُسَیْنِ علیه السلام عارِفاً بِحَقِّهِ کَانَ کَمَنْ زَارَ اللّٰهَ فِی عَرْشِهِ.[1]

«بشیر دھان راوی ہیں کہ: میں ہر سال حج سے مشرف ہوتا تھا ایک سال سستی کی اور حج پر نہیں گیا، دوسرے سال حج پر گیا اور امام صادق علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوا آپؑ نے مجھ سے فرمایا: اے بشیر کیا کہ تم گزشتہ سال حج پر نہیں آئے؟

میں نے عرض کی: آپ پر میری جان قربان وجہ یہ تھی کہ میرا کچھ مال لوگوں کے پاس تھا مجھے اس بات کا خوف ہوا کہ کہیں وہ ضائع اور برباد نہ ہوجائے (اس لئے حج پر نہیں گیا) لیکن (اس کے بدلے) روز عرفہ امام حسین علیہ السلام کی قبر کے پاس تھا۔

راوی کہتا ہے: امام علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: جو کچھ اہل موقف (حاجیوں) کو نصیب ہوا اس کو تم نے کھو دیا لیکن اے بشیر جو شخص امام حسین علیہ السلام کی زیارت اس حالت میں کرے کہ وہ ان کی معرفت رکھتا ہو تو اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے اس نے عرش الٰہی پر خدا کی زیارت کی ہے»۔

یہ حدیث شریف اس بات کی عکاس ہے کہ عشق ومعرفت کے ساتھ امام کی زیارت انسان کو کس حد تک خدا سے نزدیک اور محبوب ومقرب کرتی ہے اور بخوبی اس بات کی عکاس وغماز ہے کہ امام حسین علیہ السلام خدا کے نزدیک کیا رتبہ ومرتبہ رکھتے ہیں کہ آپ کی زیارت عرش الٰہی پر خدا کی زیارت کے متبادل ہے۔

۲۰-عَنْ عبدِاللّٰهِ بْنِ مُسْکَانَ قَالَ: شَهِدْتُ اباعبدِاللّٰهِ علیه السلام وَ قَدْ أَتَاهُ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ فَسَأَلُوهُ عَنْ إِتْیَانِ قَبْرِ الْحُسَیْنِ

منتخب مصلح

۱- کامل الزیارات، باب ۵۹، حدیث ۱۱، صفحہ ۲۸۰.

وَ مَا فِيهِ مِنَ الْفَضْلِ قَالَ عليه‌السلام: حَدَّثَنِی أَبِی عَنْ جَدِّي أَنَّهُ عليه‌السلام كَانَ يَقُولُ مَنْ زَارَهُ يُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللّهِ أَخْرَجَهُ اللّهُ مِنْ ذُنُوبِهِ كَمَوْلُودٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ وَ شَيَّعَتْهُ الْمَلَائِكَةُ فِی مَسِيرِهِ فَرَفْرَفَتْ عَلَی رَأْسِهِ قَدْ صَفُّوا بِأَجْنِحَتِهِمْ عَلَيْهِ حَتَّی يَرْجِعَ إِلَی أَهْلِهِ وَ سَأَلَتِ الْمَلَائِكَةُ الْمَغْفِرَةَ لَهُ مِنْ رَبِّهِ وَ غَشِيَتْهُ الرَّحْمَةُ مِنْ أَعْنَانِ السَّمَاءِ وَ نَادَتْهُ الْمَلَائِكَةُ طِبْتَ وَ طَابَ مَنْ زُرْتَ وَ حُفِظَ فِی أَهْلِهِ.[1]

عبداللہ بن مسکان کہتے ہیں کہ: امام صادق علیہ‌السلام کی بارگاہ میں موجود تھا کہ خراسان کے رہنے والے کچھ لوگ امام کے پاس حاضر ہوئے اور ان لوگوں نے امام حسین علیہ‌السلام کی قبر پاک کی زیارت کے ثواب کے سلسلے میں امام سے سوال کیا، امام صادق علیہ‌السلام نے فرمایا میرے والد بزرگوار (امام محمد باقر علیہ‌السلام) نے میرے جد (امام زین العابدین علیہ‌السلام) سے نقل کیا ہے کہ: میرے جد مسلسل فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص صرف اور صرف اللہ کے لئے اور قصد قربت کے عنوان سے امام حسین علیہ‌السلام کی زیارت کرے خداوند تعالیٰ اس کے گناہوں کو ایسے بخش دے گا گویا وہ ابھی شکم مادر سے متولد ہوا ہے اور اس کے طول سفر میں فرشتے اس کو وداع کرتے ہیں اور اس کے سروں پر صف بستہ ہوتے ہیں اور اپنے پروں کو کھول کر اس پر سایہ کرتے ہیں یہاں تک وہ اپنے گھر واپس ہو جائے نیز الٰہی فرشتے خدا سے چاہتے ہیں کہ اسے بخش دے اور آسمان کی

---

۱ - کامل الزیارات، باب ۶۲، حدیث ۸، صفحہ ۲۹۰.

طرف سے اس پر وسیع الٰہی رحمت نازل ہوتی ہے اور فرشتے اسے آواز دیتے ہیں اور کہتے ہیں تم پاک ہوگئے اور جس کی تم نے زیارت کی ہے وہ بھی پاک و مطہر ہے اور اس زائر اور اس کے اہل خانہ کی حفاظت ہوتی ہے۔

۹۔امام حسین علیہ السلام کی زیارت دسیوں حج کے برابر ہے

۲۱- عَنْ أَبِی عبداللّهِ علیہ السلام قَالَ: زِيَارَةُ الْحُسَيْنِ علیہ السلام تَعْدِلُ عِشْرِينَ حِجَّةً وَ أَفْضَلُ مِنْ عِشْرِينَ حِجَّةً.[1]

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: »امام حسین علیہ السلام کی زیارت بیس حج کے برابر ہے بلکہ بیس حج سے زیادہ کے برابر ہے«

۱۰۔شب عاشور اور روز عاشورا امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرنے والے کا ثواب امام حسین علیہ السلام کے ہمرکاب میں شہادت کے برابر ہے

۲۲- عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِی قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ فِی يَوْمِ عاشُورا فَقَالَ لِی: هَؤُلَاءِ زُوَّارُ اللّهِ وَ حَقٌّ عَلَى الْمَزُورِ أَنْ يُكْرِمَ الزَّائِرَ مَنْ بَاتَ عِنْدَ قَبْرِ الْحُسَيْنِ علیہ السلام لَيْلَةَ عاشورا لَقِیَ اللّهَ مُلَطَّخاً بِدَمِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّمَا قُتِلَ مَعَهُ فِی عَرْصَتِهِ [عَصْرِهِ] وَ قَالَ مَنْ زَارَ قَبْرَ الْحُسَيْنِ علیہ السلام أَيْ يَوْمَ عاشورا وَ [أَوْ] بَاتَ عِنْدَهُ كَانَ كَمَنِ اسْتُشْهِدَ بَيْنَ يَدَيْهِ.[2]

جابر بن عبد اللہ انصاری راوی ہیں کہ:امام صادق علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوا امام نے مجھ سے فرمایا: یہ گروہ (امام

---

۱ - کامل الزیارات، باب ۶۶، حدیث ۱، صفحہ ۳۰۴.

۲ - کامل الزیارات، باب ۷۱، حدیث ۱، صفحہ ۳۲۴.

حسین علیہ السلام کے زائرین)خدا کا زائر ہے اور لازم ہے کہ جس کی زیارت کی جارہی ہے وہ زائر کی عزت افزائی کرے اور جو شخص شب عاشور امام حسین علیہ السلام قبر مطہر کے پاس ہو توروز قیامت ایسے عالم میں اٹھایا جائے گا کہ وہ خون میں لت پت ہو گا اور خدا سے ملاقات کرے گا گویا وہ کربلا میں امام حسین علیہ السلام کے رکاب میں شہید ہوا ہے امام علیہ السلام نے مزید فرمایا:» جو شخص روز عاشوار امام حسین علیہ السلام کے قبر پاک کی زیارت کرے یا شب عاشور آپ کی قبر کے پاس ہو گویا وہ سرکار سید الشہداء علیہ السلام کے ساتھ شہید ہوا ہے«۔

چوتھا باب:

امام حسین علیہ السلام کا زائر اور انبیا

منتخب مصلح

۱۔امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لئے فرشتوں کا ذوق و شوق

۲۳- عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبدِاللّٰهِ علیہ السلام قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَيْسَ مِنْ مَلَكٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ إِلَّا وَ هُمْ يَسْأَلُونَ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَنْ يَأْذَنَ لَهُمْ فِى زِيَارَةِ قَبْرِ الْحُسَيْنِ علیہ السلام فَوْجٌ يَنْزِلُ وَ فَوْجٌ يَعْرُجُ.[1]

راوی کہتا ہے کہ:میں نے امام صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ:«آسمان اور زمیں میں کوئی ایک بھی فرشتہ ایسا نہیں ہے جو خداوند تعالیٰ سے یہ درخواست نہ کرتا ہو کہ اسے اجازت دیدے تاکہ وہ امام حسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت کو آئے اور مسلسل گروہ درگروہ نازل ہوتے ہیں (اور امام حسین علیہ السلام کی زیارت کو جاتے ہیں) اور ایک گروہ(زیارت کے بعد)اوپر جاتا ہے»

۲۔امام حسین علیہ السلام کی زیارت میں فرشتوں کی ہمراہی

۲٤- قَالَ أَبُوعبداللّٰهِ علیہ السلام: أَرْبَعَةُ آلَافِ مَلَكٍ عِنْدَ قَبْرِ الْحُسَيْنِ علیہ السلام شُعْثٌ غُبْرٌ يَبْكُونَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ رَئِيسُهُمْ مَلَكٌ يُقَالُ لَهُ مَنْصُورٌ وَ لَا يَزُورُهُ زَائِرٌ إِلَّا اسْتَقْبَلُوهُ وَ لَا يُوَدِّعُهُ

---

۱ - کامل الزیارات، باب ۸۹، حدیث ۴، صفحہ ۴۷۶.

مُودِّعٌ إِلَّا شَيَّعُوهُ وَ لَا يَمْرَضُ إِلَّا عَادُوهُ وَ لَا يَمُوتُ إِلَّا صَلَّوْا عَلَيْهِ [وَ عَلَى جِنَازَتِهِ] وَ اسْتَغْفَرُوا لَهُ بَعْدَ مَوْتِهِ.[1]

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:امام حسین علیہ السلام کی قبر پاک کے چاروں طرف چار ہزار فرشتے ہیں جو کہ سب کے سب غم دیدہ اور غبار آلودہ ہیں اور روز قیامت تک امام حسین علیہ السلام پر گریہ کریں گے ان سب کا سردار ایک فرشتہ ہے جس کا نام «منصور» ہے کوئی بھی زائر امام حسین علیہ السلام کی زیارت کو نہیں جاتا مگر یہ کہ یہ سارے فرشتے اس کا استقبال کرتے ہیں اور کوئی بھی امام حسین علیہ السلام کی قبر کو وداع کرنے ولا زائر ایسا نہیں ہے جسے یہ فرشتے وداع اور خدا حافظ نہ کہیں اور کوئی بھی مریض ایسا نہیں ہے جس کی یہ عیادت نہ کریں اور اگر کوئی زائر اس دنیا سے چلا جاتا ہےتو اس کی نماز جنازہ پڑھتے ہیں اور اس کی موت کے بعد اس کے لئے طلب مغفرت کرتے ہیں۔

اس سے بڑھ کر ہمارے لئے اور سعادت کیا ہوگی کہ ہم بھی پاک اور محبوب خدا کے فرشتوں کے ساتھ امام حسین علیہ السلام کی زیارت میں ہمراہ ہوں؟ کیا ایسا نہیں ہے کہ انسان اپنے ہمسفر کے عادات و اطوار سے متاثر ہوتا ہے اور اپنے اچھے ہمسفر کا دوست اور اس سے مانوس ہوتا ہے؟ کتنا لذت بخش اور سرور آور ہے یہ لمحہ کہ الٰہی فرشتوں اور خدا کے عزیز و مکرم ملائکہ کا ہمسفر ہو؟ کتنا سعادت بخش ہے معصوم اور محبوب الٰہی کے معصوم بندوں کے ساتھ ہمسفر ہونا۔

۱-کامل الزیارات، باب ۴۱،حدیث ۱، صفحہ ۲۲۴.

کتنا مہربان اور رحیم وکریم ہے وہ خدا جس نے اس سفر عشق میں فرشتوں کے محبت آمیز سفر کی ہمراہی کو ہماری عمر کی آخری سانس تک ہمیں بطور ہدیہ عطا فرمایا ہے اے کاش! ہماری چشم بصیرت کھل جاتی اور زندگی کے ہر لحہ میں اس حسین ہمراہی کو دیکھتے اور اس ناقابل بیان سرو آور اور خوشحال لمحات کے بدلے دنیوی تمام وسوسوں اور غموں کو بھول کر ان سے رہائی حاصل کرتے۔

۲۵- عَنْ أَبِی عبداللّهِ علیه السلام قَالَ: لَا تَدَعْ زِيَارَةَ الْحُسَيْنِ علیه السلام أَمَا تُحِبُّ أَنْ تَكُونَ فِيمَنْ تَدْعُو لَهُ الْمَلَائِكَةُ.[۱]

حضرت امام صادق علیه السلام نے فرمایا: »حضرت امام حسین علیه السلام کی زیارت کو ترک نہ کرو کیا تم نہیں چاہتے کہ ان لوگوں میں سے ہو جن کے لئے فرشتے دعا کریں؟«

۲۶- عَنْ عَنْبَسَةَ عَنْ أَبِی عبداللّهِ علیه السلام قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ وَكَّلَ اللّهِ بِقَبْرِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ علیه السلام سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يَعْبُدُونَ اللّهَ عِنْدَهُ الصَّلَاةُ الْوَاحِدَةُ مِنْ صَلَاةِ أَحَدِهِمْ تَعْدِلُ أَلْفَ صَلَاةٍ مِنْ صَلَاةِ الآدَمِيِّينَ يَكُونُ ثَوَابُ صَلَاتِهِمْ لِزُوَّارِ قَبْرِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍ وَ عَلَى قَاتِلِهِ لَعْنَةُ اللّهِ وَ الْمَلائِكَةِ وَ النَّاسِ أَجْمَعِينَ أَبَدَ الآبِدِينَ.[۲]

امام صادق علیه السلام فرماتے ہیں: »خداوند تعالیٰ نے امام حسین علیه السلام کی قبر پاک پر ستر ہزار فرشتوں کو معین کیا ہے جو کہ مسلسل آپ کی قبر پاک کے پاس عبادت الہٰی انجام دیتے ہیں ان کی ایک نماز عام انسانوں کی ہزار نمازوں کے برابر ہے

۱ -کامل الزیارات، باب ۴۱، حدیث ۳، صفحہ ۲۲۵.
۲ -کامل الزیارات، باب ۴۲، حدیث ۱، صفحہ ۲۲۸.

اور ان کی نمازوں کا ثواب امام حسین بن علی علیہما السلام کے زائروں کے لئے ہے خدا اور اس کے تمام فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت امام حسین علیہ السلام کے قاتلین پر ہو »

۲۷- عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِي قَالَ سَمِعْتُ اباعبدالله علیہ السلام يَقُولُ إِنَّ إِلَى جَانِبِكُمْ قَبْراً مَا أَتَاهُ مَكْرُوبٌ إِلَّا نَفَّسَ اللهُ كُرْبَتَهُ وَ قَضَى حَاجَتَهُ وَ إِنَّ عِنْدَهُ أَرْبَعَةَ آلَافِ مَلَكٍ مُنْذُ يَوْمَ قُبِضَ شُعْثاً غُبْراً يَبْكُونَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَمَنْ زَارَهُ شَيَّعُوهُ إِلَى مَأْمَنِهِ وَ مَنْ مَرِضَ عَادُوهُ وَ مَنْ مَاتَ اتَّبَعُوا جَنَازَتَهُ.[1]

راوی کہتا ہے کہ: میں نے امام صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ: « تمہارے علاقے میں ایک قبر پاک ہے اور کوئی بھی غمگین و غمخوار اس کی زیارت کو نہیں جائے گا مگر یہ کہ خداوند تعالیٰ اس کے غم و اندوہ کو بر طرف کر دے گا اور اس کی حاجت کو قبول کرے گا اور جس دن حضرت امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے ہیں چار ہزار فرشتے غمدیدہ اور غبار آلودہ کیفیت میں قبر مطہر کے اردگرد ہیں اور روز قیامت تک سرکار سید الشہداء پر گریہ کریں گے اور جو شخص آپ کی زیارت کرے گا فرشتے اس کے وطن تک اسے چھوڑنے جائیں گے اور اگر وہ بیمار ہوجائے گا تو اس کی عیادت کریں گے اور اگر دنیا سے چلا گیا تو اس کے جنازے میں شرکت کریں گے »

۱ - کامل الزیارات، باب ۷۷، حدیث ۳، صفحہ ۳۵۲.

۳۔ زیارت امام حسین علیہ السلام کے لئے انبیاء کا مشتاق ہونا

۲۸- عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ اباعَبدِاللّٰهِ علیہ السلام يَقُولُ: لَيْسَ نَبِيٌّ فِي السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ إِلَّا يَسْأَلُونَ اللّٰهَ تَعَالَى أَنْ يَأْذَنَ لَهُمْ فِي زِيَارَةِ الْحُسَيْنِ علیہ السلام فَفَوْجٌ يَنْزِلُ وَ فَوْجٌ يَصْعَدُ [يَعْرُجُ].[1]

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: » زمین و آسمان میں کوئی ایسا نبی نہیں جو خدا سے درخواست نہ کرے کہ اسے اجازت دے دی جائے کہ وہ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کو جائے پس مسلسل ایک گروہ زیارت سید الشہداء کے لئے آتا ہے اور دوسرا گروہ زیارت کر کے (اوپر چلا جاتا ہے)«

امام حسین علیہ السلام کی زیارت کا شوق و اشتیاق جو کہ انبیاء علیہم السلام کی جانب سے ہے وہ در حقیقت سرکار سید الشہداء کا پیش پروردگار عظیم رتبہ و منزلت کا عکاس ہے کہ انبیاء آپ کی زیارت کر کے پیش پروردگار قربت حاصل کرتے ہیں اور اس سے نزدیک ہوتے ہیں یہ وہی رمز باطن ہے کہ نہ صرف یہ کہ انبیاء بلکہ ان کے پیرو منجملہ عیسائی، یہودی، زرتشتی یہاں تک کہ غیر ادیان آسمانی کے دیگر پیرو بھی امام حسین علیہ السلام کی زیارت و عزاداری کے مشتاق و نیازمند ہیں۔

ہر سال دسیوں ہزار لوگ آسمانی اور غیر آسمانی ادیان کے پیرو محبان آل محمد علیہم السلام کے ساتھ اربعین کی زیارت میں عاشقانہ شرکت کرتے ہیں اور محبان آل محمد علیہم السلام کی طرح اپنے آسمانی اصل و اساس، انسانیت کے مظہر کامل اور زمین پر خلیفہ الٰہی سے عشق کرتے ہیں یہ حسین بن علی علیہ السلام کا اعجاز اور ان کے اربعین کی خاصیت و جذابیت و

۱ - کامل الزیارات، باب ۳۸، حدیث ۱، صفحہ ۲۱۲.

کشش ہے جو کہ کروڑوں لوگوں کو نسلی اور مذہبی اختلاف کے باوجود ایک دوسرے کے اردگرد جمع کرسکتی ہے اور پھر انھیں دھیرے دھیرے اپنے خون کے منتقم اور عالمی حکومت سے متصل کرتی ہے، یہ اربعین حسینی کی طاقت ہے کہ کروڑوں لوگ جو کہ عدالت خواہ اور حریت طلب ہیں انھیں دنیا کے گوشہ وکنار سے سرزمین کربلا کی جانب کھینچتی ہے تاکہ سارے لوگوں کو عالمی ظلم و فساد کے خلاف صف آرائی اور مقابلہ آرائی کا درس دے سکے جو کہ عالمی نجات دھندہ کی ظہور کی اصلی اور بنیادی رکاوٹ ہے؛ یہ حدیث شریف ہمیں یہ تعلیم دیتی ہے کہ جو بھی سرکار سید الشہداءؑ کی زیارت میں کوتاہی کرتا ہے درحقیقت وہ خود کو انبیاء کرام ،خداوند تعالیٰ اور ساحت مقدس امام حسین علیہ السلام کے خصوصی تقرب و نزدیکی سے محروم کرتا ہے،ہم ہر دن نماز میں انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کے صراط مستقیم کو خدا سے طلب کرتے ہیں ۱ـ

ہمیں چاہئے کہ حسین بن علی علیہ السلام کے عشق و زیارت کے کارواں سے پیچھے نہ رہ جائیں۔

احکام دین کی انجام دہی منجملہ سرکار سید الشہداء اور اہل بیت علیہم السلام کی زیارت میں کوتاہی اور سستی ہماری دنیا و آخرت کی تباہی کا سبب ہو گا امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:

اَلکَسَلُ یُفسِدُ الاخِرَۃَ.[۲]

«سستی انسان کی آخرت کو تباہ کر دیتی ہے «

ہمارے آسمانی گھرانے سے تقرب میں سستی ہمیں دنیا و آخرت کی سعادت، جنت اور ائمہ کی زیارت اور جنت میں ان کے جوار میں رہنے سے محروم کردیتی ہے سچ ہے کہ اس سے بڑھ کر گھاٹا اور نقصان کا تصور ممکن نہیں ہے۔

۱۔اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم (سورہ حمد)

۲ - مستدرک الوسائل، جلد ۱۳، صفحہ ۴۵، حدیث ۱۴۶۹۵.

پانچواں باب

امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے اخروی آثار وبرکات

منتخب مصلح

۱۔امام حسین علیہ السلام کی زیارت خدا کے خصوصی قرب اورآخرت میں سرکار سید الشہداء اور تمام ائمہ معصومین علیہم السلام کی ہم نشینی کا سبب ہے

۲۹- عَنْ أَبِی بَصِیرٍ قَالَ سَمِعْتُ اباعبدالله علیہ السلام وَ [أَوْ] أَبَا جَعْفَرٍ علیہ السلام يَقُولُ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ مَسْكَنُهُ الْجَنَّةَ وَ مَأْوَاهُ الْجَنَّةَ فَلَا يَدَعْ زِيَارَةَ الْمَظْلُومِ قُلْتُ: مَنْ هُوَ؟ قَالَ علیہ السلام: الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِی صَاحِبُ كربلا مَنْ أَتَاهُ شَوْقاً إِلَيْهِ وَ حُبّاً لِرَسُولِ اللهِ وَ حُبّاً لِفَاطِمَةَ وَ حُبّاً لِامير المؤمنين علیہ السلام أَقْعَدَهُ اللهُ عَلَى مَوَائِدِ الْجَنَّةِ يَأْكُلُ مَعَهُمْ وَ النَّاسُ فِی الْحِسَابِ.[۱]

ابی بصیر کہتے ہیں کہ:امام صادق علیہ السلام یا امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ: «جو شخص یہ چاہتا ہے کہ جنت میں اس کو قیام و سکونت ملے تو اسے چاہیے مظلوم کی زیارت کو ترک نہ کرے میں نے عرض کیامظلوم کون ہے؟ آپ نے فرمایا: حسین علیہ السلام مالک کربلا ؛جو شخص ذوق و شوق کے ساتھ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی محبت اور حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی محبت اور امیر المومنین علیہ السلام کی محبت کے ساتھ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے خداوند تعالیٰ اس کو آپ کے

---

۱ -کامل الزیارات باب ۵۲ حدیث ۲ صفحہ ۲۵۸

ساتھ جنتی دسترخوان پر بیٹھائے گا اور جنتی کھانے کھلائے گا جبکہ دیگر تمام لوگ حساب و کتاب میں مشغول ہوں گے»

٤٠- عَنْ عبداللّٰهِ الطَّحَّانِ عَنْ أَبِی عبداللّٰهِ علیہ السلام قَالَ سَمِعْتُهُ وَ هُوَ یَقُولُ: مَا مِنْ أَحَدٍ یَوْمَ الْقِیَامَةِ إِلَّا وَ هُوَ یَتَمَنَّی أَنَّهُ مِنْ زُوَّارِ الْحُسَیْنِ علیہ السلام لِمَا یَرَی مِمَّا یُصْنَعُ بِزُوَّارِ الْحُسَیْنِ علیہ السلام مِنْ کَرَامَتِهِمْ عَلَی اللّٰهِ تَعَالَی.[1]

راوی کہتا ہے کہ: میں نے امام صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ: «روز قیامت جس وقت اہل محشر دیکھیں گے امام حسین علیہ السلام کے زائر کی خدا کے نزدیک کیا عزت واحترام ہے تو اس وقت کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہو گا جو یہ آرزو نہ کرے کہ اے کاش وہ زائر امام حسین علیہ السلام میں سے ہوتا»

گناہوں کی معافی، خدا و رسول کے گروہ میں شامل ہونا، آخرت میں زائر حسین علیہ السلام کی عزت و سربلندی یہ بے نظیر احساس سکون و آرامش اور ناقابل بیان صفات وکمال ہیں جو انسان کو عطا ہوں گے اور جس کے شیریں ذائقے کو امام حسین علیہ السلام کے بامعرفت زائر کے علاوہ کوئی نہیں چکھ سکتا۔

٤١- عَنْ أَبِی عبداللّٰهِ علیہ السلام قَالَ: مَا مِنْ شَهِیدٍ إِلَّا وَ یُحِبُّ أَنْ یَکُونَ مَعَ الْحُسَیْنِ علیہ السلام حَتَّی یَدْخُلُونَ [یَدْخُلُو] الْجَنَّةَ مَعَهُ.[2]

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:» کوئی ایسا شہید نہیں ہے جس کی تمنا یہ نہ ہو کہ امام حسین علیہ السلام کے ساتھ ہو تا کہ آپ کی ہمراہی میں جنت میں داخل ہوسکے»

---

١ - کامل الزیارات، باب ٥٠، حدیث ١، صفحہ ٢٥٥.

٢ - کامل الزیارات، باب ٣٧، حدیث ٧، صفحہ ٢١١.

یہ حدیث شریف اس بات کی عکاس ہے کہ اہل بیت علیہم السلام کے ساتھ محشور ہونا اور جنت میں ان کا ہم نشین ہونا اہل محشر و قیامت کے لئے کتنا زیادہ قابل رشک ہے۔

٤٢- عَنْ عبداللهِ بْنِ زُرارَةَ قَالَ سَمِعْتُ اباعَبدِاللهِ علیه السلام يَقُولُ: إِنَّ لِزُوّارِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِی علیه السلام يَوْمَ الْقِيامَةِ فَضْلًا عَلَى النّاسِ قُلْتُ وَ مَا فَضْلُهُمْ قَالَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ النّاسِ بِأَرْبَعِينَ عَاماً وَ سَائِرُ النّاسِ فِي الْحِسَابِ وَ الْمَوْقِفِ.[1]

عبداللہ بن زرارہ کہتے ہیں کہ: میں نے امام صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا «بیشک روز قیامت حسین بن علی علیہما السلام کے زائروں کو تمام لوگوں پر فضیلت و برتری حاصل ہوگی میں نے عرض کی ان کی کیا فضیلت ہے، امام علیہ السلام نے فرمایا سارے لوگوں سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے جبکہ تمام لوگ حساب و کتاب کے لئے کھڑے ہوں گے »

٤٢-عَنْ مُحمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِی عَبدِاللهِ علیه السلام مَا لِمَنْ أَتَى قَبْرَ الْحُسَيْنِ علیه السلام قَالَ: مَنْ أَتَاهُ شَوْقاً إِلَيْهِ كَانَ مِنْ عِبَادِ اللهِ الْمُكْرَمِينَ وَ كَانَ تَحْتَ لِوَاءِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍ حَتّى يُدْخِلَهُمَا اللهُ الْجَنَّةَ.[2]

محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ: میں نے امام صادق علیہ السلام کی بارگاہ میں عرض کیا کہ جو شخص امام حسین علیہ السلام کی زیارت کو جائے اس کا اجر وثواب کیا ہے؟

١ - کامل الزیارات، باب ٥٣، حدیث ١، صفحہ ٢٦٠.
٢ -کامل الزیارات، باب ٥٦، حدیث ٤، صفحہ ٢٧٠.

امام علیہ السلام نے فرمایا:» جو شخص ذوق و شوق کے ساتھ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کو جائے تو وہ خدا کے مکرم و محترم بندے میں شمار ہو گا اور امام حسین بن علی علیہ السلام کے پرچم تلے ہو گا یہاں تک کہ خدا دونوں کو جنت میں داخل کرے گا»

۲۔امام حسین علیہ السلام کے زائر کو معصومین علیہم السلام کی خصوصی شفاعت شامل ہو گی

٤٤-قالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ: یا عَلِیُ! مَنْ زارَنِي فِی حَیاتِی أَوْ بَعْدَ مَوْتِی أَوْ زارَكَ فِی حَیاتِكَ أَوْ بَعْدَ مَوْتِكَ أَوْ زارَ ابْنَیْكَ فِی حَیاتِهِمَا أَوْ بَعْدَ مَوْتِهِمَا ضَمِنْتُ لَهُ یَوْمَ الْقِیامَةِ أَنْ أُخَلِّصَهُ مِنْ أَهْوالِهَا وَ شَدائِدِهَا حَتّی أُصَیِّرَهُ مَعِی فِی دَرَجَتِی.[1]

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا: «اے علیؑ جو شخص میری حیات یا میری رحلت کے بعد میری زیارت کرے یا تمہاری اور تمہارے دونوں فرزندوں کی حیات یا حیات کے بعد زیارت کرے تو میں اس بات کی ضمانت لیتا ہوں کہ روز قیامت اسے قیامت کی مشکلات و وحشتوں سے رہائی بخشوں گا یہاں تک اپنے ہمراہ اوراپنا ہم رتبہ قرار دوں گا»

یقینی طور پر حیات یا بعد از حیات اگر معرفت کے ساتھ ائمہ علیہم السلام کی زیارت کی جائے تو اس زیارت میں اتنی قدرت و توانائی ہے کہ انسان کو ان ذوات مقدسہ کی شفاعت نصیب ہوجائے اور یہ شفاعت قبل اس کے کہ آخرت میں انجام پائے اسی دنیا میں بھی انجام پاتی ہے، اہل بیت علیہم السلام کی بااخلاص و با معرفت زیارت کے ذریعہ زائر

١ -کامل الزیارات، باب ١، حدیث ٣، صفحہ ٢٦.

ایسی نوارنیت اور کمال کو حاصل کرتا ہے کہ وہ بالکل اس بات پر راضی نہیں ہوتا کہ اپنی روش زندگی کو اس آسمانی خانوادے کی روش زندگی سے جدا کرے بلکہ اس بات کا خواہاں ہوتا ہے کہ دنیوی حیات یہاں تک کہ اس کی موت بھی محمد و آل محمد علیہم السلام کی مانند ہو اسی سبب وہ مسلسل دعا کرتا ہے:

«اَللّٰهُمَّ اجعَل مَحیایَ مَحیا محمد وَ آلِ محمد علیہم السلام وَ مَماتی مَماتَ محمد وَ آلِ محمد»[1]

«خدایا میر روش زندگی کو محمد و آل محمد علیہم السلام کی روشِ زندگی سے ملا دے اور میری موت کو بھی محمد وآل محمد علیہم السلام کے مانند قرار دے»

وہ آسمانی خانوادے کے افراد کی مانند اس بات پر آمادگی رکھتا ہے کہ دین اور دینی اقدار کے لئے اپنی تمام تر توانائی صرف کر دے اور جانفشانی کرے جو چیزیں سرکار سید الشہداء کے دنیوی آثار کے سلسلے میں بیان ہوئی ہیں خاص طور سے معنوی آثار و برکات جو اس شیرین اور اہم حقیقت سے متعلق بیان ہوئی ہے اس کے پیش نظر زائر اسی دنیا میں معصومین علیہم السلام کی شفاعت کو حاصل کرتا ہے اور بہت ساری جسمانی و روحانی مشکلات اور ہلاکتوں سے نجات پاتا ہے جیسا کہ متعدد حدیثوں میں ہم نے ملاحظہ کیا کہ الٰہی مغفرت اور بخشش اسی دنیا میں زائر کے شامل حال ہوتی ہے زائر ہر بار معصومین کے حرم سے مشرف ہونے کے بعد بے نظیر و بے مثال پاکیزگی حاصل کرتا ہے جس کا نتیجہ محمد و آل محمد علیہم السلا کی ہمراہی وِ ہم نشینی کا عظیم درجہ ہے جو کہ زائر کو نصیب ہوگا، زیادہ تر دنیوی مغفرت و رشد ہے ہرچند کہ اگر زائر مشکلات اور کچھ پریشانیوں منجملہ حق الناس کے ذریعہ قیامت میں معطل ہوگا تو رسول خدا صل اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر ائمہ معصومین علیہم السلام کے شفاعت کی شیرینی ولذت کو چکھے گا۔

۱ - مفاتیح الجنان، زیارت عاشورا.

۴۵-قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَنْ زَارَنِی أَوْ زَارَ أَحَداً مِنْ ذُرِّيَّتِی زُرْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَنْقَذْتُهُ مِنْ أَهْوَالِهَا.[1]

رسول خدا صلى الله عليه وآله نے فرمایا کہ: «جو شخص میری یا میرے کسی ایک فرزند کی زیارت کرے گا تو روز قیامت اس کے دیدار کو آؤں گا اور اسے قیامت ومحشر کی وحشتوں اور ہولناکیوں سے نجات دوں گا»۔

۳۔اہل بیت علیهم السلام پر آنسو بہانا اور ان کے لئے محزون ہونا آخرت میں نجات اور تقرب الٰہی کا سبب ہے

۴۶- عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ كَانَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام يَقُولُ: أَيُّمَا مُؤْمِنٍ دَمَعَتْ عَيْنَاهُ لِقَتْلِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍ دَمْعَةً حَتَّى تَسِيلَ عَلَى خَدِّهِ بَوَّأَهُ اللهُ بِهَا فِی الْجَنَّةِ غُرَفاً يَسْكُنُهَا أَحْقَاباً وَ أَيُّمَا مُؤْمِنٍ دَمَعَتْ عَيْنَاهُ حَتَّى تَسِيلَ عَلَى خَدِّهِ فِينَا لِأَذًى مَسَّنَا مِنْ عَدُوِّنَا فِي الدُّنْيَا بَوَّأَهُ اللهُ بِهَا فِی الْجَنَّةِ مُبَوَّأَ صِدْقٍ وَ أَيُّمَا مُؤْمِنٍ مَسَّهُ أَذًى فِينَا فَدَمَعَتْ عَيْنَاهُ حَتَّى تَسِيلَ عَلَى خَدِّهِ مِنْ مَضَاضَةِ مَا أُوذِيَ فِينَا صَرَفَ اللهُ عَنْ وَجْهِهِ الْأَذَى وَ آمَنَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَخَطِهِ وَ النَّارِ.[2]

امام محمد باقر عليه السلام نے فرمایا کہ: امام زین العابدین عليه السلام مسلسل فرماتے تھے کہ:جو بھی امام حسین عليه السلام کی (مظلومانہ) شہادت کے سبب گریہ کرے اور اسکے چہرے پر اشک جاری

---

۱ -کامل الزیارات، باب ۱، حدیث ۴، صفحہ ۲۶.

۲ -کامل الزیارات، باب ۳۲، حدیث ۱، صفحہ ۱۹۰.

ہو جائے تو خداوند تعالیٰ اسے جنت کے حجروں میں سے ایک حجرہ عطا کرے گا جس میں وہ مدتوں رہے گا اور ہر وہ مومن جو ہمارے دشمنوں کی جانب سے ہم تک پہنچنے والی مصیبتوں کے سبب پر ہم پر گریہ کرے یہاں تک کہ اس کے رخسار پر آنسو ٹپک پڑیں تو خداوند تعالیٰ جنت میں اسے «مقام صدق» میں رکھے گا اور اگر کوئی مومن ہمارے اتباع اور ہماری راہ میں اذیت و تکلیف اٹھائے اور ہمارے سبب ہماری راہ میں رنج و درد کو تحمل کرے اور اس کی آنکھ سے آنسو جاری ہو جائے یہاں تک کہ اس کے رخسار پر ٹپک جائے تو خداوند تعالیٰ اس سے اس کے غم و اندوہ کو ختم کر دے گا اور روز قیامت جہنم کے خوف و شعلوں سے نجات و امان دے گا۔

٤٧-قَالَ أَبُو عَبْدِاللَّهِ عليه السلام: قَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَا قَتِيلُ الْعَبْرَةِ لَا يَذْكُرُنِي مُؤْمِنٌ إِلَّا اسْتَعْبَرَ.[1]

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ: امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: » میں وہ ہوں جسے رلا رلا کر شہید کیا گیا کوئی مومن ایسا نہیں ہے جو مجھے یاد کرے اور اس کی آنکھ سے آنسو نہ گرے «

٤٨-مِسْمَعِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ كِرْدِينِ الْبَصْرِيِّ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَا مِسْمَعُ أَنْتَ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ أَ مَا تَأْتِي قَبْرَ الْحُسَيْنِ عليه السلام قُلْتُ لَا أَنَا رَجُلٌ مَشْهُورٌ عِنْدَ أَهْلِ الْبَصْرَةِ وَ

١- کامل الزیارات، باب ٣٦، حدیث ٣، صفحہ ٢٠٦.

عِنْدَنَا مَنْ يَتَّبِعُ هَوَى هَذَا الْخَلِيفَةِ وَ عَدُوُّنَا كَثِيرٌ مِنْ أَهْلِ الْقَبَائِلِ مِنَ النُّصَّابِ وَ غَيْرِهِمْ وَ لَسْتُ آمَنُهُمْ أَنْ يَرْفَعُوا حَالِي عِنْدَ وُلْدِ سُلَيْمَانَ فَيُمَثِّلُونَ بِي قَالَ لِي أَ فَمَا تَذْكُرُ مَا صُنِعَ بِهِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَتَجْزَعُ قُلْتُ إِي وَ اللَّهِ وَ أَسْتَعْبِرُ لِذَلِكَ حَتَّى يَرَى أَهْلِي أَثَرَ ذَلِكَ عَلَيَّ فَأَمْتَنِعُ مِنَ الطَّعَامِ حَتَّى يَسْتَبِينَ ذَلِكَ فِي وَجْهِي قَالَ رَحِمَ اللَّهُ دَمْعَتَكَ أَمَا إِنَّكَ مِنَ الَّذِينَ يُعَدُّونَ مِنْ أَهْلِ الْجَزَعِ لَنَا وَ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ لِفَرَحِنَا وَ يَحْزَنُونَ لِحُزْنِنَا وَ يَخَافُونَ لِخَوْفِنَا وَ يَأْمَنُونَ إِذَا أَمِنَّا أَمَا إِنَّكَ سَتَرَى عِنْدَ مَوْتِكَ حُضُورَ آبَائِي لَكَ وَ وَصِيَّتَهُمْ مَلَكَ الْمَوْتِ بِكَ وَ مَا يَلْقَوْنَكَ بِهِ مِنَ الْبِشَارَةِ أَفْضَلُ وَ لَمَلَكُ الْمَوْتِ أَرَقُّ عَلَيْكَ وَ أَشَدُّ رَحْمَةً لَكَ مِنَ الْأُمِّ الشَّفِيقَةِ عَلَى وَلَدِهَا...

...وَ مَا بَكَى أَحَدٌ رَحْمَةً لَنَا وَ لِمَا لَقِينَا إِلَّا رَحِمَهُ اللَّهُ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ الدَّمْعَةُ مِنْ عَيْنِهِ فَإِذَا سَالَتْ دُمُوعُهُ عَلَى خَدِّهِ فَلَوْ أَنَّ قَطْرَةً مِنْ دُمُوعِهِ سَقَطَتْ فِي جَهَنَّمَ لَأَطْفَأَتْ حَرَّهَا حَتَّى لَا يُوجَدَ لَهَا حَرٌّ وَ إِنَّ الْمُوجَعَ لَنَا قَلْبُهُ لَيَفْرَحُ يَوْمَ يَرَانَا عِنْدَ مَوْتِهِ فَرْحَةً لَا تَزَالُ تِلْكَ الْفَرْحَةُ فِي قَلْبِهِ حَتَّى يَرِدَ عَلَيْنَا الْحَوْضَ وَ إِنَّ الْكَوْثَرَ لَيَفْرَحُ بِمُحِبِّنَا إِذَا وَرَدَ عَلَيْهِ حَتَّى إِنَّهُ لَيُذِيقُهُ مِنْ ضُرُوبِ الطَّعَامِ مَا لَا يَشْتَهِي أَنْ يَصْدُرَ عَنْهُ.[1]

مسمع راوی ہیں کہ: امام صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا:» اے مسمع! تم عراق کے رہنے والے ہو کیا تم امام حسین علیہ السلام

۱-کامل الزیارات، باب ۲۳، حدیث ۶، صفحہ ۱۹۳.

کی قبر کے پاس جاتے ہو؟

میں نے عرض کیا: نہیں! میں اہل بصرہ کے نزدیک ایک مشہورآدمی ہوں اور میرے پاس ایسے افراد ہیں جو ابن خلیفہ کی پیروی کرتے ہیں اور دیگر قبیلوں اور ناصبی لوگوں میں میرے زیادہ دشمن ہیں میں وہاں امن و مان میں نہیں ہوں ا گر میرے حالات ابن سلیمان کو بتا دئے جائیں گے تو وہ لوگ مجھے شکنجے دیں گے (لہٰذا بنا بر احتیاط میں امام حسین علیہ السلام کی زیارت کو نہیں گیا)

امام صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: کیا تم امام حسین علیہ السلام کے مصائب کو یاد کرتے ہو؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں

امام علیہ السلام نے فرمایا: کیا ہم پر گریہ و بے تابی کرتے ہو؟

میں نے عرض کیا: ہاں خدا کی قسم آنجناب کے مصائب کو یاد کر کے اتنا زیادہ غمگین و محزون ہوتا ہوں کہ میرے گھر والے اس کے آثار واثرات کو مجھ میں دیکھتے ہیں اور میری حالت اتنی دگرگوں ہوجاتی ہے کہ کھانا نہیں کھا سکتا اور میرے چہرے پر حزن واندوہ کے اثرات نمایاں ہوجاتے ہیں امام نے فرمایا: خدا تمہارے ان آنسوؤں کو مشمول رحمت قرار دے جان لو کہ یقیناً تم ان لوگوں میں شمار ہوگے جو ہم آل محمد کی خاطر مضطرب و پریشان ہوتے ہیں اور ہماری خوشیوں میں خوش ہوتے ہیں اور ہمارے حزن وملال پر محزون ہوتے ہیں اور ہمارے خوف زدہ ہونے پر خوف زدہ ہوتے ہیں

اور ہمارے امن و سکون کی صورت میں امان و سکون میں ہوتے ہیں، جان لو کہ یقیناً موت کے وقت دیکھو گے میرے اجداد تمہاری خاطر تشریف لائیں گے اور موت کے فرشتے سے تمہاری سفارش کریں گے اور جو بشارت تمہیں دیں گے وہ ہر چیز سے اعلیٰ و بالا ہوگی اور ملک الموت تمہارے ساتھ ایک مہربان ماں سے زیادہ نرمی سے پیش آئے گا۔

جو شخص ہم سے محبت کے سبب اور جن مشکلات سے ہم روبرو ہوئے ہیں گریہ کرتا ہے تو اس کے آنسو نکلنے سے پہلے وہ خدا کی رحمت کا مرکز قرار پاتا ہے اور جب اس کے رخسار پر آنسو ٹپک جاتے ہیں اگر اس کا ایک قطرہ بھی جہنم میں ٹپک جائے تو اس کے شعلوں کو بجھا دے گا گویا اس سے پہلے جہنم میں آگ ہی نہ تھی ۔اور اگر کسی کا دل ہمارے خاطر محزون ہو تو جس دن اسے موت آئے گی وہ ہمیں دیکھے گا تو اتنا خوش ہوگا کہ اس کی خوشی اس کی دل میں گھر کر جائے گی یہاں تک کہ حوض کوثر پر ہم سے ملاقات کرے گا اور جس وقت ہم اہل بیت کا محب حوض کوثر پر وارد ہوگا تو حوض کوثر میں ایک خاص خوشحالی اور سرور پیدا ہوگا اسے متنوع غذائیں پیش کی جائیں گی اس طرح کہ وہ نہیں چاہے گا کہ ان کھانوں کا مزہ اس کے منہ سے ختم ہو «

کتنا قابل مبارک ہے وہ آنسو اور وہ زحمتیں اور اذیتیں جس کا انجام تمام ائمہ معصومین علیہم السلام کا دیدار ہو وہ بھی احتضار اور جاں کنی کے عالم میں نیز آخرت کے ہولناک لمحات میں۔

جاں کنی اور آخرت کے لمحات بہت ہی وحشتناک ہیں اس وقت اہل بیت علیہم السلام کا شیریں وجود اور ان کی مکمل حمایت کس قدر لذت بخش اور سرور آفرین ہے ۔

۴۹-قال أَبو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَكُونَ عَلَى مَوَائِدِ النُّورِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ زُوَّارِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ[1]

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: »جو شخص یہ چاہتا ہے کہ روز قیامت نورانی دسترخوان پر بیٹھے اسے چاہئے کہ حسین بن علی علیہما السلام کا زائر ہو «

۵۰- قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: أَنِّي بِالْمَلَائِكَةِ وَ اللَّهِ قَدْ ازْدَحَمُوا الْمُؤْمِنِينَ عَلَى قَبْرِ الْحُسَيْنِ عليه السلام قَالَ قُلْتُ فَيَتَرَاءَوْنَ لَهُ قَالَ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ قَدْ لَزِمُوا وَ اللَّهِ الْمُؤْمِنِينَ حَتَّى إِنَّهُمْ لَيَمْسَحُونَ وُجُوهَهُمْ بِأَيْدِيهِمْ قَالَ وَ يُنْزِلُ اللَّهُ عَلَى زُوَّارِ الْحُسَيْنِ عليه السلام غُدْوَةً وَ عَشِيَّةً مِنْ طَعَامِ الْجَنَّةِ وَ خُدَّامُهُمُ الْمَلَائِكَةُ لَايَسْأَلُ اللَّهَ عَبْدٌ حَاجَةً مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهَا إِيَّاهُ قَالَ قُلْتُ: هَذِهِ وَ اللَّهِ الْكَرَامَةُ. قَالَ لِي يَا مُفَضَّلُ! أَزِيدُكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ سَيِّدِي قَالَ عليه السلام: كَأَنِّي بِسَرِيرٍ مِنْ نُورٍ قَدْ وُضِعَ وَ قَدْ ضُرِبَتْ عَلَيْهِ قُبَّةٌ مِنْ يَاقُوتَةٍ حَمْرَاءَ مُكَلَّلَةٍ بِالْجَوَاهِرِ وَ كَأَنِّي بِالْحُسَيْنِ عليه السلام جَالِسٌ عَلَى ذَلِكَ السَّرِيرِ وَ حَوْلَهُ تِسْعُونَ أَلْفَ قُبَّةٍ خَضْرَاءَ وَ كَأَنِّي بِالْمُؤْمِنِينَ يَزُورُونَهُ وَ يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُمْ أَوْلِيَائِي سَلُونِي فَطَالَ مَا أُوذِيتُمْ وَ ذُلِّلْتُمْ وَ اضْطُهِدْتُمْ فَهَذَا يَوْمٌ لَا تَسْأَلُونِّي

---

۱ -کامل الزیارات، باب ۵۰، حدیث ۲، صفحہ ۲۵۵.

حَاجَةً مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَ الآخِرَةِ إِلَّا قَضَيْتُهَا لَكُمْ فَيَكُونُ أَكْلُهُمْ وَ شُرْبُهُمْ فِي الْجَنَّةِ فَهَذِهِ وَ اللَّهِ الْكَرَامَةُ الَّتِي لَا انْقِضَاءَ لَهَا وَ لَا يُدْرَكُ مُنْتَهَاهَا.[1]

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: »گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ فرشتے مومنین کے ساتھ امام حسین علیہ السلام کی قبر کے پاس جمع ہیں، راوی کہتا ہے میں نے عرض کی کیا مومنین فرشتوں کو دیکھیں گے؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: ہرگز نہیں! ہرگز نہیں! خدا کی قسم وہ لوگ مومنین کے ساتھساتھ ہیں یہاں تک کہ اپنے ہاتھوں کو مومنین کے چہروں پر پھیرتے ہیں خداوند تعالیٰ ہر صبح وشام جنتی کھانوں کو امام حسین علیہ السلام کے زائروں کے لئے نازل کرتا ہے اور ان زائرین کے خدمت گزار الٰہی فرشتے ہیں اور کوئی بھی بندہ دنیوی و اخروی حاجت کو خدا کے سامنے پیش نہیں کرتا مگر یہ کہ خدا اسے عطا کرتا ہے۔

راوی کہتا ہے میں نے عرض کی: خدا کی قسم امام حسین علیہ السلام کے زائروں کی یہ عزت و بزرگواری ہے امام علیہ السلام نے فرمایا: اے مفضل تمہارے لئے اس سے زیادہ بیان کروں؟

میں نے عرض کیا: اے میرے سید و سرادر فرمائیے

امام علیہ السلام نے فرمایا: گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ نور کا ایک تخت رکھا ہے اور اس پر سرخ یاقوت کا ایک گنبد ہے جسے جواہرات سے مزین کیا گیا ہے اور گویا امام حسین علیہ السلام اس

۱ -کامل الزیارات، الباب ۵۰، حدیث ۳، صفحہ ۲۵۶.

تخت پر تشریف فرما ہیں اور آپ کے اطراف میں نوے ہزار گنبد اور سبز طاق بنائے گئے ہیں اور مومنین آپ کی زیارت کرتے ہیں اور آپ کو سلام کرتے ہیں تو خداوند تعالیٰ ان مومنین سے فرماتا ہے:

اے میرے محبوب مجھ سے سوال کرو اور مجھ سے مانگو تمہیں بہت تکلیف ہوئی بہت رسوا ہوئے بہت ستم دیکھے آج وہ دن ہے کہ دنیا و آخرت کی حاجتوں کو مجھ سے مانگو گے تو میں انھیں پورا کروں گا لہٰذا خورد و نوش کی ساری چیزیں جنت میں موجود ہیں خدا کی قسم وہ لطف و کرم جو لامتناہی ہے جس کا ادراک ناممکن ہے وہ یہی ہے»

۵۱-قال جعفر بن مُحمَّد: نَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَ هُوَ مُقْبِلٌ فَأَجْلَسَهُ فِي حِجْرِهِ وَ قَالَ إِنَّ لِقَتْلِ الْحُسَيْنِ حَرَارَةً فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ لَا تَبْرُدُ أَبَداً ثُمَّ قَالَ عليه السلام بِأَبِي قَتِيلُ كُلِّ عَبْرَةٍ قِيلَ وَ مَا قَتِيلُ كُلِّ عَبْرَةٍ يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ قَالَ لَا يَذْكُرُهُ مُؤْمِنٌ إِلَّا بَكَى.[1]

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: «امام حسین علیہ السلام رسول اسلام ﷺ کی جانب گئے رسول اسلام نے آپ کو اپنی گود میں بٹھایا اور فرمایا: شہادت حسین کا درد اور دکھ کی حرارت اور سوزش اہل ایمان کے دل میں ہے جو کبھی بھی ٹھنڈی نہیں ہوگی ؛اس کے بعد فرمایا: میرے باپ، شہید اشک پر فدا ہوں»۔

مصلح منتخب

۱- مستدرک، جلد ۱۰، صفحہ ۳۸۶.

امام صادق علیہ السلام سے سوال ہوا: شہیدا شک یعنی کیا مطلب؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کہ کوئی بھی مومن آپ کی مصیبت کو یاد نہیں کرے گا مگر یہ کہ وہ رو پڑے گا۔

۵۲-قَال رَسُولُ اللّهِ صلی اللہ علیہ وآلہ: الا وَ صَلَّى اللّهُ عَلَى الْبَاكِينَ عَلَى الْحُسَيْنِ رَحْمَةً وَ شَفَقَةً وَ اللَّاعِنِينَ لِأَعْدَائِهِمْ وَ الْمُمْتَلِئِينَ عَلَيْهِمْ غَيْظاً وَ حَنَقاً، إِنَّ اللّهَ لَيَأْمُرُ مَلائِكَتَهُ الْمُقَرَّبِينَ أَنْ يَتَلَقَّوْا دُمُوعَهُمُ الْمَصُوبَةَ لِقَتْلِ الْحُسَيْنِ إِلَى الْخُزَّانِ فِي الْجِنَانِ فَيَمْزُجُونَهَا بِمَاءِ الْحَيَوَانِ فَتَزِيدُ عُذُوبَتَهَا وَ طِيبَهَا أَلْفَ ضِعْفِهَا.[1]

رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا:» خدا رحمت نازل کرے اس شخص پر جو محبت اور دلسوزی کے سبب امام حسین علیہ السلام پر اشک بہائے اور اہل بیت علیہم السلام کے دشمنوں پر لعنت بھیجے اور ان کے دشمنوں سے بغض وکینہ اس کے وجود میں سمایا ہو خداوند تعالیٰ اپنے مقرب فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ آنسو جو شہادت امام حسین علیہ السلام کے غم میں جاری ہوئے ہیں اسے جنت کے خزانہ میں منتقل کریں اور اسے جنت کے بہتے پانی میں مخلوط کریں تاکہ اس پانی کی خوشبو میں ہزار برابر اضافہ ہو جائے «

۵۲-قَالَ الصّادِقُ علیہ السلام: نَفَسُ الْمَهْمُومِ لِظُلْمِنَا تَسْبِيحٌ وَ هَمُّهُ

۱ - بحار الانوار، جلد۸، صفحہ۳۱۱.

عِبَادَةٌ وَ كِتْمَانُ سِرِّنَا جِهَادٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ يَجِبُ أَنْ يُكْتَبَ هَذَا الْحَدِيثُ بِالذَّهَبِ.[1]

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: «ہماری مظلومیت پر اگر کوئی سانس بھی لیتا ہے تو اس کی یہ غمگین سانسیں تسبیح اور ہمارے لئے اس کا حزن و اندوہ اس کی عبادت اور ہمارے راز کو چھپانا راہ خدا میں جہاد کے برابر ہے اس کے بعد آپؑ نے فرمایا: » اس حدیث کو سونے کے پانی سے لکھنا چاہئے «

۵۴-قَالَ الصَّادِقُ علیہ السلام: رَحِمَ اللَّهُ شِيعَتَنَا شِيعَتُنَا هُمْ وَ اللَّهِ الْمُؤْمِنُونَ فَقَدْ وَ اللَّهِ شَرَكُونَا فِي الْمُصِيبَةِ بِطُولِ الْحُزْنِ وَ الْحَسْرَةِ.[2]

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: » خدا ہمارے شیعوں پر رحمت نازل کرے، خدا کی قسم میرے حقیقی شیعہ مومنین ہیں خدا کی قسم وہ لوگ ہمیشہ ہمارے حزن و اندوہ میں اورہمارے مصائب میں ہمارے شریک غم رہے ہیں۔

آسمانی گھرانے کے غم میں بہنے والے سچے آنسو دو حیرت انگیز اور معجز نما اثرات رکھتے ہیں:

ا۔انسان کے دل میں آسمانی خانوادے کے لئے محبت والفت کا پایاجانا نیز ان کے حرمت و احترام کو بلند شمار کرنا اور ان کے وہ مقدس اہداف جن کی خاطر وہ شہید ہوئے ہیں اس کا پاس ولحاظ رکھنا یہ اشک اور محبت اس بات کا باعث ہوتی ہے کہ عزادار اپنی زندگی میں اس آسمانی خانوادے کے اقدار اور مقاصد کو کبھی پاؤں تلے نہ

---

۱ - بحار الأنوار، جلد ۴۴، صفحہ ۲۹۲.

۲ - بحارالانوار، جلد ۴۴، صفحہ ۲۲۲.

روندے اور عقیدہ و عمل کے ذریعہ ان اقدار کا احترام کرے۔

۲۔ سچا آنسو اس بات کا سبب ہوتا ہے کہ معصومین علیہم السلام کے دشمنوں سے کینہ اور ان کے غیر انسانی افعال و ثقافت سے نفرت ایک عزادار کے دل میں پیدا ہو اور عقیدہ و عمل کے ذریعہ آسمانی گھرانے کے دشمنوں کی روش زندگی کی بالکل تائید نہ کرے اور جہاں تک ممکن ہو ان کے باطل اور جہنمی روش زندگی کی مخالفت کرے اور ان سے نبرد آزما رہے یہی وجہ ہے کہ ایسے گریہ کرنے والا کا اجر مقام صدق اور معصومین علیہم السلام کی ہمراہی و ہمنشینی ہے اس لئے کہ مقام صدق کے معنی یہ ہیں کہ عزادار اپنی روش زندگی میں اپنے آسمانی گھرانے کی روش کے مطابق زندگی گزارے اور ان کے زندگی کے اقدار میں وفادار ہو اور ایسا شخص راہ خدا میں نہ صرف یہ کہ قتل ہونے سے خوف نہیں کھاتا بلکہ شہادت کو ایک کامیابی اور عظیم توفیق الٰہی شمار کرتا ہے حقیقی اور صادقانہ نعرہ اس کی طول حیات میں یہ ہے کہ وہ آسمانی گھرانے کو مخاطب کر کے یہ کہتا ہے کہ:

«اِنّی سِلمٌ لِمَن سالَمَکُم وُ حَربٌ لِمَن حارَبَکُم اِلی یَومِ القیامَة[1]؛»

جو آپ کا چاہنے والا ہے اور آپ سے محبت کرنے والا ہے اس سے صلح اور دوستی کرتا ہوں اور جو آپ سے جنگ کرنے والے ہیں روز قیامت ان سے بر سر پیکار ہوں۔

ظاہر سی بات ہے کہ ایسا زائر نہ صرف یہ کہ قیامت میں آل محمد کی شفاعت اور ان کی ہمراہی و ہم نشینی پائے گا بلکہ ان کے ساتھ ہم درجہ و ہم رتبہ ہوگا اور یہ مقام ومنزلت اور رتبہ اس کے آسمانی خانوادے سے عشق و ہمراہی کے سبب اس دنیا میں اسے نصیب ہوا ہے اس لئے کہ محال اور ناممکن ہے کہ کوئی اپنے آسمانی خانوادے سے اس دنیا میں دوری اختیار کرے اور اپنی روش حیات کو ان سے جدا رکھے اور پھر وہ آخرت میں ان کے ہم رتبہ و ہم منزلت ہو جو شخص عقیدہ و عمل میں اہل بیتؑ کی

۱ - مفاتیح الجنان، زیارت عاشورا.

اقدار حیات کا لحاظ نہ کرے گویا ان کے ساتھ سچا اور وفادار نہیں ہے اور اسکی زندگی ایک منافقانہ زندگی ہے ۔

٥٥- عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عبدالله علیہ السلام قَالَ:سَمِعْتُهُ يَقُولُ:إِنَّ الْبُكَاءَ وَ الْجَزَعَ مَكْرُوهٌ لِلْعَبْدِ فِي كُلِّ مَا جَزِعَ مَا خَلَاالْبُكَاءَ وَ الْجَزَعَ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍ فَإِنَّهُ فِيهِ مَأْجُورٌ.[1]

راوی کہتاہے میں نے امام صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ:» ہر انسان کے لئے گریہ و بے تابی و اضطراب مکروہ ہے اور ناپسندیدہ ہے لیکن حسین بن علی علیہما السلام پر گریہ وضجہ ونالہ کرنے والا شخص اجر و ثواب کا حق دار ہے»

٥٦- عَنْ أَبِي هَارُونَ الْمَكْفُوفِ قَالَ:قَالَ أَبُو عبدالله علیہ السلام: مَنْ ذُكِرَ الْحُسَيْنُ علیہ السلام عِنْدَهُ فَخَرَجَ مِنْ عَيْنِهِ [عَيْنَيْهِ] مِنَ الدُّمُوعِ مِقْدَارُ جَنَاحِ ذُبَابٍ كَانَ ثَوَابُهُ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لَمْ يَرْضَ لَهُ بِدُونِ الْجَنَّةِ.[2]

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: «اگر کسی کے سامنے امام حسین علیہ السلام کا تذکرہ ہو اور اس کی آنکھ سے مکھی کے پر کے برابر آنسو ہو تو اس کا ثواب خدا کے اوپر ہے اور خداوند تعالیٰ اس کے لئے جنت سے کم کوئی چیز معین نہیں کرے گا اور اس سے کم پر راضی نہیں ہو گا «

آنکھوں سے پاک آنسو کا نکلنا در حقیقت انسان کے دل کا امام حسین علیہ السلام کی ذات

۱ -کامل الزیارات، باب ۳۲، حدیث ۲، صفحہ ۱۹۰.
۲ - کامل الزیارات، باب ۳۲، حدیث ۳، صفحہ ۱۹۱.

والا صفات اور ان کے حیات بخش عالی اہداف و مقاصد سے ایک رابطہ جڑتا ہے، انسان کی آنکھ سے آنسوؤں کا نکلنا اس کی معراج اور اس کے قلب کی معنوی ارتقا ہے۔

آسمانی اور فطری بات پر آنسو بہانا در حقیقت ہمارے دلوں کو جہنمی معشوقوں سے رہائی پانا ہے اور انسانی اور جنتی معشوقوں سے ایک دلی پیوند اوردلی رابطہ ہونا ہے اسی سبب عزادار کی شخصیت جنتی ہوتی ہے۔

۵۷- عَنْ أَبِی عَبدِاللّهِ علیہ السلام قَالَ: مَنْ ذُکِرْنَا عِنْدَهُ فَفَاضَتْ عَیْنَاهُ حَرَّمَ اللّهُ وَجْهَهُ عَلَی النَّارِ.[۱]

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: «اگر کسی کے سامنے ہمارا تذکرہ ہو پھر اس کی آنکھوں سے آنسو نکل آئیں توخداوند تعالیٰ اس کے چہرے پر جہنم کی آگ کو حرام قرار دیتا ہے «

۵۸- عَنْ أَبِی عَبدِاللّهِ علیہ السلام قَالَ: لِکُلِّ شَیءٍ ثَوَابٌ اِلَّا الدَّمْعَةَ فِینَا.[۲]

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: «ہر چیز کا اجر وثواب معین ہے لیکن ہم اہل بیت پر آنسو بہانے کے اجر و ثواب کی کوئی حد نہیں»

اہل بیت علیہم السلام پر اشک بہانا شفا بخش اکسیر اور وہ آب حیات ہے جو انسان میں عظیم توبہ کی توفیق اور آسمانی خانوادے سے قربت ومصالحت پیدا کرتا ہے کتنا عظیم و باعظمت ہے وہ لمحہ جو کہ حقیقی اور آسمانی خانوادے یعنی محمد و آل محمد علیہم السلام کے ساتھ عشق کیا جائے اور وہ لمحہ توبہ واستغفار کا لمحہ ہے۔

---

۱ - کامل الزیارات، باب ۳۲، حدیث ۱۰، صفحہ ۱۹۷.

۲ - کامل الزیارات، باب ۳۳، حدیث ۶، صفحہ ۲۰۲.

امام حسین علیہ السلام پر گریہ گویا انسانی حقیقت پر گریہ ہے، خلیفہ الٰہی اور اس کے اسماء و صفات کے مظہر حقیقی پر گریہ ہے اور در حقیقت اپنے الٰہی اصل و حقیقت کی جانب بازگشت ہے اور یہ اس عظیم توبہ کی مانند ہے کہ اس کے آنسوؤں کا ایک قطرہ بھڑکتے ہوئے جہنمی شعلوں کو بجھا دیتا ہے اور انسان کے لئے مایہ نجات اور بازگشت کا وسیلہ ہوتا ہے۔

۴۔ عزاداری کے ثواب کے سلسلے میں علامہ محمد حسین طباطبائی رحمہ اللہ کا نظریہ:

مرحوم علامہ طباطبائیؒ جو کہ خود بہت زیادہ گریہ کرنے والے اور سچے عزادار تھے جب ان سے سوال ہوا کہ کس طرح امام صادق علیہ السلام کے فرمان کے مطابق عزدار کے آنسو کا ایک قطرہ جہنم کے بڑھکتے شعلوں کو بجھا دے گا؟[1] تو آپ نے فرمایا: اس میں کیا حرج اور مشکل ہے کہ آنسو کا ایک قطرہ اللہ کی اجازت و مرضی کے مطابق جہنم کی آگ کو بجھا دے در حقیقت آنسو کا قطرہ اس توبہ کی مانند ہے جو گناہوں کی مغفرت کے ساتھ اس کے اثرات کو مٹاتا ہے اور عذاب کو ختم کردیتا ہے اور اس کے مقابل کفر، اعمال اور نیکیوں کی نابودی وحبط کا سبب ہوتا ہے اور جنتی نعمتوں کے اختتام اور جہنم کے شعلوں کو بھڑکانے کا موجب ہوتا ہے۔[2]

۵۔ جو شخص پانی پیتے وقت سید الشہداء کی پیاس کو یاد کرے اور ان کے دشمنوں پر لعنت کرے اس کے لئے آخرت میں درجات اور سرورآور لمحات

۵۹- عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّی قَالَ: کُنْتُ عِنْدَ أَبِی عبداللّهِ علیہ السلام إِذَا اسْتَسْقَی الْمَاءَ فَلَمَّا شَرِبَهُ رَأَیْتُهُ قَدِ اسْتَعْبَرَ وَ اغْرَوْرَقَتْ عَیْنَاهُ

---

۱ - قال الصادق علیہ السلام «فَلَوْ أَنَّ قَطْرَةً مِنْ دُمُوعِهِ سَقَطَتْ فِي جَهَنَّمَ لَأَطْفَأَتْ حَرَّهَا حَتَّى لَا يُوجَدَ لَهَا حَرٌّ» بحار الانوار، جلد ۴۴، صفحہ ۲۹۰.

۲ - در محضر علامہ طباطبایی، صفحہ ۱۸۲.

بِدُمُوعِهِ ثُمَّ قَالَ لِي يَا دَاوُدُ لَعَنَ اللهُ قَاتِلَ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَمَا مِنْ عَبْدٍ شَرِبَ الْمَاءَ فَذَكَرَ الْحُسَيْنَ عليه السلام وَ لَعَنَ قَاتِلَهُ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ مِائَةَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَ حَطَّ عَنْهُ مِائَةَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ وَ رَفَعَ لَهُ مِائَةَ أَلْفِ دَرَجَةٍ وَ كَأَنَّمَا أَعْتَقَ مِائَةَ أَلْفِ نَسَمَةٍ وَ حَشَرَهُ اللّٰهُ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلِجَ الْفُؤَاد.[1]

داوَد رقی کہتے ہیں کہ: امام صادق علیہ السلام کی بارگاہ میں تھا آپ نے پانی طلب فرمایا اور جب آپ نے پانی نوش فرما لیاتو میں نے دیکھا کہ آپ نے گریہ فرمایا اور آپ کی آنکھ آنسو سے بھر گئی اس کے بعد آپؑ نے فرمایا کہاے داوَد: خدا قاتل حسین علیہ السلام پر لعنت کرے، دنیا میں کوئی ایسا انسان نہیں ہے جو پانی پیئے اور حسینؑ کی پیاس کو یاد کرے اور ان کے قاتل پر لعنت بھیجے توخداوند تعالیٰ اس کے لئے ایک لاکھ نیکی لکھے گا اور اس کے ایک لاکھ گناہوں کو معاف کرے گا اور اس کے درجات میں ایک لاکھ درجے اور رتبے کا اضافہ کرے گا اور گویا اس نے ایک لاکھ غلام کو آزاد کیا ہے اور روز قیامت اسے اس حالت میں محشور کرے گا کہ اس کا دل شادمان و مسرور ہوگا۔

عشق و نفرت (تولا اور تبرا) ایک سکہ کے دو رخ ہیں انسان جس حد تک کسی سے عشق کرے گا اسی حد تک اس کے دشمنوں سے بیزار ہوگا آل محمد علیہم السلام سے دعوائے محبت کے ساتھ ان کے دشمنوں سے برائت اور تبرا نہ کرنا در حقیقت ایک کھلا اور سفید جھوٹ ہے۔ آل محمد علیہم السلام سے محبت کا دعوا اور ان کے دشمنوں اور مستکبرین

---

۱ - کامل الزیارات، باب ۳۴، حدیث ۱، صفحہ ۲۰۳.

اور وقت کے طاغوتی سلاطین و طاقتوں سے ساز باز وسازش اور مصالحت و مفاہمت آل محمد علیہم السلام کے ساتھ خیانت اور اپنے ساتھ تمسخر اور لوگوں کو دھوکا دینا ہے ایسا اسلام امریکائی اسلام اور ایسی تشیع استعماری اور برطانوی تشیع ہے ہرچند اس کا دعوا کرنے والا ایک عالم نما یا عام شخص ہو۔

آل محمد علیہم السلام کے دشمنوں پر لعنت بھیجنا یعنی یہ اعلان اور اظہار کرنا ہے کہ اہل بیت علیہم السلام کے دشمن رحمت خدا سے دور ہیں اس لئے ان کے دشمن اور قاتل تاریخ بشریت کے عظیم ترین اور بد ترین مجرم ہیں اور وہ جرائم حسب ذیل ہیں:

۱۔ کروڑوں لوگوں کو معصومین علیہم السلام کی حکومت سے دنیا کو محروم کرنا جو کہ اس دنیا کو جنت بنانے والے اور انسانوں کو ان کے اعلیٰ کمال تک پہنچانے والے ہیں۔

۲۔ کروڑوں لوگوں کو ان کے آسمانی خانوادے کی ہمراہی اور ہمنشینی سے محروم کرنا جو کہ ان کی خصوصی تربیت کرنے والے اور انسانی حیات طیبہ کو سنوارنے والے ہیں۔

۶۔ وہ زائر جو خوف اور خطرے کے عالم میں زیارت پر جاتا ہے آخرت میں اس کے لئے امان و سرور ہے

۶۰- عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِی جَعْفَرٍ علیه السلام مَا تَقُولُ فِیمَنْ زَارَ أَبَاكَ عَلَى خَوْفٍ؟ قَالَ علیه السلام: يُؤْمِنُهُ اللَّهُ يَوْمَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ وَ تَلَقَّاهُ الْمَلَائِكَةُ بِالْبِشَارَةِ وَ يُقَالُ لَهُ لَا تَخَفْ وَ لَا تَحْزَنْ هَذَا يَوْمُكَ الَّذِي فِيهِ فَوْزُكَ.[1]

زرارہ روایت کرتے ہیں کہ: میں نے امام باقر علیہ السلام کی بارگاہ میں عرض کی: «کیا فرماتے ہیں اس شخص کے بارے

۱- کامل الزیارات، باب ۴۵، حدیث ۱، صفحہ۲۳۸.

میں جو خوف و ہراس کی صورت میں آپ کے والد بزرگوار کی زیارت کرے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: عظیم خوف کے دن (قیامت میں) خدا اسے امان عطا کرے گا اور فرشتے اسے بشارت دیتے ہوئے کہیں گے »نہ ڈرو حزن وملال نہ کرو آج کا دن وہ ہے جس دن تم کامیاب ہو»

٦١- عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ علیہ السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ إِنِّي أَنْزِلُ الْأَرَّجَانَ وَ قَلْبِي يُنَازِعُنِي إِلَى قَبْرِ أَبِيكَ فَإِذَا خَرَجْتُ فَقَلْبِي وَجِلٌ مُشْفِقٌ حَتَّى أَرْجِعَ خَوْفاً مِنَ السُّلْطَانِ وَ السُّعَاةِ وَ أَصْحَابِ الْمَسَالِحِ فَقَالَ علیہ السلام يَا ابْنَ بُكَيْرٍ أَ مَا تُحِبُّ أَنْ يَرَاكَ اللَّهُ فِينَا خَائِفاً أَ مَا تَعْلَمُ أَنَّهُ مَنْ خَافَ لِخَوْفِنَا أَظَلَّهُ اللَّهُ فِي ظِلِّ عَرْشِهِ وَ كَانَ مُحَدِّثُهُ الْحُسَيْنَ علیہ السلام تَحْتَ الْعَرْشِ وَ آمَنَهُ اللَّهُ مِنْ أَفْزَاعِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ يَفْزَعُ النَّاسُ وَ لَا يَفْزَعُ فَإِنْ فَزِعَ وَقَّرَتْهُ [قَوَّتْهُ] الْمَلَائِكَةُ وَ سَكَّنَتْ قَلْبَهُ بِالْبِشَارَةِ.[1]

ابن بکیر راوی ہیں کہ: امام صادق علیہ السلام کی بارگاہ میں عرض کی میرا گھر «ارجان» نامی شہر میں ہے لیکن میرا قلب و دل آپ کے پدر بزرگوار امام حسین علیہ السلام کی زیارت کا متمنی ہے اور تڑپتا ہے لہٰذا میں اس شہر سے آنجناب کی زیارت کے لئے نکلا لیکن میرا دل بہت ترساں اور لرزاں تھا اور بادشاہ اور اس کے جاسوسوں اور نگہبانوں کے خوف سے واپسی تک میں خوف و وحشت کے عالم میں تھا۔

---

١ - کامل الزیارات، باب ۴۵، حدیث ٢، صفحہ ٢٣٨.

امام علیہ السلام نے فرمایا: اے ابن بکیر! کیا تم نہیں چاہتے کہ خدا تمہیں ان لوگوں میں شمار کرے جو ہماری راہ و محبت میں خوف زدہ ہوتے ہیں کیا تم جانتے ہو کہ جو شخص ہمارے خوف کے سبب خائف ہو پروردگار اسے اپنے عرش کے سائے میں جگہ دے گا اور عرش الٰہی کے نیچے امام حسین علیہ السلام کا ہم نشین قرار دے گا اور روز محشر کے خوف و وحشت سے اسے امان دے گا اس دن سارے لوگ خوفزدہ ہوں گے لیکن یہ نہیں ڈرے گا اور اگر وہ جزع و فزع کرے گا تو فرشتے اسے آرامش دلائیں گے اور بشارت کے ذریعہ اس کے دل کو سکون و اطمینان دلائیں گے۔

٦٢- عَنْ أَبِي عبدالله علیہ السلام قَالَ: يَا مُعَاوِيَةُ! لَا تَدَعْ زِيَارَةَ قَبْرِ الْحُسَيْنِ علیہ السلام لِخَوْفٍ فَإِنَّ مَنْ تَرَكَهُ رَأَى مِنَ الْحَسْرَةِ مَا يَتَمَنَّى أَنَّ قَبْرَهُ كَانَ عِنْدَهُ أَ مَا تُحِبُّ أَنْ يَرَى اللّٰهُ شَخْصَكَ وَ سَوَادَكَ فِيمَنْ يَدْعُو لَهُ رَسُولُ اللّٰه صلی اللہ علیہ وآلہ وَ عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ وَ الْأَئِمَّةُ علیہم السلام؟ أَمَا تُحِبُّ أَنْ تَكُونَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ بِالْمَغْفِرَةِ لِمَا مَضَى وَ يُغْفَرُ لَهُ ذُنُوبُ سَبْعِينَ سَنَةً؟ أَ مَا تُحِبُّ أَنْ تَكُونَ مِمَّنْ يَخْرُجُ مِنَ الدُّنْيَا وَ لَيْسَ عَلَيْهِ ذَنْبٌ يُتْبَعُ بِهِ؟ أَ مَا تُحِبُّ أَنْ تَكُونَ غَداً مِمَّنْ يُصَافِحُهُ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ؟[1]

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: «اے معاویہ خوف وہراس کے سبب امام حسین علیہ السلام کے قبر کی زیارت کو ترک نہ کرو اس لئے کہ اگر کوئی آپ کی زیارت کو ترک کرے گا تو وہ

١ - کامل الزیارات، باب ۴۵، حدیث ۳، صفحہ ۲۳۹.

ایسی حسرت وتمنا کرے گا اے کاش آنجناب کی قبر اس کے نزدیک ہو۔کیا تم نہیں چاہتے کہ خداوند تعالیٰ ان لوگوں میں شمار کرے کہ جن کے لئے رسول خدا ﷺ، حضرت علی علیہ السلام حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اور معصومین علیہم السلام دعا کریں؟کیا تم نہیں چاہتے کہ ان لوگوں میں سے ہو کہ خدا جن کے گزشتہ گناہوں کو معاف کر دے گا اور جن کے آئندہ ستر سال کے گناہوں کو بھی بخش دے گا کیا تم نہیں چاہتے کہ ان لوگوں میں سے ہو کہ دنیا سے جائیں اور اس حالت میں اٹھائے جائیں کہ ان کی گردن پر کسی گناہ کا بوجھ نہ ہو؟کیا تم نہیں چاہتے کہ کل قیامت کے دن ان لوگوں میں سے قرار پاؤ جو رسول خدا سے مصافحہ کریں گے؟

۷۔پیدل زیارت کرنے والا اللہ اور اہل بیت کے لشکر میں شریک

٦٢-عَنْ أَبِي عبدالله علیہ السلام قَالَ: يَا عَلِيُّ زُرِ الْحُسَيْنَ علیہ السلام وَ لَا تَدَعْهُ قَالَ قُلْتُ مَا لِمَنْ أَتَاهُ مِنَ الثَّوَابِ؟ قَالَ مَنْ أَتَاهُ مَاشِياً كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ حَسَنَةً وَ مَحَى عَنْهُ سَيِّئَةً وَ رَفَعَ لَهُ دَرَجَةً فَإِذَا أَتَاهُ وَكَّلَ اللَّهُ بِهِ مَلَكَيْنِ يَكْتُبَانِ مَا خَرَجَ مِنْ فِيهِ مِنْ خَيْرٍ وَ لَا يَكْتُبَانِ مَا يَخْرُجُ مِنْ فِيهِ مِنْ شَرٍّ وَ لَا غَيْرَ ذَلِكَ فَإِذَا انْصَرَفَ وَدَّعُوهُ وَ قَالُوا يَا وَلِيَّ اللَّهِ مَغْفُوراً لَكَ أَنْتَ مِنْ حِزْبِ اللَّهِ وَ حِزْبِ رَسُولِهِ وَ حِزْبِ اهل بيت رَسُولِهِ علیہم السلام وَ اللَّهِ لَا تَرَى النَّارَ بِعَيْنِكَ أَبَداً وَ لَا تَرَاكَ وَ لَا تَطْعَمُكَ أَبَداً.[1]

١ - کامل الزیارات، باب ۴۹، حدیث ۶، صفحہ ۲۵۲.

راوی کہتا ہے کہ حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: «اے علی! امام حسین علیہ السلام کے قبر کی زیارت کرو اور اسے ترک نہ کرو میں نے عرض کیا: جو شخص امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے اس کا ثواب کیا ہے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص پیدل امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے تو خدا ہر قدم پر ایک نیکی اس کے لئے لکھے گا اور ہر قدم اس کے ایک گناہ کو مٹائے گا اور اسے ایک اعلیٰ درجہ عطا کرے گا اور جس وقت وہ زیارت کے لئے جائے گا خدا دو فرشتوں کو معین کرتا ہے کہ جو کچھ اچھی اور نیک باتیں منھ سے نکلے اسے لکھ لیں اور جو بری اور غلط باتیں اس کے منھ سے نکلیں اسے نہ لکھیں اور جب وہ واپس ہوں تو اسے وداع کریں اور اس سے کہیں: »اے ولی الٰہی خدا نے تیرے گناہوں کو معاف کردیا ہے اور تم خدا، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل بیت علیہم السلام کے لشکر میں شامل ہو اور خدا کی قسم تمہاری آنکھیں جہنم کی آگ کو بالکل نہیں دیکھیں گی اور جہنم کی آگ بھی کبھی بھی تمہیں نہ دیکھ سکے گے اور کبھی تمہیں اپنا لقمہ نہ بنا سکے گی»

پہلے بیان ہوچکا ہے کہ خداوند تعالیٰ اور اہل بیت علیہم السلام ہمارے کسی چیز کے محتاج نہیں ہیں دین اور تمام دینی احکام انسان کے لئے جو معین ہوئے ہیں وہ اس کے رشد وارتقا اور انسان کی ہدایت کے لئے بیان ہوئے ہیں اللہ، رسول خداؐ اور اہل بیت کے لشکر میں شامل ہونا وہ بھی پاک ہونے کے بعد اور گناہوں کی معافی کے بعد وہ سید الشہداء کے زائر کے رشد و مقام ومنزلت کا عکاس ہے یہ درجہ ومنزلت ایک فرضی

اور اعتباری درجہ نہیں اور یہ خطاب ایک فرضی اور خیالی نہیں بلکہ یہ درجہ و منزلت ایک حقیقی رشد و ارتقا اور ایک روحانی تبدیلی وانقلاب اور اندرونی سیر وسلوک ہے جسے زائر حاصل کرتا ہے اس وقت الٰہی فرشتوں کا مخاطب قرار پایا تا ہے کہ تم اللہ اور معصومین کے لشکر میں ہو۔

اللہ اور اہل بیت علیہم السلام کے لشکر میں شمار ہونا ایک عظیم شرف اور بے نظیر و اعلیٰ مقام و منزلت ہے جو ہر کسی کو نصیب نہیں ہوتا کہ وہ اس نورانی اور مبارک لشکر میں شامل ہوسکے امام حسین علیہ السلام کا پیدل زائر ایسے گروہ میں سہیم وشریک ہے جس کے سیاسی، سماجی، ثقافتی اور دینی عظیم کارنامے ہیں اللہ اور اہل بیت علیہم السلام کا لشکر اربعین کے عالمی بے نظیر قدرت کے ساتھ روز بروز آگے بڑھ رہا ہے۔یہاں تک کہ قرآن میں اللہ کا وعدہ متحقق ہوجائے:

﴿وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ[1]﴾

اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ جن لوگوں کو زمین میں کمزور بنادیا گیا ہے ان پر احسان کریں اور انہیں لوگوں کا پیشوابنائیں اور زمین کا وارث قرار دیدیں.

﴿هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ[2]﴾

وہ خدا وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اپنے دین کو تمام ادیان پر غالب بنائے چاہے مشرکین کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو.

اربعین کی زیارت در حقیقت ظالم وجابر اور سرکش لوگوں پر پاک حکومت کا طلوع ہے اور موعود ادیان کی عالمی حکومت کا نوید مسرت ہے ،اربعین کی زیارت در حقیقت دین حق اور خالص اسلام محمدی کا تمام ادیان پر غالب آنے کا عنقریب بشارتی سفر ہے

---

۱ - سورہ قصص، آیہ ۵.
۲ - سورہ توبہ، آیہ ۳۳.

،غیر مسلمان ہزاروں زائرین کا اربعین کے سفر میں شرکت کرنا اربعین حسینی کی بے مثال قوت کا عکاس و غماز ہے جو کہ عالمی ستم دیدہ اور کمزور لوگوں اور تمام ادیان کے پیرووں کے دلوں کو مسخر کرتا ہے۔

اربعین کا زائر اس عالمی، انقلابی اور حماسہ ای زیارت میں شرکت کر کے در حقیقت اللہ کے لشکر میں شریک ہوتا ہے جو کہ شیطان کے لشکر کے مخالف و مقابل ہے۔اربعین کا زائر در حقیقت اس عالمی انقلاب اور گروہ کا جزء ہے جو کہ عالمی نجات دھندہ کے لشکر کو پوری دنیا سے جمع کرتا ہے ،ظاہر سی بات ہے کہ ایسے لشکر کا جزء ہونے کے سبب اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور پھروہ بھی اللہ اور اہل بیت کے لشکر میں شمار ہوگا۔

۸۔موت میں آسانی

٦٤- قَالَ الصادق عليه السلام: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ تَهُونَ عَلَيْهِ سَكْرَةُ الْمَوْتِ وَ هَوْلُ الْمُطَّلَعِ فَلْيُكْثِرْ زِيَارَةَ قَبْرِ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَإِنَّ زِيَارَةَ الْحُسَيْنِ عليه السلام زِيَارَةُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله.[1]

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: «جو شخص یہ چاہتا ہے کہ روز قیامت اللہ کا دیدار کرے اور جاں کنی کی سختی و مشکل سے نجات پائے اور پیش پروردگار روز قیامت کا خوف و ہراس اس پر آسان ہوتو اسے چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ امام حسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت کو جائے اس لئے کہ امام حسین علیہ السلام کی زیارت رسول خدا کی زیارت کے برابر ہے «

۱- کامل الزیارات، باب ٦٠، حدیث۱، صفحہ ۲۸۲.

۹۔امام حسین علیہ السلام کے زائر کو حق شفاعت حاصل ہونا

٦٥- عَن سَيفِ التَّمَّارِ عَنْ أَبِي عبدالله عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ زَائِرُ الْحُسَيْنِ عليه السلام مُشَفَّعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِمِائَةِ رَجُلٍ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُمُ النَّارُ مِمَّنْ كَانَ فِي الدُّنْيَا مِنَ الْمُسْرِفِينَ.[1]

سیف تمار کہتے ہیں کہ: میں نے امام صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ «قیامت کے دن اللہ امام حسین علیہ السلام کے زائر کو سو (۱۰۰) لوگوں کی شفاعت کا حق دے گا جن پر آتش و عذاب جہنم لازم ہوچکا ہوگا اور جن لوگوں نے دنیا میں اپنے اوپر ظلم کیا اور گناہ کیا ہوگا »

٦٦- عَن سُلَيمانَ بنِ خالدٍ عَنْ أَبِي عبدالله عليه السلام قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ لِلَّهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ مِائَةَ أَلْفِ لَحْظَةٍ إِلَى الْأَرْضِ يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ مِنْهُ وَ يُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ مِنْهُ وَ يَغْفِرُ لِزَائِرِي قَبْرِ الْحُسَيْنِ عليه السلام خَاصَّةً وَ لِاهلِ بيتهِمْ وَ لِمَنْ يَشْفَعُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَائِناً مَنْ كَانَ وَ إِنْ كَانَ رَجُلًا قَدِ اسْتَوْجَبَهُ النَّارُ قَالَ عليه السلام: قُلْتُ وَ إِنْ كَانَ رَجُلًا قَدِ اسْتَوْجَبَهُ النَّارُ قَالَ وَ إِنْ كَانَ؛ مَا لَمْ يَكُنْ نَاصِبِياً.[2]

سلیمان بن خالد کہتے ہیں کہ: میں نے امام صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ:» بے شک خدا ہر چوبیس گھنٹے میں ایک لاکھ بار اہل زمین پر نظر ڈالتا ہے وہ جسے چاہے بخش دے اور جس چاہے عذاب دے خاص طور سے امام حسین علیہ السلام کے

---

۱ - کامل الزیارات، باب ۶۸، حدیث ۲، صفحہ ۳۱۱.

۲ - کامل الزیارات، باب ۶۸، حدیث ۴، صفحہ ۳۱۳.

زائرین اور ان کے اہل خانہ اور جن کی یہ شفاعت کریں روز قیامت بخش دے گا وہ چاہے جیسے ہوں اور وہ چاہے وہ شخص ہوں جن پر جہنم فرض ہو چکی ہے.

راوی کہتا ہے میں نے عرض کیا: اگر وہ شخص بھی ہو جو مستحق جہنم ہو پھر بھی؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: ہاں اگر ایسا بھی ہو پھر بھی بس شرط یہ ہے کہ وہ دشمن اہل بیت نہ ہو»

٦٧-عَنْ أَبِي عَبدِاللهِ علیہ السلام قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نَادَى مُنَادٍ أَيْنَ زُوَّارُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍ فَيَقُومُ عُنُقٌ مِنَ النَّاسِ لَا يُحْصِيهِمْ إِلَّا اللهُ تَعَالَى فَيَقُولُ لَهُمْ مَا أَرَدْتُمْ بِزِيَارَةِ قَبْرِ الْحُسَيْنِ علیہ السلام؟ فَيَقُولُونَ يَا رَبِّ أَتَيْنَاهُ حُبّاً لِرَسُولِ اللهِ وَ حُبّاً لِعَلِيٍ وَ فَاطِمَةَ علیہا السلام وَ رَحْمَةً لَهُ مِمَّا ارْتُكِبَ مِنْهُ فَيُقَالُ لَهُمْ هَذَا مُحَمَّدٌ وَ عَلِيٌ وَ فَاطِمَةُ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ علیہم السلام فَالْحَقُوا بِهِمْ فَأَنْتُمْ مَعَهُمْ فِي دَرَجَتِهِمْ الْحَقُوا بِلِوَاءِ رسول اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ فَيَنْطَلِقُونَ إِلَى لِوَاءِ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ فَيَكُونُونَ فِي ظِلِّهِ وَ اللِّوَاءُ فِي يَدِ عَلِيٍ علیہ السلام حَتَّى يَدخُلُون [يَدْخُلُوا] الْجَنَّةَ جَمِيعاً فَيَكُونُونَ أَمَامَ اللِّوَاءِ وَ عَنْ يَمِينِهِ وَ عَنْ يَسَارِهِ وَ مِنْ خَلْفِهِ.[1]

حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: «جب روز قیامت برپا ہو گا تو منادی ندا دے گا: کہاں ہیں حسین بن علی علیہ السلام کی زیارت کرنے والے لوگوں کا ایک گروہ اٹھے گا جن کی تعداد

١-کامل الزیارات، باب ٥٥، حدیث ١، صفحہ ٢٦٦.

خدا کے علاوہ کوئی نہیں جانتا ہو گا پھر انھیں کہا جائے گا تم نے امام حسین علیہ السلام کے قبر کی زیارت کس ارادے سے کی تھی؟ وہ جواب دیں گے پروردگار! امام حسین علیہ السلام کی زیارت اس وجہ سے کی تھی کہ ہمارے دلوں میں جو رسول خداؐ، امام علیؑ اور حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ کی محبت اور امام حسین علیہ السلام سے بے پناہ عشق و محبت تھی اور جو ان حضرات کو آنجناب سے تھی پھر ان لوگوں سے کہا جائے گا کہ یہ محمدؐ، علیؑ، فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ ہیں لہٰذا جاؤ ان لوگوں سے ملحق ہو جاؤ تم لوگ ان حضرات کے ہم درجہ و ہم رتبہ ہو، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پرچم تلے چلے جاؤ پھر یہ لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پرچم کی جانب چلیں گے اور اس کے سائے تلے کھڑے ہو جائیں گے اور وہ پرچم حضرت علی علیہ السلام کے ہاتھوں میں ہو گا سارے لوگ جنت میں داخل ہوں گے یہ سارے لوگ پرچم کے آگے پیچھے دائیں بائیں ہوں گے۔

چھٹا باب

آداب زیارت

منتخب مصلح

۶۸-عَنْ أَبِي الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ اباعبدالله عليه السلام وَ هُوَ يَقُولُ: مَنْ أَتَى الْحُسَيْنَ عليه السلام مَاشِياً كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ وَ مَحَا عَنْهُ أَلْفَ سَيِّئَةٍ وَ رَفَعَ لَهُ أَلْفَ دَرَجَةٍ فَإِذَا أَتَيْتَ الْفُرَاتَ فَاغْتَسِلْ وَ عَلِّقْ نَعْلَيْكَ وَ امْشِ حَافِياً وَ امْشِ بِمَشْيِ الْعَبْدِ الذَّلِيلِ فَإِذَا أَتَيْتَ بَابَ الْحَائِرِ فَكَبِّرِ اللَّهَ أَرْبَعاً وَ صَلِّ عِنْدَهُ وَ اسْأَلْ [سَلِ اللَّهَ] حَاجَتَكَ.[1]

ابو صامت روایت کرتے ہیں کہ: امام صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ: «جو شخص امام حسین علیہ السلام کی زیارت کو پیدل جائے خداوند تعالیٰ اس کے اٹھنے والے ہر قدم پر ہزار نیکی اس کے لئے لکھے گا اور ہزار گناہ مٹائے گا اور اس کے ہزار درجات کو بلند کرے گا»۔

پھر فرمایا: جس وقت فرات کے پاس پہونچو تو پہلے غسل کرو اور اپنے جوتوں کو اتار دو ننگے پاؤں خدا کے ذلیل بندوں کی طرح راستہ چلو اور جب حرم میں پہونچو تو چار دفعہ «اللہ اکبر» کہو اور امام کی قبر کے پاس نماز ادا کرو اور اپنی حاجت طلب کرو۔

ا۔راہ زیارت میں تفریح اور خوش گذرانی کی ممانعت

۶۹- قَالَ أَبُو عَبدِاللّهِ عليه السلام بَلَغَنِي أَنَّ قَوماً أَرَادُوا الْحُسَيْنَ عليه السلام

۱- کامل الزیارات، باب ۷۹، حدیث ۱۳، صفحہ ۳۹۵.

حَمَلُوا مَعَهُمُ السُّفَرَ فِيهَا الْحَلَاوَةُ وَ الْأَخْبِصَةُ وَ أَشْبَاهُهَا لَوْ زَارُوا قُبُورَ أَحِبَّائِهِمْ مَا حَمَلُوا مَعَهُمْ هَذَا.[1]

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ: مجھ تک خبر پہنچی ہے کہ ایک کاروان امام حسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت کا ارادہ رکھتا تھا اور اپنے ساتھ متنوع غذائیں لے گیا جس میں مٹھائیاں اور حلوے اور ان کے مانند چیزیں انہوں نے رکھیں تھیں اگر یہ لوگ اپنے عزیزوں کی قبروں کی زیارت کو جاتے تو کیا یہ سب چیزیں ساتھ لے کر جاتے؟ یہ لوگ ان چیزوں کو اپنے ساتھ بالکل نہ جاتے «.

۲۔ذاتی اور دوسروں کے اجتماعی حقوق کی رعایت

۷۰-عَنْ محمد بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عبداللّهِ علیہ السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ إِذَا خَرَجْنَا إِلَى أَبِيكَ أَ فَكُنَّا [أَ فَلَسْنَا] فِي حَجٍّ؟ قَالَ علیہ السلام بَلَى قُلْتُ فَيَلْزَمُنَا مَا يَلْزَمُ الْحَاجَّ قَالَ علیہ السلام مِنْ مَا ذَا؟ قُلْتُ: مِنَ الْأَشْيَاءِ الَّتِي يَلْزَمُ الْحَاجَّ قَالَ علیہ السلام: يَلْزَمُكَ حُسْنُ الصَّحَابَةِ لِمَنْ يَصْحَبُكَ وَ يَلْزَمُكَ قِلَّةُ الْكَلَامِ إِلَّا بِخَيْرٍ وَ يَلْزَمُكَ كَثْرَةُ ذِكْرِ اللّهِ وَ يَلْزَمُكَ نَظَافَةُ الثِّيَابِ وَ يَلْزَمُكَ الْغُسْلُ قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَ الْحَائِرَ وَ يَلْزَمُكَ الْخُشُوعُ وَ كَثْرَةُ الصَّلَاةِ وَ الصَّلَاةُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ علیہم السلام وَ يَلْزَمُكَ التَّوْقِيرُ لِأَخْذِ مَا لَيْسَ لَكَ وَ يَلْزَمُكَ أَنْ تَغُضَّ بَصَرَكَ وَ يَلْزَمُكَ أَنْ تَعُودَ إِلَى أَهْلِ الْحَاجَةِ مِنْ إِخْوَانِكَ إِذَا رَأَيْتَ مُنْقَطِعاً وَ الْمُوَاسَاةُ وَ يَلْزَمُكَ التَّقِيَّةُ الَّتِي قِوَامُ دِينِكَ

۱- کامل الزیارات، باب ۴۷، حدیث ۱، صفحہ ۲۴۵.

بِهَا وَ الْوَرَعُ عَمَّا نُهِيتَ عَنْهُ وَ الْخُصُومَةِ وَ كَثْرَةِ الْأَيْمَانِ وَ الْجِدَالِ الَّذِي فِيهِ الْأَيْمَانُ. فَإِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ تَمَّ حَجُّكَ وَ عُمْرَتُكَ وَ اسْتَوْجَبْتَ مِنَ الَّذِي طَلَبْتَ مَا عِنْدَهُ بِنَفَقَتِكَ وَ اغْتِرَابِكَ عَنْ أَهْلِكَ وَ رَغْبَتِكَ فِيمَا رَغِبْتَ أَنْ تَنْصَرِفَ بِالْمَغْفِرَةِ وَ الرَّحْمَةِ وَ الرِّضْوَانِ.[1]

محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ:میں نے امام صادق علیہ السلام کی بارگاہ میں عرض کیا: «جس وقت آپ کے پدر بزرگوار امام حسین علیہ السلام کی زیارت کو جائیں تو کیا وہی حالت وکیفیت ہو جس طرح ہم حج پر جاتے ہیں؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: ہاں بالکل اسی طرح

میں نے عرض کیا: جو کچھ حاجی پر لازم و واجب ہے کیا ہم پر بھی لازم ہے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا:کون سی چیزیں؟

میں نے عرض کیا:وہ تمام چیزیں جو ایک حاجی پر لازم ہوتی ہیں

امام نے فرمایا:تم پر فرض ہے کہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ حسن سلوک کرو، ان سے کم باتیں کرو اور وہ بھی نیک باتیں،تم پر فرض ہے کہ زیادہ تر یاد خدا میں مشغول رہو، تم پر فرض ہے کہ اپنے لباس کو صاف اور پاکیزہ رکھو،تم پر ضروری ہے کہ امام کی قبر سے قریب ہونے سے پہلے غسل

[1] -کامل الزیارات، باب ۴۸، حدیث ۱، صفحہ ۲۴۷.

کرو، تم پر فرض ہے کہ خاضع و خاشع رہو اور زیادہ تر نماز پڑھو اور زیادہ سے زیادہ محمد آل محمد علیہم اسلام پر صلوات بھیجو اور جو چیزیں تمہاری نہیں ہیں اور دوسرے کا مال ہے اس کا احترام کرو اور اسے استعمال نہ کرو، تم پر فرض ہے کہ اپنی نگاہوں کو بے ہودہ چیزوں کے دیدار سے محفوظ رکھو تم پر فرض ہے اپنے کسی مومن بھائی کو ضرورت مند دیکھو جس کا کوئی مددگار نہیں ہے اس کی جانب جاؤ اور اس کی ہمراہی کرو اور اس کے ساتھ حسن برتاؤ کرو تم پر فرض ہے کہ تقیہ کی رعایت کرو تمہارا دین اس پر ہی استوار و پائیدار ہے۔

اور جس چیز سے تمہیں روکا گیا ہے اور ہر طرح کی دشمنی سے پرہیز کرو اور زیادہ قسم کھانے اور بحث و مباحثہ جس میں قسم کھائی جائے اس سے اجتناب و دوری اختیار کرو اور جان لو کہ اگر تم نے ان دستورات اور احکامات پر عمل کیا تو تمہارا حج و عمرہ کامل ہے اور جس خدا کی راہ میں تم نے یہ خرچ کیا ہے اور اپنے گھر سے دور ہوئے ہو اور شوق و رغبت کے ساتھ گئے ہو تو خدا کی رحمت و مغفرت اور اس کی خشنودی کے ساتھ واپس ہو۔

۷۱- عَنْ أَبِي عبدالله علیه‌السلام قَالَ: إِذَا أَرَدْتَ زِيَارَةَ الْحُسَيْنِ علیه‌السلام فَزُرْهُ وَ أَنْتَ كَئِيبٌ حَزِينٌ مَكْرُوبٌ شَعِثاً مُغْبَرّاً جَائِعاً عَطْشَاناً فَإِنَّ الْحُسَيْنَ قُتِلَ حَزِيناً مَكْرُوباً شَعِثاً مُغْبَرّاً جَائِعاً عَطْشَاناً وَ سَلْهُ الْحَوَائِجَ وَ انْصَرِفْ عَنْهُ وَ لَا تَتَّخِذْهُ وَطَناً۔[۱]

امام صادق علیہ‌السلام نے فرمایا:» جس وقت امام حسین علیہ‌السلام کی زیارت کرنا چاہو اس وقت غمگین، محزون، مغموم، غبار آلود

۱ - کامل الزیارات، باب ۴۸، حدیث ۳، صفحہ ۲۴۸.

اور بھوک و پیاس کے عالم میں زیارت کرو اس لئے کہ امام حسین علیہ السلام محزون، غمگین، مضطرب غبار آلود، بھوکے اور پیاسے حالت میں شہید ہوئے اور اس وقت امام سے اپنی حاجتوں کو طلب کرو اس کے بعد وہاں سے واپس ہو اور اس جگہ (قبر پاک) کو اپنا وطن نہ بناؤ (اتنے دن نہ رکو کہ اصل زیارت کی اہمیت نگاہوں سے ختم ہوجائے۔مترجم)»

۷۲-قال الصّادقُ علیہ السلام: إنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً مُوَكَّلِينَ بِقَبْرِ الْحُسَيْنِ علیہ السلام فَإذَا هَمَّ بِزِيَارَتِهِ الرَّجُلُ أَعْطَاهُمُ اللّٰهُ ذُنُوبَهُ فَإذَا خَطَا مَحَوْهَا ثُمَّ إذَا خَطَا ضَاعَفُوا لَهُ حَسَنَاتِهِ فَمَا تَزَالُ حَسَنَاتُهُ تَضَاعَفُ حَتَّى تُوجِبَ لَهُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اكْتَنَفُوهُ وَ قَدَّسُوهُ وَ يُنَادُونَ مَلَائِكَةَ السَّمَاءِ أَنْ قَدِّسُوا زُوَّارَ حَبِيبِ اللّٰهِ فَإذَا اغْتَسَلُوا نَادَاهُمْ مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وآلہ يَا وَفْدَ اللّٰهِ أَبْشِرُوا بِمُرَافَقَتِي فِي الْجَنَّةِ ثُمَّ نَادَاهُمْ اميرُالمُؤمنين علیہ السلام أَنَا ضَامِنٌ لِقَضَاءِ حَوَائِجِكُمْ وَ دَفْعِ الْبَلَاءِ عَنْكُمْ فِي الدُّنْيَا وَ الآخِرَةِ ثُمَّ الْتَقَاهُمْ [اكْتَنَفَهُمْ] النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ عَنْ أَيْمَانِهِمْ وَ عَنْ شَمَائِلِهِمْ حَتَّى يَنْصَرِفُوا إِلَى أَهَالِيهِمْ.[1]

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:» خداوند تعالیٰ کے پاس کچھ فرشتے ہیں جنھیں اس نے قبر امام حسین علیہ السلام پر معین کر رکھا ہے جس وقت کوئی شخص امام کی زیارت کا اردہ کرتا ہے خدا وند تعالیٰ اس کے گناہوں کو اس فرشتے کے حوالے کرتا ہے اور جب وہ قدم اٹھاتا ہے تو فرشتے اس کے تمام گناہوں کو مٹا دیتے ہیں اور جس وقت وہ دوسرا قدم اٹھاتا ہے اس کی نیکیاں دو چنداں

۱- کامل الزیارات، باب ۴۹، حدیث ۳، صفحہ ۲۵۱.

کر دیتے ہیں اور مسلسل جب وہ چلتا ہے تو اس کی نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے یہاں تک کہ اس پر جنت واجب ہو جاتی ہے اس کے بعد فرشتے زائر کو اپنے گھیرے اور احاطے میں لے لیتے ہیں اور اسے پاک و پاکیزہ کرتے ہیں اور آسمانی فرشتوں کو مخاطب کرے کے آواز دیتے ہیں اور کہتے ہیں: » محبوب الٰہی کے زائرین کی تقدیس و تحلیل کریں « جس وقت زائرین غسل کرتے ہیں حضر محمد مصطفیٰ ﷺ انھیں مخاطب کرتے ہیں اور فرماتے ہیں: « اے مسافرین خدا! تمہیں بشارت ہو کہ تم جنت میں ہمارے ساتھ ہو گے اس کے بعد امیر المومنین علیہ السلام آواز دیتے ہیں اور فرماتے ہیں: « میں اس بات کی ضمانت لیتا ہو کہ تمہاری تمام حاجتوں کو پورا کروں گا اور تمہاری دنیا و آخرت کی بلاؤں کو دور کروں گا « اس کے بعد رسول اسلام ؐ ان کے داہنی طرف اور بائیں طرف سے ملاقات کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ اپنے اہل خانہ تک واپس ہو جاتے ہیں۔

اس سے پہلے کے باب میں جو مختصر وضاحت کی گئی ہے اس کے پیش نظر ان درجات اور حیات بخش و انقلابی خطابات کا فہم وادراک جو کہ رسول اسلام ﷺ اور امیرالمومنین علیہ السلام کی جانب سے زائرین کے لئے ہیں آسان ہو جاتا ہے۔

۷۲- عَنْ محمد بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ علیہ السلام قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي زِيَارَةِ قَبْرِ الْحُسَيْنِ علیہ السلام مِنَ الْفَضْلِ لَمَاتُوا شَوْقاً وَ تَقَطَّعَتْ أَنْفُسُهُمْ عَلَيْهِ حَسَرَاتٍ قُلْتُ وَ مَا فِيهِ؟ قَالَ علیہ السلام مَنْ أَتَاهُ تَشَوُّقاً كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَلْفَ حِجَّةٍ مُتَقَبَّلَةٍ وَ أَلْفَ عُمْرَةٍ مَبْرُورَةٍ وَ أَجْرَ أَلْفِ شَهِيدٍ مِنْ شُهَدَا بَدْرٍ وَ أَجْرَ أَلْفِ صَائِمٍ وَ ثَوَابَ

أَلْفِ صَدَقَةٍ مَقْبُولَةٍ وَ ثَوَابَ أَلْفِ نَسَمَةٍ أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللَّهِ وَ لَمْ يَزَلْ مَحْفُوظاً سَنَتَهُ مِنْ كُلِّ آفَةٍ أَهْوَنُهَا الشَّيْطَانُ وَ وُكِّلَ بِهِ مَلَكٌ كَرِيمٌ يَحْفَظُهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهِ وَ عَنْ يَمِينِهِ وَ عَنْ شِمَالِهِ وَ مِنْ فَوْقِ رَأْسِهِ وَ مِنْ تَحْتِ قَدَمِهِ فَإِنْ مَاتَ سَنَتَهُ حَضَرَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ يَحْضُرُونَ غُسْلَهُ وَ أَكْفَانَهُ وَ الِاسْتِغْفَارَ لَهُ وَ يُشَيِّعُونَهُ إِلَى قَبْرِهِ بِالاسْتِغْفَارِ لَهُ وَ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ مَدَّ بَصَرِهِ وَ يُؤْمِنُهُ اللَّهُ مِنْ ضَغْطَةِ الْقَبْرِ وَ مِنْ مُنْكَرٍ وَ نَكِيرٍ أَنْ يُرَوِّعَانَهُ [يُرَوِّعَاهُ] وَ يُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى الْجَنَّةِ وَ يُعْطَى كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ وَ يُعْطَى لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نُوراً [نُورٌ] يُضِيءُ لِنُورِهِ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَ يُنَادِي مُنَادٍ هَذَا مَنْ زَارَ الْحُسَيْنَ شَوْقاً إِلَيْهِ فَلَا يَبْقَى أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا تَمَنَّى يَوْمَئِذٍ أَنَّهُ كَانَ مِنْ زُوَّارِ الْحُسَيْنِ علیہ السلام.[1]

امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: » اگر لوگ یہ جان جاتے کہ امام حسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت میں کیا فضیلت و ثواب ہے تو یقیناً شدت و شوق و محبت میں اپنی جان دے دیتے اور دیدار حسرت میں ان کی سانسیں اٹک جاتیں راوی کہتا ہے میں نے عرض کیا امام حسین علیہ السلام کی زیارت کا اجر و ثواب کیا ہے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص شوق و رغبت کے تحت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کو جائے خداوند متعالی اسے ہزار حج اور عمرہ مقبولہ کا ثواب عطا کرے گا اور شہدائے بدر کے ہزار

---

۱ -کامل الزیارات، باب ۵۶، حدیث ۳، صفحہ ۲۶۹.

شہیدوں کے برابر اسے اجر دے گا اور ہزار روزے داروں کے برابر ثواب عطا کرے گا اور ہزار صدقہ مقبولہ کا ثواب اسے دے گا اور ہزار بندوں کے آزاد کرنے کا ثواب اس کے لئے لکھے گا اور مسلسل اس سال اسے ہر آفت جس کا کم ترین درجہ شیطان ہے اسے محفوظ رکھے گا، خداوند تعالیٰ ایک فرشتہ معین کرتا ہے کہ وہ اس کے آگے پیچھے داہنے بائیں اور اوپر اور اس کے قدموں کے نیچے سے اس کی حفاظت کرے اور اگر وہ اس سال دنیا سے چلا جائے تو رحمت الٰہی کے فرشتے اس کے غسل و کفن اور مغفرت کے لئے حاضر ہوتے ہیں اور اس کی لحد تک اس کے جنازے کے ساتھ اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور کاندھا دیتے ہیں اور جہاں تک آنکھ کی بینائی کام کرے اس کی قبر کو وسیع کردیتے ہیں اور خداوند تعالیٰ اسے فشار قبر اور منکر ونکیر کے خوف سے امان دیتا ہے اور اس کے لئے جنت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور اس کا نامہ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جاتا ہے اور روز قیامت اسے ایک نور عطا کیا جائے گا جس سے مغرب و مشرق میں اجالا پھیل جائے اور ایک منادی ندا دے گا: »یہ وہ شخص ہے جس نے شوق ومحبت امام حسین میں آپ کی زیارت کی اور اس آواز کے بعد اہل محشر میں کوئی بھی ایسا نہ ہوگا جو اس بات کی تمنا نہ کرے اے کاش! زائر امام حسین علیہ السلام ہوتا«

۳۔زیات میں خلوص نیت

۷۴- عَنْ أَبِي عبدالله علیہ السلام قَالَ: مَنْ زَارَ الْحُسَيْنَ علیہ السلام مُحْتَسِباً

لَا أَشَراً وَ لَا بَطَراً وَ لَا رِيَاءً وَ لَا سُمْعَةً مُحِّصَتْ عَنْهُ ذُنُوبُهُ كَمَا يُمَحَّصُ الثَّوْبُ بِالْمَاءِ فَلَا يَبْقَى عَلَيْهِ دَنَسٌ وَ يُكْتَبُ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ حِجَّةٌ وَ كُلَّ مَا رَفَعَ قَدَماً عُمْرَةٌ۔[1]

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: «جو شخص امام حسین علیہ السلام کی زیارت خدا کی رضایت کے لئے کرے نہ کہ تکبر و سرکشی اور خود نمائی کے لئے اور نہ اس لئے کہ لوگوں کے لئے ثابت کرے کہ وہ زیارت پہ گیا تو اس کے گناہ ایسے مٹا دئے جاتے ہیں جیسے لباس پانی سے پاک ہو جاتا ہے اور اس پر کوئی آلودگی باقی نہیں رہ جاتی اور اس کے اٹھنے والے ہر قدم کے ذریعہ ایک حج کا ثواب اور ہر قدم پر ایک عمرہ کا ثواب لکھا جاتا ہے»

امام حسین علیہ السلام کے خصوصی زائرین کے خاص درجات اور مقامات تک پہنچنے کے لئے ضروری ہے کہ دل کو ہر طرح کی علمی اور عملی آلودگی اور ملاوٹ سے پاک رکھا جائے ضروری ہے بد اخلاقی، خودخواہی، اتراہٹ اور غرور کو خود سے جدا کر دیا جائے خاص طور سے جو مخصوص زیارت کے دن ہیں اور اس میں بہت زیادہ بھیڑ اور اژدحام ہوتا ہے اس وقت وسائل اور سہولیات کی کمی ہوتی ہے ضروری ہے کہ ہم اس بات کا خیال رکھیں کہ سستی اور متعدد نفسانی ہیجانات سے دور رہیں تاکہ مبادا دیگر محترم اور عزیز زائرین ہمارے ذریعہ کسی بھی طرح کی اذیت کے شکار نہ ہوں ۔زیارتی فضا خاص کر اربعین حسینی کے ایام میں فداکاری، تواضع، محبت اور انکساری کی ہے ۔

---

۱ - کامل الزیارات، باب ۵۷، حدیث ۱، صفحہ ۲۷۲.

منتخب مصلح

ساتواں باب

با معرفت زیارت

منتخب مصلح

۷۵- عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْمَاضِي عليه السلام قَالَ: مَنْ زَارَ الْحُسَيْنَ عليه السلام عَارِفاً بِحَقِّهِ غَفَرَ اللهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَ مَا تَأَخَّرَ.[۱]

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص امام حسینؑ کی زیارت کرے اور آپ کے حق و منزلت کا عارف ہو اور اس سے آگاہ ہو تو خداوند تعالیٰ اس کے گزشتہ اور آئندہ گناہ کو معاف کر دیتا ہے یہ روایت بہت ہی شوق انگیز اور ہلا دینے والی ہے ،اس روایت میں بہت ہی عمیق معارف اور مطالب ہیں جن میں سے بعض کی جانب اشارہ کر رہے ہیں:

۱۔ہر سال کروڑوں لوگ دسیوں ممالک سے جدا عقائد و مذہب کے (یہاں تک کہ جو کوئی دین نہیں رکھتے) مختلف مناسبتوں منجملہ محرم،عرفہ اور اربعین پر امام حسین علیہ السلام کی زیارت کو جاتے ہیں جیسا کہ ہم نے پہلے عرض کیا کہ ان تمام زائرین کا نقطہ اشتراک الٰہی اور انسانی فطرت میں مشترک ہونا ہے جو کہ وہی روح خدا اور اہل بیت ہے یہی روح اس بات کا سبب ہوئی ہے کہ تمام انسان آگاہانہ یا ناآگاہانہ طور پر انسان کامل اور تمام خوبیوں اور زیبائیوں کے مظہر انسان کی جانب کھینچے چلے آئیں تمام زائرین اعم از شیعہ، سنی یہودی عیسائی اپنے آپ میں ایک طرح کی سنخیت اور کشش کا احساس کرتے ہیں جو اس آسمانی اصل و حقیقت میں پائی جاتی ہے ۔

---

۱ - کامل الزیارات، باب ۵۴، حدیث ۹، صفحہ ۲۶۳.

۲۔ رحیم و کریم پروردگار اور اس کے خلفاء اور جانشین حضرات روئے زمین پر کریم ہیں اور تمام لوگوں کے لئے زمین پر اعم از مومن و غیر مومن کرم نوازی کرتے ہیں اور اس رحمت کو رحمت رحمانیہ یعنی الٰہی عام رحمت کہتے ہیں۔

۳۔ ظاہر سی بات ہے کہ جو بھی عام از مسلمان و غیر مسلمان اہل بیت علیہم السلام کی زیارت کو جائے گا وہ اسی رحمت رحمانیہ کے ذریعہ خالی ہاتھ واپس نہیں ہوگا اور یقیناً وہ نتیجہ و اجر کا حامل ہوگا۔

۴۔ خداوند تعالیٰ اور اہل بیت علیہم السلام رحمت کے دوسری نوعیت کے حامل ہیں جسے رحمت رحیمیہ کہتے ہیں یہ رحمت خاص طور سے مومنین اور وہ لوگ جو عمیق معرفت اور آسمانی خانوادے کے دین پر ایمان رکھتے ہوئے زیارت کرتے ہیں ان سے متعلق ہوتی ہے بہت سارے درجات اور مقامات اور اجر جو کہ اہل بیت علیہم السلام کے زائرین کے لئے ہے وہ اہل معرفت مومنین سے مخصوص ہے۔

۵۔ یہاں پر ایک بنیادی سوال ہے کہ یہ معرفت جو کہ ان درجات ومقامات کے وصول کا سبب ہے وہ کیا ہے؟

ہم یہاں پر اس معرفت کے اہم ترین نکات کو بعنوان یاد دہانی اور اپنے قارئین کرام کے مزید معلومات کے لئے بطور اختصار پیش کر رہے ہیں:

۱۔ معرفت، علم سے جدا چیز ہے

علم و آگاہی جب ایمان اور قلبی عقیدے کے ساتھ ہو تو اسے معرفت کا نام دیتے ہیں سب جانتے ہیں کہ اندھیرا اور مردہ شخص خوفناک نہیں ہوتا اور لوگوں سے ان کی عقل یہ کہتی ہے کہ اندھیرا اور مردہ خوفناک نہیں ہوتے لیکن ان کا دل اس عقلی حکم کو قبول نہیں کرتا اور وہ تاریکی اور مردے سے ڈرتے ہیں بالفاظ دیگر ان کے دل جو کہ ان کی شخصیت کا ایک اصلی باب ہے ان کے عقل کے حکم کو قبول نہیں کرتا، بہت

سارے لوگ جانتے ہیں کہ دین کے احکامات پر عمل مثلاً نماز یا حجاب کی رعایت، خمس کی ادائیگی واجب ہے اور اس کا ترک کرنا حرام ہے لیکن عملی زندگی میں اس کی رعایت نہیں کرتے یہ لوگ باوجود اس کے کہ جانتے ہیں کہ واجبات دین کی رعایت نہ کرنے سے خدا سے دوری اور آل محمد علیہم السلام کی اذیت کا سبب ہے اور رحمت سے محرومیت اور ان کی خاص توجہ سے دوری ہے لیکن شیطان کے حکم و وسوسے اور اپنے ہوائے نفس کا اتباع کرتے ہوئے اسے خدا کے حکم اور اہل بیت کی مرضی پر ترجیح دیتے ہیں ان افراد کا دین اور احکامات الٰہی سے آگاہی ان کے عمل میں اور قانون الٰہی کی رعایت میں موثر نہیں یہ تمام افراد عمل میں اس شخص کے برابر ہیں جو خدا اور دین خدا کے احکامات سے جاہل ہے یہ گروہ اہل بیت علیہم السلام سے نیز اپنی زندگی میں ان کی روش سے متاثر نہیں یہاں تک کہ اس بات کا بھی سبب نہیں ہوتا کہ یہ لوگ اہل بیت علیہم السلام کے عاشق ہوں اور ان کی روش زندگی کو ان کے دشمنوں کی روش زندگی پر ترجیح دیں، اگر ان افراد سے کہئے کہ کیا تم نہیں چاہتے کہ اہل بیت علیہم السلام کے ساتھ جنت میں ان کے ہم نشین ہو تو یقیناً ان کا جواب ہاں اور مثبت میں ہوگا لیکن عملی میدان میں کوئی بھی کام ایسا نہیں کرتے جو جنت میں اہل بیت علیہم السلام کی ہمراہی کا سبب ہو اگر ان سے پوچھا جائے کہ کیا تم چاہتے ہو کہ جہنم جاؤ؟ سب یک زبان ہو کر یہی کہیں گے کہ نہیں ہم جہنم جانا نہیں چاہتے لیکن ان کی روش زندگی ایسے اعمال و اخلاق سے بھری ہوئی ہے جو جہنمی ہے جس وقت اس کا علم و آگاہی خدا، اہل بیت اور دین الٰہی سے متعلق روش زندگی میں موثر ہو اور اسکے دل کو زندگی کے عملی میدان میں لے آئے تو اس کا نام معرفت ہوگا۔

۲۔ معصومین علیہم السلام مکمل اور بہترین نمونے

منجملہ ان چیزوں کے جو معرفت کے تحقق میں بنیادی کردار ادا کرتی ہیں وہ اس بات کا عقیدہ اور اس حقیقت کا اعتراف کرنا ہے کہ اہل بیت علیہم السلام انسانیت کی ہدایت

اور ان کو اعلیٰ مقام تک پہونچانا اور قرب الٰہی کے حصول میں اللہ کے منتخب بندے ہیں جس طرح کہ خداوند تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس بات کی تاکید کی ہے کہ اہل بیت علیہم السلام علم الٰہی کے حامل اور وہ لوگوں میں سب سے زیادہ خدا کی معرفت رکھنے والے اور دین وکتاب کے عالم ہیں اسی سبب یہ لوگ خاص عصمت کے حامل ہیں تاکہ انسانیت کے رشد و ہدایت کے لئے اور ان کے اعلیٰ ترین مقام قرب الٰہی تک رسائی کے لئے بہترین نمونہ بن سکیں۔

۳۔روش زندگی میں معصوم کی اطاعت

معصومین علیہم السلام کی اطاعت تمام لوگوں پر واجب ہے اور ان کے احکامات کی مخالفت لطف و رحمت الٰہی سے محرومی کا سبب اور جہنم میں جانے کا باعث ہے اس لئے کہ اگر کوئی ان کے احکامات اور فرمودات کو اپنی روش زندگی کا عنوان قرار نہ دے تو وہ شخصیت کے لحاظ سے انسانی اعلیٰ درجہ کو طے نہیں کرسکتا اور خود بخود جنت تک رسائی اور انسانی اعلیٰ درجات سے محروم ہوجائے گا سچ بتائیں اگر ایک استاد یا مربی کے شاگرد اس کے احکامات پر عمل نہ کریں تو کیا وہ کسی درجہ و منصب تک پہنچ سکیں گے اور اس کے ہمراہ ہوں گے؟

۴۔خداوند تعالیٰ بارہ اماموں کے علاوہ ہدایت کے لئے روئے زمین پر کسی انسان کی حاکمیت پر راضی نہیں ہے

خداوند تعالیٰ نے انسانوں کو زحمت ومشکلات سے بچانے کے لئے اور راہ سعادت کو سکون و سلامت سے طے کرنے کے لئے انہیں ائمہ معصومین علیہم السلام کی پیروی کا حکم دیا ہے نیز یہ کہ معصومین علیہم السلام کے علاوہ (جو کہ راہ ہدایت کے منتخب اور معصوم ہادی ہیں) کسی دوسرے کو کسی بھی صورت میں انسانیت کے عظیم منصب یعنی صراط مستقیم کی ہدایت پر مسلط نہیں کیا اور اس سے منع کرتے ہوئے فرمایا:

﴿اتَّقُوا اللَّهَ وَ كُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ﴾[1] اللہ سے ڈرو اور صادقین کے ساتھ ہو جاؤ

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: «اس سے مراد ہم (اہل بیت) ہیں »

جملہ » خدا سے ڈرو » سچے لوگوں کی ہمراہی سے پہلے ایک خاص معنی کا حامل ہے اور یہ جملہ در حقیقت ایک طرح کی تنبیہ ہے، خدا کی جانب سے کہ اگر لوگ اپنے سچے اور الٰہی امام کی ہمراہی اور اطاعت سے سر پیچی کریں گے تو حقیقی سعادت کی راہ سے منحرف ہو کر تباہی و بربادی کی ڈگر پر چلے جائیں گے اور یقیناً عذاب الٰہی سے دوچار ہوں گے ایسا عذاب جس کو خود انہوں نے اپنے لئے مہیا کیا ہے یعنی اصلی اور حقیقی کمالات تک نہ پہنچنے کا عذاب اور وہ چیز جو ان کے لئے ضروری ہے اس سے محروم کرنا اور جو چیز ان کی خوشبختی اور سعادت کے لئے لازم ہے اس دور کرنا ہے۔

«قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى: لَأُعَذِّبَنَّ كُلَّ رَعِيَّةٍ فِي الْإِسْلَامِ دَانَتْ بِوَلَايَةِ كُلِّ إِمَامٍ جَائِرٍ لَيْسَ مِنَ اللَّهِ وَ إِنْ كَانَتِ الرَّعِيَّةُ فِي أَعْمَالِهَا بَرَّةً تَقِيَّةً وَ لَأَعْفُوَنَّ عَنْ كُلِّ رَعِيَّةٍ فِي الْإِسْلَامِ دَانَتْ بِوَلَايَةِ كُلِّ إِمَامٍ عَادِلٍ مِنَ اللَّهِ وَ إِنْ كَانَتِ الرَّعِيَّةُ فِي أَنْفُسِهَا ظَالِمَةً مُسِيئَةً»

امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یقیناً میں ہر اس امت پر عذاب کروں گا جو اسلام میں ایسے ظالم امام اور حاکم کی پیروی کرے جو خدا کی جانب سے نہیں ہے ہر چند وہ ملت اور امت، اعمال میں نیک اور پرہیز گار ہو اور یقیناً میں اس امت و رعایا سے در گزر اور عذاب کرنے سے چشم پوشی کروں گا جو اللہ کی جانب سے معین کردہ امام عادل کی پیروی کرے ہر چند وہ اپنے اعمال کے سلسلے میں ستم گر و بد اعمال ہو۔

امام محمد باقر علیہ السلام کی وضاحت کے ذریعہ سے «خدا سے ڈرو» کے معنی سچے ائمہ کی

مصلح منتخب

---

۱ - سورہ توبہ، آیہ ۱۱۹.

ہمراہی کی حکم سے پہلے اور اس حکم کو دریافت کرنے سے قبل واضح ہوگیا ہے اوران وضاحتوں سے یہ معلوم ہوا کہ دنیا و آخرت کی سعادت کے حصول کے لئے اہم ترین چیز ایک الٰہی رہبر کی ضرورت ہے جو مکمل طور سے نمونہ اور تمام علوم وفنون میں مہارت رکھتاہو اور اس حد تک ضروری ہے کہ اگر ہم اس الٰہی نمونے سے محروم ہوجائیں تو چاہے جتنی تلاش وکوشش کریں تاکہ نیک اور اچھے اعمال انجام دیں کبھی بھی نتیجہ تک نہیں پہونچ سکیں گے لیکن ایک معصوم نمونے اور وجود کے ذریعہ یقیناً اس راہ کو طے کر سکیں گے ہر چند ہمارے امور میں کچھ خطائیں اور غلطیاں ہوں، قرآن کریم میں خدا فرماتا ہے:

﴿وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللَّهِ[1]﴾

اور اس سے زیادہ گمراہ کون ہے جو خدائی ہدایت کے بغیر اپنی خواہشات کا اتباع کرلے.

پس تمام انسان یا الٰہی علم ورہنمائی اور مہارت کے تابع ہیں اور ایسی صورت میں ہدایت یافتہ اور خوشبخت ہوں گے یا الٰہی رہنمائی سے دور رہ کر اپنے ہوائے نفس کے تابع ہوں گے جو کہ ایسی صورت میں گمراہ وشقی و بدبخت ہوں گے۔

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام مذکورہ آیت کے سلسلے میں فرماتے ہیں:

مَنِ اتَّخَذَ دِينَهُ رَأْيَهُ بِغَيْرِ إِمَامٍ مِنْ أَئِمَّةِ الْهُدَى[2]

«(تمام لوگوں میں سب سے زیادہ گمراہ وہ ہے) جو ائمہ معصومین کی رہنمائی کے بغیر دین پر اپنی رائے اور نظریہ کے ذریعہ عمل کرے۔

۵۔ مودت، محبت سے جدا ہے

اہل بیت علیہم السلام سے مودت قرآنی نص کے تحت واجب اور تاکید الٰہی ہے نیز حقیقی

۱ - سورہ قصص، آیہ ۵۰.
۲ - اصول کافی، جلد ۱، صفحہ ۳۷۴.

دین داری کی شرط ہے ۔مودت محبت سے جدا ہے،مودت یعنی محبت کے ساتھ ساتھ اطاعت اور وفاداری ۔

طول تاریخ میں مسلمانوں کے تمام فرق و مذاہب اہل بیت علیہم السلام سے محبت رکھتے تھے اور رکھتے ہیں اور ان سے اظہار محبت کرتے ہیں ۔

لیکن بنیادی سوال یہ ہے کہ قرآن کریم میں الٰہی حکم کے تحت اور مسلسل رسول اسلام کی تاکید کے تحت ائمہ علیہم السلام خاص طور سے حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے الفت رکھتے تھے تو پھر یہ سارے ائمہ کرام نہایت ہی تنہائی کسمپرسی کے عالم میں ان تمام دعوائے محبت کرنے والے مسلمانوں کے ہاتھوں قتل کیوں ہوئے؟

اس وقت روئے زمین پر تنہا حجت خدا اور زمانے کا امام جو کہ گیارہ سو اسّی (۱۱۸۰) سال سے زیادہ عرصے سے حضرت امام علی علیہ السلام کے فرمان کے مطابق تنہا، معاشرے سے دور کیا ہوا اور صحرا نورد کیوں ہے؟آخر کیوں اپنی اولادوں اور دنیا کے تمام لوگوں کے نجات کے لئے ظہور نہیں کرتے؟

ان تمام سوالات کا جواب یہ ہے کہ تمام مسلمان حضرات اہل بیت علیہم السلام سے محبت تو کرتے ہیں مودت نہیں اس بات کی طرف توجہ فرمائیں کہ کائنات کے پہلے مظلوم حضرت علی علیہ السلام نے اپنے فرزند مہدی صاحب الزمان عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف جو کہ ان کے وارث ہیں ان کی مظلومیت کے بارے میں فرماتے ہیں جو کہ ان کی تنہائی، کسمپرسی اور دربدری کے سلسلے میں ہے ۔

هُوَ الطَّرِيدُ الشَّرِيدُ الْفَرِيدُ الْوَحِيدُ[1] «وہ (صاحب عصر) شہر سے نکالا ہوا، تنہا، صحرا نورد اور لاچار ہے «

جبکہ تمام مسلمان جانتے ہیں کہ حجت خدا اور زمین پر خلیفہ الٰہی تنہا اور مظلوم

---

۱ - غیبت نعمانی، صفحہ ۱۷۹، حدیث ۲۴.

ہے اور ہر دن آواز دیتا ہے کہ «هل من ناصر ینصرنی» پھر بھی اس کے ظہور کے لئے کوئی اقدام نہیں کرتے کیا صاحب عصر نے اپنے ظہور کی شرط کو اپنے شیعوں کی وفاداری اور ہمدلی نہیں بتایا ہے؟ پھر آخر کیوں آنجناب کے ظہور کے تحقق کے لئے مودت واتحاد کو اپنے معاشرے میں قائم نہیں کرتے ،سرکار یوسف زہرا (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کی مظلومیت اور تنہائی کو خاطر میں نہ لانا اور ظہور کی رکاوٹ کو بر طرف نہ کرنا نہ صرف یہ کہ سرکار حضرت حجت عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اور اپنے حق میں ظلم ہے بلکہ اللہ، اہل بیت علیہم السلام اور دنیا کے تمام لوگوں کے حق میں خیانت بھی ہے،امام خمینیؒ کے نظریہ کے تحت اگر اسلامی جمہوریہ ایران کے تمام مسئولین اور ذمہ دار افراد سرکار حجت (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کے ظہور کی رکاوٹوں کو برطرف کرنے اور عالمی حکومت کے قائم ہونے کی کوشش میں نہیں ہیں تو وہ خیانت کار اور خطر ساز ہیں ہرچند وہ ملت اور لوگوں کے لئے خدمات انجام دیں ۔[1]

معرفت اہل بیت کے یہ بعض اصلی عناصر ہیں کہ اگر زائر کے اندر پیدا ہوجائیں تو اس درجہ کمال تک پہنچ جائے گا کہ خدا اس کے گزشتہ و آئندہ گناہوں کو معاف کردے گا،با معرفت زائر جانتا ہے کہ اہل بیت علیہم السلام خاص طور سے امام حسین علیہ السلام کی زیارت وہ بھی اربعین کے دنوں کی زیارت، امام حسین علیہ السلام سے تجدید عہد و بیعت ہے جو کہ انسانیت کے دشمنوں سے جنگ و مقابلہ کی تحریک کو جاری وساری رکھنا ہے ۔

با معرفت زائر بخوبی جانتا ہے کہ اربعین کا دن بہترین دن ہے اور کربلا کی سرزمین بہترین سرزمین ہے جو کہ عالمی ظہور کے مقدمات فراہم کرنے کے لئے ہے اور یہ ظہور تمام ادیان کا موعود اور تمام انسانیت کو نجات دینے والا ہے ۔

با معرفت زائر اپنی تمام معنوی اور مادی کاوشوں کے ذریعہ اس بات کی کوشش کرتا ہے کہ اربعین کی زیارت کو عظیم تر بنائے،با معرفت زائر جانتا ہے کہ روئے زمین پر

۱ -صحیفہ امام خمینیؒ، جلد ۲۱، صفحہ ۱۰۸ و ۱۰۷.

فرزندان امام عصر کے اتحاد کے لئے اربعین کی پیدل زیارت ایک اہم کردار ادا کرتی ہے اربعین کی زیارت میں شرکت کرنے والے دنیا کے گوشہ و کنار سے ہر مذہب و ملت سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ زائر ان سب کی محبت وخدمت میں بھرپور کوشش کرتا ہے۔

بامعرفت زائر حسین، کا عشق ومعرفت جتنا زیادہ ہوگا اتنا ہی زیادہ اس کی توجہ اور مودت منتقم خون حسین اور بشریت کے نجات دھندہ یعنی سرکار یوسف زہراؑ سے متعلق زیادہ ہوگی لہٰذا بامعرفت زائر اہل بیت علیہم السلام کے مجالس خاص طور سے اربعین کی فضا کو مہدوی بنانے کی پوری کوشش کرتا ہے۔

۶۔امام حسین علیہ السلام کا زائر یقیناً مہدوی ہے

اربعین میں بامعرفت زائر کا اہم ترین نعرہ «لبیک یا مہدی «ہے وہ خوب جانتا ہے کہ نہایت ہی حسین نعرہ «لبیک یا حسین «کا باطن اور معنوی نعرہ «لبیک یا مہدی «ہے، وہ اس حقیقت کو بخوبی جانتا ہے کہ «لبیک یامہدی» کے بغیر «لبیک یاحسین» کا نعرہ کبھی بھی معنوی لحاظ سے متحقق نہیں ہوسکتا اور اس کے بغیریہ صرف اور صرف ایک نعرہ اور زبانی جمع خرچ ہے جس کی کوئی معنوی اور عملی پشت پناہی نہیں ہے۔

بامعرفت زائر اس بات کو اچھی طرح جانتا ہے اور مطمئن ہے کہ خون امام حسین علیہ السلام اور تمام انبیاء و اولیاء کا انتقام صرف اور صرف تمام ادیان کے نجات دھندہ کے خیمہ میں ہی میسر ہے اور وہ اس عالمی نجات دھندہ کے اعوان و انصار میں سے ہے۔

بامعرفت زائر اس بات کا یقین رکھتا ہے کہ بشریت کے دشمن اور عالمی سامراجیت سے علمی اور عملی برسرپیکار ہوئے بغیر جو کہ اصلی رکاوٹ ہیں وہ خون حسین علیہ السلام کے منتقم کا ساتھ نہیں دے سکتا وہ اچھی طرح جانتا ہے کہ «لبیک یا حسین «کا نعرہ اور

محبت حسین علیہ السلام کا دعویٰ امام حسین علیہ السلام اور ان کے فرزند پاک یوسف زہرا عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے دشمنوں سے مقابلہ اور دوری کیئے بغیر ایک جھوٹے دعوے کے سوا کچھ نہیں ہے اور ایک ایسا نعرہ ہے جو نوک زبان سے ادا ہو کر ہوا میں بکھر جاتا ہے اور کچھ نہیں۔

نتیجۃً با معرفت زائر یہ خوب جانتا ہے کہ اگر وہ مہدوی نہیں ہو گا اور یوسف زہرا عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور کی رکاوٹوں کو دور کرنے کے لئے عملی اقدام نہیں کرے گا تو اس نے خدا اور اہل بیت علیہم السلام اور دنیا کے تمام لوگوں کے ساتھ خیانت کی ہے۔

جو بھی اربعین اور اس کے عالمی آثار و اثرات اور اربعین کے اہم کردار جو کہ ادیان عالم کے نجات دہندہ کے ظہور کا مقدمہ ساز ہے اس سے آشنا ہو گا تو اس بات کو بخوبی سمجھ سکے گا کہ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کا اس قدر ثواب کیوں ہے؟

زیارت سید الشہداء علیہ السلام اور آپ کی مجالس عزا اور دیگر اولیائے الٰہی کا ذکر طول تاریخ میں دین و معارف الٰہی کی بقا کا اصلی سبب رہا ہے اور ہے یہ تمام آثار دھیرے دھیرے عالمی ،اربعینی حماسہ کی شکل میں تبدیل ہوگیا جو کہ اس وقت حق و عدالت کے عاشقوں کا عظیم ترین اجتماع میں تبدیل ہوگیا ہے۔

اس وقت اربعین صاحب الزمان کے فوجیوں کی ترتیب و تنظیم کا عظیم ترین مرکز ہے جس کی بنیاد آنجناب سے وفاداری و محبت ہے اس عالمی بے نظیر اور لاثانی اور وقت و موقعیت کی نزاکت کو پہچاننا ہو گا اور سرکار حجت عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے قبولیت کی خاطر اس سے استفادہ کے لئے خود کو آمادہ کرنا ہو گا۔

آٹھواں باب

امام حسینؑ کے مصائب میں شعر کہنے، گریہ کرنے اور دوسروں کو رلانے کا ثواب

منتخب مصلح

ا۔ خداوند تعالیٰ کا امام حسین علیہ السلام کے مصائب پڑھنا

۷۶ -...قالَ یا مُوسَی اَعفو عمَّنِ استَغفَرنی اِلّا قاتِلَ الحُسَینِ قَالَ مُوسَی یَا رَبِّ وَ مَنِ الْحُسَیْنُ علیہ السلام قَالَ لَهُ: الَّذِی مَرَّ ذِكْرُهُ عَلَیْکَ بِجَانِبِ الطُّورِ قَالَ یَا رَبِّ وَ مَنْ یَقْتُلُهُ قَالَ یَقْتُلُهُ اُمَّةُ جَدِّهِ الْبَاغِیَةُ الطَّاغِیَةُ فِی أَرْضِ کَرْبَلَاءَ وَ تَنْفِرُ فَرَسُهُ وَ تُحَمْحِمُ وَ تَصْهِلُ وَ تَقُولُ فِی صَهِیلِهَا الظَّلِیمَةَ الظَّلِیمَةَ مِنْ اُمَّةٍ قَتَلَتْ ابْنَ بِنْتِ نَبِیِّهَا فَیَبْقَی مُلْقًی عَلَی الرِّمَالِ مِنْ غَیْرِ غُسْلٍ وَ لَا کَفَنٍ وَ یُنْهَبُ رَحْلُهُ وَ یُسْبَی نِسَاؤُهُ فِی الْبُلْدَانِ وَ یُقْتَلُ نَاصِرُهُ وَ تُشْهَرُ رُءُوسُهُمْ مَعَ رَأْسِهِ عَلَی أَطْرَافِ الرِّمَاحِ یَا مُوسَی! صَغِیرُهُمْ یُمِیتُهُ الْعَطَشُ وَ کَبِیرُهُمْ جِلْدُهُ مُنْکَمِشٌ یَسْتَغِیثُونَ وَ لَا نَاصِرَ وَ یَسْتَجِیرُونَ وَ لَا خَافِرَ. قَالَ فَبَکَی مُوسَی علیہ السلام وَ قَالَ: یَا رَبِّ وَ مَا لِقَاتِلِیهِ مِنَ الْعَذَابِ قَالَ: یَا مُوسَی عَذَابٌ یَسْتَغِیثُ مِنْهُ أَهْلُ النَّارِ بِالنَّارِ لَا تَنَالُهُمْ رَحْمَتِی وَ لَا شَفَاعَةُ جَدِّهِ وَ لَوْ لَمْ تَکُنْ کَرَامَةً لَهُ لَخَسَفَتْ بِهِمُ الْأَرْضُ. قَالَ مُوسَی بَرِئْتُ إِلَیْکَ اللَّهُمَّ مِنْهُمْ وَ مِمَّنْ رَضِیَ بِفِعَالِهِمْ فَقَالَ سُبْحَانَهُ یَا مُوسَی! کَتَبْتُ رَحْمَةً لِتَابِعِیهِ مِنْ عِبَادِی وَ اعْلَمْ أَنَّهُ مَنْ بَکَی عَلَیْهِ أَوْ أَبْکَی أَوْ تَبَاکَی حَرَّمْتُ جَسَدَهُ عَلَی النَّارِ[1]»

ا - بحارالأنوار، جلد ۴۴، صفحہ ۳۰۸.

«حضرت موسیٰ علیہ السلام نے گناہ گار بندوں کے بخشش کی درخواست کی تو خدا نے فرمایا اے موسیٰؑ جو بھی مجھ سے گناہ کی معافی مانگے گا میں اسے معاف کردوں گا سوائے قاتل حسین کے

کون حسین!

وہی حسین جس کے بارے میں ہم نے وادی طور پر تم سے گفتگو کی تھی

ان کو کون قتل کرے گا؟

ان کے جد کی باغی اور ظالم امت سرزمین کربلا پر ان کو قتل کرے گی اور انکا گھوڑا فریاد کرے گا اور صیحہ کرتے ہوئے کہے گا «مدد، مدد، ہائے افسوس، ہائے افسوس اس امت کے ہاتھوں جس نے اپنے رسول کی بیٹی کے بیٹے کو قتل کر ڈالا»

ان کا جسم بیابان میں بے غسل و کفن پڑا رہے گا ان کے خیمے تاراج کر دئے جائیں گے، ان کے اہل حرم اسیر ہو کر شہر بہ شہر پھرائے جائیں گے ان کے تمام اصحاب قتل کئے جائیں گے، ان سروں کو نیزوں پر اٹھا کر شہر بہ شہر پھرایا جائے گا۔

اے موسیٰؑ! ان کے بچے پیاس کی شدت سے جاں بحق ہوں گے اور ان کے بزرگ افراد (پیاس کی شدت سے جاں بلب) کی کھال سمٹ جائے گی اور جگہ جگہ سے پھٹ جائے گی وہ جس کسی بھی سے استغاثہ یا مدد چاہیں گے کوئی ان کی مدد نہیں کرے گا اور جس سے بھی پناہ مانیں گے وہ پناہ نہیں دے گا۔

حضرت موسیٰؑ نے گریہ کیا اور پوچھا ان کے قاتلین کس عذاب

سے دوچار ہوں گے؟

اے موسیٰؑ وہ ایسے عذاب کا مزہ چکھیں گے کہ اہل جہنم ان کے عذاب کی گرمی سے بھاگ کر دوسرے شعلوں میں پناہ لیں گے اور میری رحمت اور (حسین) کے جد کی شفاعت انہیں نصیب نہیں ہو گی۔

اگر (محمد کی) عظمت و بزرگواری پیش نظر نہ ہوتی تو یقیناً میں حکم دیتا کہ زمین ان سب کو نگل جائے۔

جیسے ہی موسیٰؑ نے یہ سنا عرض کی خدایا میں ان لوگوں سے تیری بارگاہ میں پناہ مانگتا ہوں اور ان لوگوں سے پناہ مانگتا ہوں جو قاتلین حسینؑ کے عمل سے راضی ہیں۔

اے موسیٰؑ جو بھی حسینؑ پیروی کرے گا اس پر میری رحمت نازل ہوگی اور جان لو کہ جو بھی ان پر گریہ کرے گا یا دوسروں کو حسین کے غم میں رلائے گا یا رونے کی صورت بنائے گا اس پر آتش جہنم کو حرام قرار دوں گا۔

۲۔رسول اسلام ﷺ اور حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا حسین علیہ السلام کے مصائب خواں

۷۷-رُوِیَ أَنَّهُ لَمَّا أَخْبَرَ النَّبِیُّ ﷺ ابْنَتَهُ فَاطِمَةَ بِقَتْلِ وَلَدِهَا الْحُسَيْنِ وَ مَا يَجْرِی عَلَيْهِ مِنَ الْمِحَنِ بَكَتْ فَاطِمَةُ بُكَاءً شَدِيداً وَ قَالَتْ يَا أَبَةِ مَتَى يَكُونُ ذَلِکَ؟ قَالَ: فِی زَمَانٍ خَالٍ مِنِّی وَ مِنْکِ وَ مِنْ عَلِیٍّ علیہ السلام. فَاشْتَدَّ بُكَاؤُهَا وَ قَالَتْ يَا أَبَةِ فَمَنْ يَبْكِی عَلَيْهِ؟ وَ مَنْ يَلْتَزِمُ بِإِقَامَةِ الْعَزَاءِ لَهُ؟ فَقَالَ: النَّبِیُّ ﷺ:

يَا فَاطِمَةُ! عليها السلام إِنَّ نِسَاءَ أُمَّتِي يَبْكُونَ عَلَى نِسَاءِ أَهْلِ بَيْتِي وَ رِجَالَهُمْ يَبْكُونَ عَلَى رِجَالِ أَهْلِ بَيْتِي وَ يُجَدِّدُونَ الْعَزَاءَ جِيلًا بَعْدَ جِيلٍ فِي كُلِّ سَنَةٍ فَإِذَا كَانَ الْقِيَامَةُ تَشْفَعِينَ أَنْتِ لِلنِّسَاءِ وَ أَنَا أَشْفَعُ لِلرِّجَالِ وَ كُلُّ مَنْ بَكَى مِنْهُمْ عَلَى مُصَابِ الْحُسَيْنِ عليه السلام أَخَذْنَا بِيَدِهِ وَ أَدْخَلْنَاهُ الْجَنَّةَ يَا فَاطِمَةُ عليها السلام! كُلُّ عَيْنٍ بَاكِيَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا عَيْنٌ بَكَتْ عَلَى مُصَابِ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَإِنَّهَا ضَاحِكَةٌ مُسْتَبْشِرَةٌ بِنَعِيمِ الْجَنَّةِ[1]

روایت میں آیا ہے کہ جس وقت رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو امام حسین علیہ السلام کی شہادت اور ان کے مصائب کی اطلاع دی تو شہزادی نے بہت گریہ کیا اور پوچھا بابا یہ واقعہ کب پیش آئے گا؟

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب ہم، تم اور علی میں سے کوئی ایک بھی دنیا میں نہیں رہے گا۔

شہزادی کے شدت گریہ میں اضافہ ہوگیا اور پوچھا: بابا پھر آخر میرے حسین پر کون گریہ کرے گا؟ کون ان کے لئے فرش عزا بچھائے گا؟

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت کی عورتیں میرے خاندان کی عورتوں پر گریہ کریں گی اور میرے امت کے مرد میرے خاندان کے مردوں پر اور آنے والی ہر نسل حسین کے لئے فرش عزا بچھائے گی، روز محشر تم ان رونے والی

۱- بحار الانوار، جلد ۴۴، صفحہ ۲۹۲.

عورتوں کی شفاعت کروں گی اور میں مردوں کی۔ جو بھی حسین کے غم میں آنسو بہائے گا میں اسکے ہاتھ کو پکڑ کر جنت میں داخل کروں گا اے فاطمہ علیہا السلام روز محشر تمام آنکھیں اشک بار ہوں گی سوائے ان آنکھوں کے جنہوں نے حسین کے غم میں آنسو بہائی ہیں وہ شاد وخوشحال ہوں گی اور وہ جنتی نعمتوں سے سرشار ہوں گے۔

۷۸. قال الصَّادقُ علیہ السلام: يا ابا هَارُونَ! مَنْ أَنْشَدَ فِي الْحُسَيْنِ علیہ السلام شِعْراً فَبَكَى وَ أَبْكَى عَشْراً كُتِبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَ مَنْ أَنْشَدَ فِي الْحُسَيْنِ علیہ السلام شِعْراً فَبَكَى وَ أَبْكَى خَمْسَةً كُتِبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَ مَنْ أَنْشَدَ فِي الْحُسَيْنِ علیہ السلام شِعْراً فَبَكَى وَ أَبْكَى وَاحِداً كُتِبَتْ لَهُمَا الْجَنَّةُ وَ مَنْ ذُكِرَ الْحُسَيْنُ علیہ السلام عِنْدَهُ فَخَرَجَ مِنْ عَيْنِهِ [عَيْنَيْهِ] مِنَ الدُّمُوعِ مِقْدَارُ جَنَاحِ ذُبَابٍ كَانَ ثَوَابُهُ عَلَى اللهِ وَ لَمْ يَرْضَ لَهُ بِدُونِ الْجَنَّةِ.[1]

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: «اے ابا ہارون جو بھی حسین علیہ السلام کے لئے شعر کہے اور پھر گریہ کرے اور دس لوگوں کو رلائے اس کے لئے جنت واجب ہے اور جو کوئی امام حسین علیہ السلام کے لئے شعر کہے اور خود گریہ کرے اور پانچ لوگوں کو گریہ کرائے تو اس پر جنت واجب ہے اور اگر کسی کے سامنے حسین بن علی علیہما السلام کے مصائب پڑھے جائیں اور اس کی آنکھ سے مکھی کے پر کے برابر آنسو نکلیں تو خدا پر لازم ہے کہ اس کے اجر وثواب میں جنت سے کم تر کوئی چیز اسے عطا نہ کرے»۔

---

۱ - کامل الزیارات، باب ۳۳، حدیث ۱، صفحہ ۱۹۸.

حوالے جات

قرآن کریم

مفاتیح الجنان

نہج البلاغہ

ابن قولیہ، جعفر بن محمد کامل الزیارات، دارالمرتضویہ، نجف اشرف،۱۳۵۶ھ۔ش

نوری، حسین بن محمد تقی، مستدرک الوسائل، موسسہ آل البیت، قم، ۱۴۰۸ھ۔ق

علامہ مجلسی، بحار الانوار، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۱۴۰۳ھ۔ق

کلینی، عمر بن یعقوب، اصول کافی، دار الکتاب الاسلامیہ، تہران، ۱۴۰۷ھ۔ق

صحیفہ امام، موسسہ تنظیم و نشر آثار حضرت امام خمینیؒ، ۱۳۹۷ھ۔ش

نعمانی، محمد بن ابراھیم، الغیبۃ للنعمانی، نشر صدوق، تہران، ۱۳۹۷ھ۔ش

آمدی، عبد الواحد بن محمد، غرر الحکم ودرر الکلم، دارالکتب السلامی، قم۔ ۱۴۱۰ھ۔ق

شجاعی، محمد، آشتی با امام زمان، نشر محیی، قم، ۱۳۹۴ھ۔ش

رخشاد، محمد حسین، در محضر علامہ طباطبائی، انتشارات سماء قلم، ۱۳۸۲ھ۔ش

موسسہ فرہنگی ہنری خیریہ منتظران منجی کا اجمالی تعارف

■ مرکزی دفتراور خرید و فروخت کا ایڈریس ■

شہر: تہران، شہر ری، میدان حضرت عبد العظیمؑ، خیابان قم، نرسیدہ بہ میدان شہدای شاملو (فرمانداری) خیابان شہید کاشانی، کوچہ شہید سید برزگر، پلاک 13، (دفتر کا وقت: 19-8) ٹیلیفون نمبر: +9821 5-55972450-

■ شعبہ قم ■

خیابان معلم ، ربروی بیت امام (رہ) معلم 10 کوچہ 6، پلاک 98 (دفتر کا وقت: 14-8) ٹیلیفون نمبر: -37736257 +9825

■ شعبہ مشہد ■

پیروزی 15، دھخدا 16، پلاک 13

+985138720160 دفتر کا وقت: 8:30-13:30)

ٹیلیفون نمبر: +985437665955

موبائیل نمبر: +989103174110

■ شعبہ کرج ■

میدان شہید فہمیدہ، خیابان والفجر (آسیاب بر.جی) کوچہ نسترن 3، ساختمان شمارہ 14۔

(دفتر کا وقت: بعد از ظہر) ٹیلیفون نمبر: -5-32740835 +9826

■ شعبہ رشت ■

خیابان معلم ، کوچہ گلہا، موسسہ قرآنی شہید بہشتی

(دفتر کا وقت: 9:30 13:30- اور 16:30 20:30-)

■ شعبہ قائم شہر ■

خیابان ساری، جنب کوچہ ولی عصر، موسسہ رهپویان حق، پلاک 262

ٹیلیفون نمبر: 42031149-9811+

■

موسسہ کے آثار نیز استاد محترم محمد شجاعی کی کتابوں کے ڈاؤنلوڈ کرنے کے لئے مندجہ ذیل ایڈرس کی جانب مراجعہ کریں اور اپنی مطلوبہ کتاب حاصل کریں:

www.montazerstore.ir

ایمیل ایڈریس:ravabet@montazer.ir

وب سائیٹ: www.montazer.ir

استاد محترم کا ٹیلی گرام ایڈریس: ostad_shojae@

موسسہ کا ٹیلی گرام ایڈریس:montazer_ir@

جامعہ معلمان مهدوی کا ٹیلی گرام ایڈریس:

montazer_moalleman@

خدمات	مکان
اندورن ملک مبلغین اور خطباء کا انتظام	مرکزی دفتر(عمومی رابطہ)
فیملی کے لئے مذہبی مشاور کا انتظام	مرکزی دفتر
اسلامی طب کے محصولات	مرکزی دفتر
دائمی کلاسیز کا انعقاد	شہرری، مشہد، قم، قائم شہر وغیرہ میں
ماہانہ مجالس کا احیاء و انعقاد	حسینیہ امام حسن مجتبیٰ

مؤلف کے دیگر قلمی آثار

اسم کتاب		ایڈیشن
آشنائی با امام زمان(عج)		۱۶
عزادار حقیقی		۱۳
دڑ و صدف		۱۰
ضرورت خودشناسی و مطالعات اسلامی		۸
بازتاب نور		۱
صلوات ذکر اعظم		۲
فرد جامعه متعالی در کلام امام رضا علیه السلام		۲

موسسہ کے آڈیو ،ویڈیو آثار کی فہرست

موضوع	جلسات	موضوع	جلسات
احسان	۲۳	آداب تعلیم و تربیت	۴۰
اربعین حماسه ظهور	۹	آرامش	۶
استغفار	۶	بهشت	۱۰
امام شناسی	۶	تربیت کودک	۳۱
امر به معروف	۵	تربیت مبلغ	۳۸
انسان در گستره منازل آلاخره	۳۹	تغذیه جسم	۸
انسان شناسی سطح ۱	۱۳۰	تقوا	۲۰
انسان شناسی سطح ۲	۱۷۹	تنبلی و بی حوصلگی	۴۷
انفاق و صدقه	۱۳	توکل	۵
حسادت	۶	مراقبات ماه رمضان	۱۰
حسنات و سیئات	۱۵	مسائل دوران عقد ویژه برادران	۱۲
حقوق والدین	۹	مسائل دوران عقد ویژه خواهران	۸
حلم	۱۵	معاد	۱۹۰
خانواده آسمانی	۴۸۰	مقام رضا	۱۶
دشمن شناسی	۴۲	مقام محمود	۱۶

راه شناسی	۵۴	مهارت های زندگی۱	۴
راه های مبارزه با غم	۷۶	مهدویت	۱۱
رشد و قدرت در سایه سختی ها	۳۰	مهرورزی	۲۹
روان شناسی جاهل	۹	مهارت های زندگی ۲	۴۲
روان شناسی عاقل	۹	محبت بین خدا وبندگان	۸
زندگی از نو	۹	مهندسی آرزو ها	۸
زهد	۱۰	مهندسی فرهنگی	۱۴
سحر وجادو در نگاه قرآن	۱۰	مهندسی فکر	۱۳
سعادت و شقاوت	۲۶	میثاق مقدس برادران	۳۱
سکوت وجدل	۱۱	میثاق مقدس خواهران	۲۲
شادی	۲۳	نسیم حیات۱	۲۳
شرح اسماء الله	۱۱۳	نسیم حیات ۲	۳۰
شرح حدیث عنوان بصری	۷۸	نسیم حیات۳	۲۵
شرح زیارت جامعه کبیره	۴۱	نقش فرشتگان درادراه عالم	۱۲
شرح زیارت عاشورا	۳۳۹	نقش انسان در تقدیرات شب قدر	۸
شرح زیارت نامه حضرت معصومه	۱۹	نگاه و خیال	۶
شرح صحیفه سجادیه	۱۵۵	نماز	۴۹
شرح مهمترین دعاهای شب قدر	۶	وسواس ووسوسه	۵
شرک و مصادیق آن	۱۳	ولایت	۱۴۲
شکر	۳۲	همسران جوان	۲۳
شیطان و صور مقدس	۶	یاد خدا	۳۹
صدق وامانت	۱۲		